اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آدابِ طعام

باکمال فرشتہ

سرکارِمدینہ راحتِ قلب وسینہ،فیض گنجینہ،صاحِبِ مُعطّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے، بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فِرِشتہ میری قَبر پر مقرَّر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قِیامت تک جوکوئی مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے۔ کہتا ہے، فُلاں بن فُلاں نے آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا ہے۔"

(مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۲۵۱ حدیث ۱۷۲۹۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سبحان اللہ عزوجل! دُرُود شریف پڑھنے والا کس قدر بختوَر ہے کہ اُس کا نام بمع وَلدِیّت بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ نُکتہ بھی اِنتہائی ایمان افروز ہے کہ قبرِ مُنوَّر علیٰ صاحِبِہا الصلوٰۃ وَالسّلام پر حاضِر فِرِشتے کو اس قدَر زِیادہ قوّتِ سَماعت دی گئی ہے کہ وہ دنیا کے کونے کونے میں ایک ہی وَقت کے اندر دُرُود شریف پڑھنے والے لاکھوں مسلمانوں کی انتہائی دھیمی آواز بھی سُن لیتا ہے اور اسے علمِ غیب بھی عطا کیا گیا ہے کہ وہ دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام بلکہ ان کے والِد صاحِبان تک کے نام جان لیتا ہے۔ جب خادِمِ دربارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی قوّتِ سَماعت اور علمِ غیب کا یہ حال ہے تو سرکارِ والا تبار، مکّے مدینے کے تاجدار، محبوبِ پروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے اختیارات وعلمِ غیب کی کیا شان ہوگی! وہ کیوں نہ اپنے غلاموں کو پہچانیں گے اور کیوں نہ اُن کی فریاد سُن کر باِذنِ اللہ تعالیٰ اِمداد فرمائیں گے!

میں قُرباں اِس ادائے دَسْت گیری پر مرے آقا
مدد کو آگئے جب بھی پُکارا یارسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

کھانا بھی عبادت ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بَہُت ہی پیاری نِعمت ہے، اِس میں ہمارے لئے طرح طرح کی لذّت بھی رکھی گئی ہے۔ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ شریعت وسنّت کے مطابِق حلال کھانا کارِثواب ہے، مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "کھانا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے مومِن کیلئے۔" مزید فرماتے ہیں، "دیکھو نکاح سنّتِ انبیاء علیہم السلام ہے مگر حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ علیٰ نَبِیِّنا وَعلَیہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام اور حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ

روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے نکاح نہیں کیا مگر کھانا وہ سنّت ہے کہ از حضرتِ سیِّدُ نا آدم صَفِیُّ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تا حضرتِ سیِّدُ نا محمدٌ رسولُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سب ہی نبیوں نے ضَرور کھایا۔ جوشخص بھوک ہڑتال کر کے بھوک سے جان دیدے وہ حرام موت مریگا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۸ ص ۵۱) سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، ''کھانے والا شکر گزار وَیسا ہی ہے جیسا صَبر کرنے والا روزہ دار۔

(ترمذی ج ۴ ص ۲۱۹ حدیث ۲۴۹۴)

لقمۂ حلال کی فضیلت

ہم اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی سُنَّت کے مطابق کھانا کھائیں تو اِس میں ہمارے لئے بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہیں۔ حضرت سیِّدُ نا اِمام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی اِحیاءُ العُلُوم کی دوسری جلد میں ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نَقل کرتے ہیں کہ مسلمان جب حَلال کھانے کا پہلا لُقمہ کھاتا ہے، اُس کے پہلے کے گُناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص طَلَبِ حلال کیلئے رُسوائی کے مقام پر جاتا ہے اُس کے گناہ درخت کے پتّوں کی طرح جُھڑتے ہیں۔ (اِحیاءُ العُلُومِ الدین، ج ۲ ص ۱۱۶)

کھانے کی نیت کس طرح کریں

کھاتے وَقت بھوک لگی ہونا سُنَّت ہے۔ کھانے میں یہ نِیَّت کیجئے کہ اللہ ربُّ العزّت عَزَّ وَجَلَّ کی عِبادَت پر قُوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں۔ کھانے سے فَقَط لذّت مقصود نہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم بن شیبان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''میں نے اَسّی برس سے کوئی بھی چیز فَقَط لذّتِ نَفس کی غَرَض سے نہیں کھائی۔'' (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۵) کم کھانے کی نِیَّت بھی کرے کہ عِبادَت پر قُوّت حاصِل کرنے کی نِیَّت جبھی سچّی ہوگی کیونکہ پیٹ بھر کے کھانے سے عِبادَت میں اُلٹا رُکاوٹ پیدا ہوتی ہے! کم کھانا صحّت کیلئے مفید ہے ایسے شخص کو ڈاکٹر کی ضَرورت کم ہی پیش آتی ہے۔

کھانا کتنا کھانا چاہئے

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ العُیُوب عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحت نِشان ہے، ''آدمی اپنے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن نہیں بھرتا، انسان کیلئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں اگر ایسا نہ کرسکے تو تہائی (۱/۳) کھانے کیلئے تہائی پانی کیلئے اور ایک تہائی سانس کیلئے ہو۔''

(سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۸ حدیث ۳۳۴۹)

نیت کی اہمیت

بخاری شریف کی سب سے پہلی حدیثِ پاک ہے، اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیّات یعنی اعمال کا دارومدار نیّتوں پر ہے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۵ الحدیث ۱) جو عمل اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا کیلئے کیا جائے اُس میں ثواب ملتا ہے، رِیاء یعنی اگر دِکھاوے کیلئے کیا جائے تو وُہی عمل گناہ کا باعِث بن جاتا ہے اور اگر کچھ بھی نیّت نہ ہو تو نہ ثواب ملے نہ گناہ جبکہ وہ عمل فی نَفسِہٖ مُباح (یعنی جائز) ہو۔ مَثَلاً کوئی حلال چیز جیسا کہ آئسکریم یا مٹھائی یا روٹی کھائی اور اس میں کچھ بھی نیّت نہ کی تو نہ ثواب

ہوگا نہ گناہ۔ البتّہ قِیامت میں حساب کامُعامَلہ درپیش ہوگا جیسا کہ سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کاارشادِ حقیقت بنیاد ہے، حَلَالُھا حِسَابٌ وَّ حَرامُھا عِقَابٌ۔ یعنی اس کے حلال میں حساب ہےاورحرام میں عذاب۔ (فردوس بماثور الخطاب ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث ۸۱۹۲)

سُرمہ کیوں ڈالا؟

رسولِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، بے شک قِیامت کے دن آدمی سے اس کے ہر ہر کام حتّٰی کہ آنکھ کے سُرمے کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا (حِلیۃُ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۱ حدیث ۱۴۴۰۴) لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ اپنے ہر مُباح کام میں اچھی اچھی نیّتیں شامل کرلی جائیں۔ چُنانچہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں ہر کام میں نیّت پسند کرتا ہوں حتّٰی کہ کھانے، پینے، سونے اور بیتُ الخَلاء میں داخِل ہونے کیلئے بھی۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۴ ص ۱۲۶) نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشّان ہے، ''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔'' (طَبَرانی مُعجَم کبیر ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) نیّت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، زَبان سے کہنا شرط نہیں بلکہ زَبان سے نیّت کے اَلفاظ کہے مگر دل میں نیّت موجود نہ ہوئی تو نیّت ہی نہیں کہلائے گی اور ثواب نہیں ملیگا۔ کھانے کی 43 نیّتیں پیشِ خدمت ہیں ان میں سے جو جو حسبِ حال ہوں اور ممکن ہوں کرلینی چاہئیں۔ یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ یہ نیّتیں مکمّل نہیں، علمِ نیّت رکھنے والا اس کے ذَرِیعے اور بہت ساری نیّتیں نکال سکتا ہے۔ جتنی نیّتیں زِیادہ ہونگی اُتنا ہی ثواب بھی زِیادہ ملیگا۔ ان شاءَ اللہ عزوجل

کھانا کی ۴۳ نیتیں

﴿۱،۲﴾ کھانے سے قبل اور بعد کاوُضوکروں گا (یعنی ہاتھ مُنہ کا اگلا حصّہ دھوؤں گا اور کُلّیاں کروں گا) ﴿۳﴾ کھانا کھا کرعبادت ﴿۴﴾ تِلاوت ﴿۵﴾ والِدَین کی خدمت ﴿۶﴾ تحصیلِ علمِ دین ﴿۷﴾ سنّتوں کی تربیّت کی خاطر مَدَنی قافِلے میں سفر ﴿۸﴾ علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت ﴿۹﴾ اُمورِ آخرت اور ﴿۱۰﴾ حسبِ ضَرورت کسبِ حلال کیلئے بھاگ دوڑ پر قوّت حاصِل کروں گا (یہ نیّتیں اُسی صورت میں مُفید ہوں گی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ خوب ڈٹ کرکھانے سے اُلٹا عبادت میں سُستی پیدا ہوتی گناہوں کی طرف رُجحان بڑھتا اور پیٹ کی خرابیاں جَنم لیتی ہیں) ﴿۱۱﴾ زمین پر ﴿۱۲﴾ اِتِّباعِ سنّت میں دسترخوان پر ﴿۱۳﴾ (چادر یا کرتے کے دامن کے ذَرِیعے) پردے میں پردہ کرکے ﴿۱۴﴾ سنّت کے مطابِق بیٹھ کر ﴿۱۵﴾ کھانے سے قبل بسم اللہ اور ﴿۱۶﴾ دیگر دُعائیں پڑھ کر ﴿۱۷﴾ تین انگلیوں سے ﴿۱۸﴾ چھوٹے چھوٹے نِوالے بنا کر ﴿۱۹﴾ اچھی طرح چبا کر کھاؤں گا ﴿۲۰﴾ ہر لقمہ پر یا واجِدُ پڑھوں گا (یا ہر لقمہ کے خَتم پر اَلحمدُ للہ اور ہر لقمہ کے آغاز پر یا واجِدُ اور بِسمِ اللہ) ﴿۲۱﴾ جو دانہ وغیرہ گر گیا اٹھا کر کھالوں گا ﴿۲۲﴾ روٹی کا ہر نوالہ سالن کے برتن کے اوپر کرکے توڑوں گا (تا کہ روٹی کے ذرّات برتن ہی میں گریں) ﴿۲۳﴾ ہڈّی اور گرم مَصالِحہ وغیرہ اچھی طرح صاف کرنے اور چاٹنے کے بعد پھینکوں گا ﴿۲۴﴾ بھوک سے کم

کھاؤں گا ﴿۲۵﴾ آخر میں سنّت کی ادائیگی کی نیّت سے برتن اور ﴿۲۶﴾ تین بار انگلیاں چاٹوں گا ﴿۲۷﴾ کھانے کے برتن دھو پی کر ایک غلام آزاد کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۲۸﴾ جب تک دسترخوان نہ اُٹھالیا جائے اُس وَقت تک بِلا ضَرورت نہیں اُٹھوں گا (کہ یہ بھی سنّت ہے) ﴿۲۹﴾ کھانے کے بعد بعج اول آخر دُرُود شریف مسنون دعائیں پڑھوں گا ﴿۳۰﴾ خِلال کروں گا۔

کھانا مل کر کھانا کی مزید نیتیں

﴿۳۱﴾ دسترخوان پر اگر کوئی عالم یا بزرگ موجود ہوئے تو اُن سے پہلے کھانا شروع نہیں کروں گا ﴿۳۲﴾ مسلمانوں کے قُرب کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿۳۳﴾ ان کو بوٹی، کدّو شریف، کھُرچن اور پانی وغیرہ کی پیش کش کر کے اُن کا دل خوش کروں گا (کسی کی پلیٹ میں اپنے ہاتھ سے اٹھا کر ڈالدینا آداب کے خلاف ہے۔ جو چیز ہم نے ڈالی ہو سکتا ہے اس وَقت اسے اِس کی خواہش نہ ہو) ﴿۳۴﴾ اُن کے سامنے مسکرا کر صدقہ کا ثواب کماؤں گا ﴿۳۵﴾ کسی کو مسکراتا دیکھ کر اِس کی مسنون دُعا پڑھوں گا (مسکراتا دیکھ کر پڑھنے کی دُعا: اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ یعنی اللہ عزوجل تجھے سدا ہنستا رکھے۔ (صحیح البخاری ج۲ص۴۰۳ حدیث۳۲۹۴) ﴿۳۶﴾ کھانے کی نیّتیں اور ﴿۳۷﴾ سنّتیں بتاؤں گا ﴿۳۸﴾ موقع ملا تو کھانے سے قبل اور ﴿۳۹﴾ بعد کی دعائیں پڑھاؤں گا ﴿۴۰﴾ غذا کا عمدہ حصّہ مَثَلاً بوٹی وغیرہ حرص سے بچتے ہوئے دوسروں کی خاطر ایثار کروں گا (تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے، ''جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اِسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اِسے بخش دیتا ہے۔'' (اتحاف السادۃ المتقین ج۹ص ۷۷۹) ﴿۴۱﴾ ان کو خِلال اور ﴿۴۲﴾ تین اُنگلیوں سے کھانے کی مشق کرنے کیلئے ربڑ بینڈ کا تحفہ پیش کروں گا ﴿۴۳﴾ کھانے کے ہر لقمہ پر ہو سکا تو اس نیّت کے ساتھ بلند آواز سے یاواجِدُ کہوں گا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔

کھانے کا وُضو مُحتاجی دود کرتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِرشادِ رحمت بُنیاد ہے، ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا مُحتاجی کو دُور کرتا ہے اور یہ مُرسَلین (علیہم السّلام) کی سُنّتوں میں سے ہے۔ (المعجم الاوسط ج۵ص۲۳۱ حدیث۷۱۶۶)

کھانا کا وُضو گھر میں بھلائی بڑھتا ہے

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّ وَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے گھر میں خیر (یعنی بھلائی) زیادہ کرے تَو جب کھانا حاضِر کیا جائے، وُضو کرے اور جب اُٹھایا جائے اُس وَقت بھی وُضو کرے۔''

(ابنِ ماجہ شریف ج۴ص۹ حدیث۳۲۶۰)

کھانے کے وُضو کی نیکیاں

اُمّ المُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رِوایَت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے

اِرشاد فرمایا، ''کھانے سے پہلے وُضو کرنا ایک نیکی اور کھانے کے بعد کرنا دو نیکیاں ہیں۔''

(جامع صغیر ص۵۷۴ حدیث۹۶۸۲)

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کے اوّل آخر ہاتھ وغیرہ دھونے میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ خدا کی قسم! ''ایک نیکی'' کی اصل حقیقت بروزِ قیامت ہی پتا چلے گی کہ جب کسی کی صرف ایک ہی نیکی کم پڑ رہی ہوگی اور وہ اپنے عزیزوں سے صِرف ایک نیکی کا سُوال کریگا مگر دینے کیلئے کوئی تیار نہ ہوگا۔

شیطان سے حفاظت

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کھانے سے پہلے اور بعد وُضو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) رزق میں کُشادگی کرتا اور شیطان کو دُور کرتا ہے۔ (کنزُ العُمّال ج۱۰ص۱۰۶ حدیث۴۰۷۵۵)

بیماریوں سے حفاظت کے نسخہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کے وُضو سے مُراد نَماز والا وُضو نہیں بلکہ اِس میں دونوں ہاتھ گٹوں تک اور منہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی کرنا ہے۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''تَورَیت شریف میں دو بار ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کا حُکم تھا، کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد مگر یَہود نے صِرف بعد والا باقی رکھا، پہلے کا ذِکر مٹا دیا۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کُلّی کرنے کی ترغیب اِس لئے ہے کہ عُمُوماً کام کاج کی وجہ سے ہاتھ مَیلے، دانت مَیلے ہوجاتے ہیں، اور کھانے سے ہاتھ منہ چکنے ہوجاتے ہیں لہٰذا دونوں وَقت صفائی کی جائے۔ کھانا کھا کر کُلّی کرنے والا شخص اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کے مُوذی مرض پائریا (PHYORRHEA) سے محفوظ رہے گا، وُضو میں مِسواک کا عادی دانتوں اور مِعدہ کے اَمراض سے بچا رہتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد پیشاب کرنے کی عادت ڈالو اِس سے گُردہ و مَثانہ کے اَمراض سے حفاظت ہوتی ہے۔ بَہُت مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے۔''

(مراۃ شرحِ مشکوٰۃ ج۶ص۳۲)

ڈرائیور کی پُراسرار موت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یقیناً سُنَّت میں عظمت ہے، جہاں سُنَّت پر عمل کرنے میں ثواب ملتا ہے وَہیں اِس کے دُنیوی فوائد بھی ہوتے ہیں۔ کھانے سے پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو لینا سنّت ہے۔ مُنہ کا اگلا حصّہ دھونا اور کُلّی بھی کر لینا چاہئے۔ چُونکہ ہاتھوں سے جدا جدا کام کئے جاتے ہیں اور وہ مختلف چیزوں سے مَس ہوتے ہیں لہٰذا ان پر مَیل کُچیل اور کئی طرح کے جراثیم لگ جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے سے ان کی صَفائی ہوجاتی اور اِس سنّت کی بَرَکت کے سَبَب ہمیں کئی بیماریوں سے تحفُّظ (تَ۔حَف۔فُظ) حاصِل ہوجاتا ہے۔ کھانے سے پہلے دھوئے ہوئے ہاتھ نہ پُونچھے جائیں کہ تولیہ وغیرہ کے جَراثیم ہاتھوں میں لگ سکتے ہیں۔ کہا جاتا ہے، ایک ٹرک ڈرائیور نے ہوٹل میں کھانا کھایا اور کھانے کے فوراً بعد تڑپ تڑپ کر مرگیا۔ دوسرے کئی لوگوں نے بھی اُس ہوٹل میں کھانا کھایا مگر اُنہیں کچھ بھی نہ ہوا۔ تحقیق شروع ہوئی، کسی نے بتایا کہ ڈرائیور نے کھانے سے قَبل ہوٹل کے قریب ٹرک کے ٹائر چیک کئے تھے، پھر

ہاتھ دھوئے بغیر اُس نے کھانا کھایا تھا۔ چُنانچہ ٹرک کے ٹائروں کو چیک کیا گیا تو اِنکِشاف ہوا کہ پہیّے کے نیچے ایک زَہریلا سانپ کُچلا گیا تھا جس کا زَہر ٹائر پر پھیل گیا اور وہ ڈرائیور کے ہاتھوں پر لگ گیا، ہاتھ نہ دھونے کے سَبَب کھانے کے ساتھ وہ زَہر پیٹ میں چلا گیا جو کہ ڈرائیور کی فوری موت کا سَبَب بنا۔

اللّٰہ کی رَحمت سے سُنّت میں شَرافت ہے
سرکار کی سنّت میں ہم سب کی حفاظت ہے

بازار میں کھانا

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ کریم، رسولِ عظیم، رء ُوف رَّحیم علیہ افضلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم نے اِرشاد فرمایا، ''بازار میں کھانا بُرا ہے۔'' (جامع صغیر ص ۱۸۴ حدیث ۳۰۷۳)

صَدرُ الشَّریعہ بَدرُ الطَّرِیقہ علاّمہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''راستے اور بازار میں کھانا مکروہ ہے۔'' (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۹)

بازار کی روٹی

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراھیم زَرنُوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، امامِ جلیل حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضل رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے دَورانِ تعلیم کبھی بھی بازار سے کھانا نہیں کھایا ان کے والِد صاحِب ہر جُمُعہ کو اپنے گاؤں سے ان کیلئے کھانا لے آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہ کھانا دینے آئے تو ان کے کمرے میں بازار کی روٹی رکھی دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور اپنے بیٹے سے بات تک نہیں کی۔ صاحِبزادے نے معذِرت کرتے ہوئے عَرض کی، ابّا جان! یہ روٹی بازار سے میں نہیں لایا میرا رفیق میری رِضامندی کے بغیر خرید کر لایا تھا۔ والِد صاحِب نے یہ سُن کر ڈانٹتے ہوئے فرمایا، اگر تمہارے اندر تقویٰ ہوتا تو تمہارے دوست کو کبھی بھی یہ جُرأت نہ ہوتی۔
(تَعْلِیمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقُ التَّعَلُّم ص ۶۷ بابُ المدینہ کراچی)

بازاری کھانا بے بَرَکت ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین تقوے کا کس قَدَر خیال رکھتے تھے اور اپنی اولاد کی کیسی زبردست تربیَت فرماتے تھے کہ ہوٹل کی اور بازاری غِذائیں انہیں نہیں کھانے دیتے تھے۔ حضرتِ امام زَرنُوجی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، ''اگر ممکن ہو تو غیر مُفید اور بازاری کھانے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ بازاری کھانا انسان کو خِیانت و گندگی کے قریب اور ذِکرِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ سے دُور کر دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بازار کے کھانوں پر غُرباء اور فُقَراء کی نظریں بھی پڑتی ہیں اور وہ اپنی غُربت و اِفلاس کی بِنا پر جب اس کھانے کو نہیں خرید سکتے تو دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور یوں اس کھانے سے بَرَکت اُٹھ جاتی ہے۔'' (ایضاً ص ۸۸)

ہوٹل میں کھانا کیسا؟

بازاروں میں ٹھیلوں اور بستوں وغیرہ پر طرح طرح کی چٹپٹی غذاؤں کے چٹخارے لینے والے اس سے درسِ عبرت

حاصل کریں۔ جب بازار میں کھانا بُرا ہے تو فلمی گیتوں کی دُھنوں میں ہوٹلوں کے اندر وَقت بے وَقت کھانا، چائے کی چُسکیاں لینا اور ٹھنڈے مشروبات پینا کس قدر مَعیوب ہوگا! اگر گانے نہ بھی بج رہے ہوں تب بھی ہوٹلوں کا ماحول اکثر غفلتوں بھرا ہوتا ہے، ان میں جا کر بیٹھنا شُرَفاء اور باشرع حضرات کے شایانِ شان نہیں۔ لہٰذا ضَرورت ہو تب بھی خرید کر کسی محفوظ جگہ پر کھانے پینے ہی میں بھلائی ہے۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔ مگر جب ہوٹل میں فلمیں ڈرامے یا گانے باجے کا سلسلہ ہو تو وہاں نہ جائے کہ جان بوجھ کر مُوسیقی کی آواز سننا گناہ ہے۔ چُنانچِہ

موسیقی کی آواز سے بچنا واجب ہے

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ''(لچکے توڑے کے ساتھ) ناچنا، مذاق اُڑانا، تالی بجانا، سِتار کے تار بجانا، بَربَط، سارنگی، رَباب، بانسری، قانون (ایک ساز کا نام)، جھانجھن، بِگل بجانا، مکروہِ تحریمی (یعنی قریب بحرام) ہے کیونکہ یہ سب کُفّار کے شِعار ہیں، نیز بانسری اور (موسیقی کے) دیگر سازوں کا سننا بھی حرام ہے اگر اچانک سُن لیا تو معذور ہے اور اس پر واجِب ہے کہ نہ سننے کی پوری کوشش کرے''۔ (رَدُّ الْمُحتار ج۹ص ۵۶۶)

کانوں میں انگلیاں ڈالنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو کلامِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ، نعتِ شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم اور سنّتوں بھرے بیانات تو سنتے ہیں مگر فلمی گانوں اور موسیقی کی آواز آنے پر بہ سبب خوفِ خداوندی نہ سننے کی پوری کوشش کرتے ہوئے کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے فوراً دُور ہٹ جاتے ہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، میں بچپن میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستے میں مِزْمار (یعنی باجہ) بجانے کی آواز آنے لگی، ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال دیں اور راستے سے دوسری طرف ہٹ گئے اور دُور جانے کے بعد پوچھا، نافع! آواز آ رہی ہے؟ میں نے عرض کی، اب نہیں آ رہی۔ تو کانوں سے انگلیاں نکالیں اور ارشاد فرمایا، ''ایک بار میں سرکارِ مدینہ مُنوّرہ، سردارِ مکّہ مکرّمہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم کے ساتھ کہیں جا رہا تھا، سرکار صَلَّی اللہُ تعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسلَّم نے اسی طرح کیا جو میں نے کیا۔''

(ابوداؤد ج۴ص ۳۰۷ الحدیث ۴۹۲۴)

موسیقی کی آواز ہو تو ہٹ جایئے

معلوم ہوا کہ جوں ہی مُوسیقی کی آواز آئے فوراً کانوں میں اُنگلیاں داخِل کر کے وہاں سے دُور ہٹ جائے کیوں کہ اگر اُنگلیاں تو کانوں میں ڈال دیں مگر وہیں کھڑے یا بیٹھے رہے یا معمولی سا پرے ہٹ گئے تو مُوسیقی کی آواز سے بچ نہیں سکیں گے۔ اُنگلیاں کانوں میں ڈال کر نہ سہی مگر کسی طرح بھی مُوسیقی کی آواز سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا واجِب ہے۔ آہ! آہ! آہ! اب تو سیاروں، طیاروں، مکانوں، دکانوں، گلیوں بازاروں میں جس طرف بھی چلے جایئے مُوسیقی کی دُھنیں اور گانوں کی آوازیں سُنائی دیتی ہیں اور جو عاشقِ رسول کانوں میں اُنگلیاں ڈال کر دُور ہٹ جائے، اُس کا مذاق اُڑے۔

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے
ہر ایک ہاتھ میں پتّھر دکھائی دیتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کے ساتھ وابَستگی سے زندگی میں وہ وہ حیرت انگیز تبدیلیاں آتی ہیں کہ کئی بار اسلامی بھائیوں کو کہتے سنا گیا ہے کہ کاش! ہمیں بَہُت پہلے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا ہوتا! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالامال ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے چُنانچِہ

گھر درس کی برکت کی حکایت

آ کولہ (مہاراشٹر، الھند) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح کا بیان دیا کہ بدمذہبوں کیساتھ تعلُّقات کے باعِث ہمارا گھرانہ بدعملی کے ساتھ ساتھ بدعقیدگی کی طرف بھی گامزن تھا، ایک دن ہم سب گھر والے ملکر T.V دیکھنے میں مشغول تھے کہ میرا سَتَّرہ سالہ چھوٹا بھائی جو کہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع میں آنے جانے لگا تھا وہ T.V کی طرف پیٹھ کئے اُلٹا چلتا ہوا کمرہ میں داخل ہوا اور اپنی کوئی چیز الماری سے نکال کو اسی انداز پر واپس پلٹا۔ اِس کی یہ عجیب وغریب حَرکت دیکھ کر میں غصّے میں چیخا، کیا تیرا دماغ خراب ہوگیا ہے جو آج یہ عجیب بچکانہ حَرکت کررہا ہے! وہ جوابی کاروائی کئے بغیر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ والِدہ صاحِبہ نے خُلاصہ کیا، کہ اِس نے مجھے بتایا تھا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ آئِندہ T.V کی طرف دیکھوں گا بھی نہیں! میں نے غصّہ کی وجہ سے چھوٹے بھائی سے بات چیت بند کردی۔ اُس نے گھر میں سب کو اِکٹھا کرکے فیضانِ سنّت کا درس جاری کردیا۔ میں اِس میں نہیں بیٹھتا تھا، ایک دن میں قریب ہوکر بیٹھ گیا کہ سُنوں تو سہی یہ دَرس میں کیا بتاتا ہے، سنا تو بَہُت اچّھا لگا، لہٰذا میں روزانہ گھر درس میں شریک ہونے لگا۔ رفتہ رفتہ میرے دل کی سیاہی دُور ہونے لگی، حتّٰی کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضِری دینے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّعقل ٹھکانے آئی، بدمذہبوں کی صُحبت سے جان چُھڑوائی اور چہرے پر داڑھی سجائی نیز بدعقیدہ مُقرِّر کی گمراہ کُن کیسیٹیں جو کہ شوق سے سنا کرتا تھا اب اِس کی جگہ مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات کی کیسیٹیں سننے لگا۔ ہمارے چاروں کمروں میں T.V رکھے ہوئے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ باہمی مشورہ سے چاروں T.V گھر سے نکال دیئے ہیں۔

بُری صحبتوں سے کَنارہ کشی کر اور اچھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
تمہیں لطف آ جائیگا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

ایمان کی حفاظت کا ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ گھر درس میں اہلِ خانہ کے ایمان کے تَحَفُّظ اور اصلاحِ اعمال کے اَسباب موجود ہیں۔ اِسی طرح اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی اَخلاقی تربیّت کیلئے فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ پُر کرنے کی بھی ترکیب ہے اور اس کارڈ میں درج شدہ گیارہویں مَدَنی انعام کے مطابق ہر ایک کو

روزانہ فیضانِ سنّت سے دو درس دینے یا سننے کی ترغیب بھی موجود ہے۔ان دو درسوں میں ایک ''گھر درس'' بھی ہے۔ آپ سب کی خدمت میں گھر درس جاری کرنے کی مَدَنی التجاء ہے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یا الٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یا الٰہی

سعادت ملے درسِ فیضانِ سنّت کی روزانہ دو مرتبہ یا الٰہی

اٰمین بجاہِ النّبیِّ الاٰمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قبر کی روشنی

درس وبیان کے ثواب کا بھی کیا کہنا! حضرتِ علاّمہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی ''شرحُ الصُّدور'' میں نقل کرتے ہیں، اللہ تَبارَکَ وَتَعالیٰ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وحی فرمائی، ''بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وَحشت نہ ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ج۶ ص۵ حدیث ۷۶۲۲)

قبریں جگمگا رہیں ہونگی

اِس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجروثواب معلوم ہوا۔سنّتوں بھرا بیان کرنے یا درس دینے اور سننے والوں کے تو وارے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے والوں، مَدَنی قافِلے میں سفر اور فکرِ مدینہ کرکے مَدَنی اِنعامات کا کارڈ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دلانے والوں اور سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کرنے والوں نیز مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت کو سننے والوں کی قُبور بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ حُضُور مُفیضُ النُّور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے نورٌ علٰی نور رہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

گھروں والوں کی اصلاح ضروری ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی اِصلاح ہم پر ضَروری ہے چُنانچہ پارہ ۲۸ سُورۃُ التَّحریم کی آیت نمبر ۶ میں ارشادِ خداوندی ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا	ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان
اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا	والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر
وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ	والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس
وَ الْحِجَارَةُ.	کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ''گھر درس'' کے ذَرِیعے بھی اِس آیتِ کریمہ میں دیئے گئے حکم پر عمل ممکن ہو جائے گا۔ نیز اِس ضمن

میں مکتبۃُ المدینہ سے جاری کردہ سنّتوں بھرے رسائل پڑھنا پڑھانا اور سنّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی مذاکرہ کی کیسیٹیں گھر میں چلانا بھی مُفید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سنّتوں بھرے رسائل وکیسیٹوں کے ذَرِیعے بھی کئی لوگوں کی اِصلاح کے واقِعات ملتے ہیں، چُنانچِہ

مکتبۃُ المدینہ کے رِسالہ کی بہار

ضِلع بہاولپور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ اسکول میں بُرے ماحول کے سبب فلموں کا جُنون کی حد تک شوقین ہوگیا تھا، صرف فلمیں دیکھنے دوسرے شہروں مَثَلاً لاہور، اوکاڑہ وغیرہ حتّٰی کہ کراچی تک پہنچ جاتا۔ فلموں کے SEX APEAL مناظِر کی نُحوست کے باعِث مَعاذَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بے پردہ لڑکیوں کا کالج تک پیچھا کرنا اور روزانہ داڑھی منڈانا میری عادت تھی۔ نُحوست بالائے نُحوست یہ کہ مجھ پر تھیئٹر میں، سرکس اور موت کے کنویں کے اندر کام کرنے کا بھوت سُوار ہوگیا۔ گھر والے انتہائی پریشان تھے۔ ایک دن والِد صاحِب نے دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران سے بات کرکے علاقے کے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہمراہ مَدَنی قافِلے میں سفر پر بھیج دیا۔ آخِری دن امیرِ قافِلہ نے مجھے کالے بچھو (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) نامی رِسالہ پڑھنے کو دیا، میں نے پڑھا تو کانپ اُٹھا۔ فوراً گناہوں سے توبہ کی اور چہرے پر ایک مُٹھی داڑھی سجانے کی نیّت کرلی۔ واپَسی پر دعوتِ اسلامی کے ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی اور مکتبۃُ المدینہ کی جانِب سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ جس کا نام ''ڈھل جائے گی یہ جوانی'' تھا خریدی اور جب گھر آکر بیان سنا تو اُس نے میرے دل کی دُنیا ہی بدل کر رکھ دی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میں پابندی سے نَمازیں پڑھنے لگا اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام شروع کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِسوقت (یہ بیان دیتے وقت) میں اپنے شہر میں مَدَنی قافِلہ ذِمّہ دار کی حیثیت سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کررہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مل کر کھانے میں برکت ہے

خلیفۂ ثانی، امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، کہ اِکٹھے ہوکر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ بَرَکت جماعت کیساتھ ہے۔ (ابنِ ماجہ شریف ج۴ ص۲۱ حدیث ۳۲۸۷)

سیر ہونے کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا وَحشی بن حَرب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے دادا جان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت کرتے ہیں کہ صَحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم نے بارگاہِ رِسالت میں عرض کی، ''یارسولَ اللہ ! عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہم کھانا تو کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے؟'' سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تم الگ الگ کھاتے ہوگے؟'' عَرض کی، ''جی ہاں۔'' فرمایا، ''مِل بیٹھ کر کھانا کھایا کرو اور بسم اللہ پڑھ لیا کرو تمہارے لئے کھانے میں بَرَکت دی جائیگی۔ (ابوداؤد شریف ج۳ ص۴۸۶ حدیث ۳۷۶۴)

مل کر کھانے کی فضیلت

ایک ہی دسترخوان پر مِل کر کھانے والوں کو مُبارَک ہو کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو یہ بات سب سے زیادہ پسند ہے کہ وہ بندۂ مؤمن کو بیوی بچّوں کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتا دیکھے۔ کیوں کہ جب سب دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُن کو رحمت کی نِگاہ سے دیکھتا ہے اور جُدا ہونے سے پہلے پہلے اُن سب کو بخش دیتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۳۴۳)

مل کر کھانے میں مِعدے کا علاج

پتھالوجی کے ایک پروفیسر نے اِنکشاف کیا ہے جب مِل کر کھانا کھایا جاتا ہے تو سب کھانے والوں کے جراثیم کھانے میں مِل جاتے ہیں اور وہ دوسرے اَمراض کے جراثیم کو مارڈالتے ہیں نیز بعض اوقات کھانے میں شِفاء کے جراثیم شامل ہوجاتے ہیں جو مِعدہ کے اَمراض کیلئے مفید ہوتے ہیں۔

ایک کھانا دو کو کافی ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم کو فرماتے سُنا، "ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا کھانا چار کو اور چار کا کھانا آٹھ کو کِفایت کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۱۴۰ حدیث ۲۰۵۹)

میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ کفایت نشان ہے، دو کا کھانا تین کو اور تین کا کھانا چار کو کافی ہے۔ (بخاری شریف ج ۶ ص ۳۴۶ حدیث ۵۳۹۲)

قناعت کی تعلیم

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ مبارک کے تحت فرماتے ہیں، "اگر کھانا تھوڑا ہو اور کھانے والے زِیادہ، تو انہیں چاہئے کہ دو آدمیوں کے کھانے پر تین آدمی اور تین کے کھانے پر چار آدمی گزارہ کرلیں اگرچہ پیٹ تو نہ بھرے گا مگر اتنا کھالینے سے ضُعف (یعنی کمزوری) بھی نہ ہوگا، عبادات بخوبی ادا ہوسکیں گی۔ اِس فرمانِ عالی شان میں قناعت و مُرُوَّت کی اعلیٰ تعلیم ہے۔" (مراٰۃ ج ۶ ص ۱۶)

حلوہ کہاں سے آیا؟

خلیفۃُ الرَّسول حضرتِ سیِّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کا واقِعہ ہے، ایک بار آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اَہلیۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حلوا پکا کر پیش کیا، ارشاد فرمایا، کہاں سے آیا؟ عرض کی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آمدنی میں سے روزانہ تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کی تھی اُسی سے حلواء تیار کیا ہے۔ فرمایا، اچھا! اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمیں جو خرچ ملتا ہے اُس سے کم میں بھی گزارہ ہوسکتا ہے۔ چُنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آئندہ کیلئے بیتُ المال سے ملنے والے وظیفے میں اُتنی رقم کم کروادی! (الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۷۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حکایت کو سُن کر فقط نعرۂ دادو تحسین بُلند کرکے دل کو خوش کرلینے کے بجائے ہمیں بھی تقویٰ

اور قناعت کا درس حاصِل کرنا چاہئے۔ بالخصوص اربابِ اقتدار و حکومَتی افسران نیز آئمّہ مساجد، دینی مدارِس کے مدرِّسین اور مختلف اسلامی شُعبہ جات سے وابَستہ اسلامی بھائیوں کیلئے اِس حِکایت میں قَناعت وخُودداری اپنانے، حرص و طمع سے خود کو بچانے اور اپنی آخِرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب سامانِ عبرت ہے۔ کاش! ہم سب محض نَفس کی تحریک پر تنخواہ کی کمی بیشی یعنی ''اُس کی تنخواہ تو اتنی زیادہ اور میری اِتنی کم'' کہہ کہہ کر اس طرح کے مُعامَلات میں اُلجھنے کے بجائے قلیل آمدنی پر قَناعت کرتے ہوئے نیکیوں میں کثرت کے تمنائی بن جائیں۔ سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرہیز گاری اور دولتِ دُنیوی سے بے رغبتی کے مُتعلِّق ایک اور حِکایت سماعت فرمایئے چُنانچہ

وَقف کی چیزوں کے بارے میں احیاط

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامُ الہُمام حضرتِ سیِّدُ نا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، خلیفۃُ الرَّسول حضرتِ سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، دیکھو! یہ اُونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں یہ سب بیتُ المال سے لیا گیا ہے۔ ہم ان سے اسی وَقت تک نَفع اندوز ہوسکتے تھے جب تک میں مسلمانوں کے اُمورِ خلافت انجام دیتا تھا۔ جس وَقت میں وفات پا جاؤں تو یہ تمام سامان حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دینا۔ چُنانچہ جب حضرتِ سیِّدُ نا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اِنتِقال ہوگیا تو اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تمام چیزیں حسبِ وصیّت واپَس کر دیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چیزیں (واپَس پاکر) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر رحم فرمائے کہ انھوں نے تو اپنے بعد میں آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔ (تاریخُ الخلفاء ص ۶۰)

کھانے والے کی مغفِرت کی ایک صورت

جو بھی صاحِبِ شان کام شُروع کیا جائے اُس سے قَبل بِسمِ اللہ شریف ضَرور پڑھنی چاہئے کہ سنّت ہے۔ اِسی طرح کھانے یا پینے سے قَبل بھی بِسمِ اللہ پڑھنا سُنّت ہے اور اس کی بڑی بَرَکتیں ہیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سرکار، دو عالم کے مالِک و مختار، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''آدَمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے ہی اُس کی مغفِرت ہوجاتی ہے، اِس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اُٹھایا جانے لگے، اَلحمدُ لِلّٰہ کہے۔'' (الجامع الصغیر ص ۱۲۲ حدیث ۱۹۷۴)

ٹیبل کُرسی پر کھانا سنت نہیں

صحیح بخاری میں حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ آخِرُالزَّمان، رحمتِ عالمیان، دو عالم کے سلطان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خُوان (یعنی میز) پر کھانا کھایا نہ ہی چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیلئے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا قَتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب پوچھا گیا؟ وہ حضرات کس چیز پر کھاتے تھے؟ فرمایا، دسترخوان پر۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۵۳۲ حدیث ۵۴۱۵)

صدرُ الشریعہ فرماتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیبل کُرسی پر کھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر سنّت بھی نہیں۔ صدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ میں فرماتے ہیں، ''خوان، تپائی (یا میز) کی طرح اُونچی چیز ہوتی ہے جس پر اُمَراء کے یہاں کھانا چُنا جاتا ہے۔ تاکہ کھاتے وَقت جُھکنا نہ پڑے اُس پر کھانا کھانا متکبِّرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اِس زمانہ میں میز یعنی (ٹیبل) پر کھاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا اُمَراء کا طریقہ ہے ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۲)

کونسا دسترخوان سنت ہے ؟

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''سنّت یہ ہے کہ کھانے کے آگے قدرے جُھک کر بیٹھے۔ دسترخوان کپڑے کا، چمڑے کا اور کھجور کے پتّوں کا ہوتا تھا ان تین قسم کے دسترخوانوں پر کھانا حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کھایا ہے، دسترخوان بھی نیچے زمین پر بچھتا تھا اور خود سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم بھی زمین پر تشریف فرما ہوتے تھے۔'' (مراٰۃ ج ۶ ص ۱۳) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیبل کرسی پر کھانا اگرچہ گناہ نہیں مگر زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانا سُنّت ہے اور سنّت ہی میں عظمت ہے۔ افسوس! آج کل یہ سنّت مسلمانوں نے کافی حد تک ترک کر رکھی ہے، مذہبی گھرانوں میں بھی اب ٹیبل کرسی پر کھانے کا رَواج ہو گیا ہے۔ شادیوں میں بھی ٹیبل کرسی بلکہ اب تو کرسی بھی ہٹالی گئی ہے لوگ ٹیبل کے ارد گرد پھر کر کھانا کھاتے ہیں۔ آہ! سنّتوں بھرا دور پھر کب آئے گا!

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

ہر لقمہ پر ذکر اللہ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، ''اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اُس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حَمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اِس پر اُس کی حَمد کرتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۴۶۳ الحدیث ۲۷۳۴)

ہر لقمہ پر پڑھنے کا طریقہ

سبحٰنَ اللہ عَزَّ وَجَل! رِضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ پانے کا کتنا آسان نُسخہ ہے۔ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا سے بڑھ کر کوئی سعادت ہی نہیں۔ جس سے وہ راضی ہوگا اُسی کو اپنا دیدار بخشے گا، اُسی کو جنّتُ الفردوس میں داخِل فرمائے گا۔ ہر لقمہ کھانے اور ہر گھونٹ پینے پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لینے اور لقمہ کھا چکنے اور گھونٹ پی چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کی عادت بنانے کی کوشش کیجئے۔ تاکہ کھانے پینے کا وَقت بھی غفلت میں نہ گزرے۔ ہوسکے تو ہر دو لقمے کے درمیان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، یَاوَاجِدُ اور بِسمِ اللہ کہنے کی عادت بنائیے کہ یوں ہر لقمہ کی ابتداء بِسمِ اللہ اور یَاوَاجِدُ کے ذِکر پر اور ہر لقمہ کا اختتام حَمد پر ہوگا۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نیکیوں کا انبار اور ثواب کے انوار ہی انوار ہوں گے۔ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ جیبی سائز کے

رسالے 40 روحانی علاج کے (ص ۱۱) پر ہے، یا وَاجِدُ جو کوئی کھانا کھاتے وقت ہر نوالہ پر پڑھا کریگا اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہوگا اور مرض دُور ہوگا۔

کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی
عطا کر دے اپنی رضا یا الٰہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترکیب بناتے رہئے اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ عملی طور پر کھانے کی سنّتوں بھری تربیّت ہوتی رہے گی اور اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کبھی تو ایسا کھانا مل جائے گا کہ آپ کے وارے نیارے ہو جائیں گے چُنانچہ اسلامی بھائیوں کے ساتھ پیش آنیوالا مَدَنی واقِعہ اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔

داتا صاحِب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے مَدنی قافِلے کی خیر خواہی

ہمارا مَدَنی قافِلہ مرکزُ الاولیاء لاہور داتا دربار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجِد کے اندر تین دن کے لئے قِیام پذیر تھا۔ ہم مَدَنی قافِلے کے جَدوَل کے مطابِق سنّتوں کی تربیّت حاصِل کر رہے تھے، دورانِ حلقہ ایک صاحِب تشریف لائے انہوں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ بڑی مَحبّت کے ساتھ ملاقات کی پھر کہنے لگے، اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ آج رات میری قسمت کا ستارہ چمکا اور حُضُور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھ گنہگار کے خواب میں تشریف لائے اور کچھ اس طرح فرمایا، ''دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول تین دن کے لئے میری مسجِد میں ٹھہرے ہوئے ہیں لہٰذا تم ان کے کھانے کا اِنتِظام کرو۔'' لہٰذا میں مَدَنی قافِلے والوں کی خیر خواہی کیلئے کھانا لایا ہوں آپ حضرات قَبول فرمائیے۔

کیا غرض دردر پھروں میں بھیک لینے کیلئے ہے سلامت آستانہ آپکا داتا پیا
جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں منگتے رات دن ہو مری امید کا گلشن ہرا داتا پیا
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

صاحِبِ مزار نے مدد فرمائی

سبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ مزارت میں رہتے ہوئے بھی اپنے مہمانوں کی خاطِر مدارات فرماتے ہیں چُنانچہ حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کچھ اس طرح نَقل کرتے ہیں، مکۂ مکرّمہ کے ایک شافِعی مُجاوِر کا کہنا ہے، مِصر میں ایک غریب شخص کے یہاں بچّے کی وِلادت ہوئی اُس نے ایک سماجی کارکُن سے رابِطہ کیا، وہ نومولود کے والِد کو لیکر کئی لوگوں سے ملا مگر کسی نے مالی امداد نہ کی، آخِر کار ایک مزار پر حاضِری دی، اُس سماجی کارکن نے کچھ اِس طرح فریاد کی، ''یا سیِّدی! اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ اپنی ظاہِری زندگی میں بہت کچھ دیا کرتے تھے، آج کئی لوگوں سے نومولود کیلئے مانگا مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔'' یہ کہنے کے بعد اُس سماجی کارکن نے ذاتی طور پر آدھا دینار نومولود کے والِد کو اُدھار پیش کرتے ہوئے کہا، ''جب کبھی آپ کے پاس پیسوں کی ترکیب بن جائے مجھے لوٹا دینا۔'' دونوں اپنے اپنے راستے ہولئے۔ سماجی کارکن کو رات خواب میں صاحِبِ مزار کا دیدار ہوا، فرمایا، آپ نے

مجھ سے جو کہا وہ میں نے سُن لیا تھا مگر اُس وقت جواب دینے کی اجازت نہ تھی، میرے گھر والوں سے جا کر کہئے کہ وہ انگیٹھی (اَن۔گی۔ٹھی) کے نیچے کی جگہ کھودیں، ایک مشکیزہ نکلے گا اُس میں 500 دینار ہوں گے وہ ساری رقم اُس نومولود کے والِد کو پیش کر دیجئے۔'' چُنانچہ وہ صاحِبِ مزار کے گھر والوں کے پاس پہنچا اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ان لوگوں نے نشاندہی کے مطابق جگہ کھودی اور 500 دینار نکال کر حاضِر کر دیئے۔سماجی کارکن نے کہا، یہ سب دینار آپ ہی کے ہیں، میرے خواب کا کیا اِعتِبار! وہ بولے، جب ہمارے بُزُرگ دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی سخاوت کرتے ہیں تو ہم کیوں پیچھے ہٹیں! چُنانچِہ ان لوگوں نے بِاصرار وہ دینار اُس سماجی کارکُن کو دیئے اور اس نے جا کر اُس نومولود کے والِد کو پیش کر دیئے اور سارا واقِعہ سنایا۔اُس غریب شخص نے آدھے دینار سے قرضہ اُتارا اور آدھا دینار اپنے پاس رکھتے ہوئے کہا، '' مجھے یہی کافی ہے۔'' باقی سب اُسی سماجی کارکُن کو دیتے ہوئے کہا، بقیّہ تمام دینار غریب و نادار لوگوں میں تقسیم فرما دیجئے۔راوی کا بیان ہے، مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ان سب میں کون زیادہ سخی ہے! (اِحیاءعلوم الدین ج ۳ ص ۳۰۹)

اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

خالی نہیں پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو اے سائلو مانگو تو ذرا ہم ہاتھ بڑھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی خود کہتے ہیں یاربّ! مرے منگتا کا بھلا کر

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اولیاء بعد وفات بھی نفع پہنچاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پہلے کے لوگ بُزُرگوں کے بارے میں کس قدَر اچّھا عقیدہ رکھتے تھے اور بوقتِ ضَرورت اُن سے اپنی حاجتیں طلب کرتے تھے۔ان کا یہ ذہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ اللہ والے بعطائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ مدد کیا کرتے ہیں۔ بہر حال اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ اپنے ربّ کائنات عَزَّ وَجَلَّ کی عنایات سے مزارات میں حیات ہوتے ہیں، آنے جانے والوں کی بات سنتے ہیں، ھدایت واستِعانت کرتے ہیں اور اپنے گھروں کے معاملات کی بھی خبر رکھتے ہیں، جبھی تو صاحبِ مزار بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں جا کر اُس سماجی کارکُن کی رہنُمائی فرمائی اور اُس نومولود کے غریب باپ کی دستگیری (دَسْت۔گیری) اور مالی امداد کی۔حضرتِ علّامہ ابنِ عابِدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، '' اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ ربّ کائنات عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں مختلف دَرَجات رکھتے ہیں اور زائرین کو اپنے مُعارِف واَسرار کے لحاظ سے نفع پہنچاتے ہیں۔ (رَدُّ الْمُحتار ج ا ص ۶۰۴)

ہم کو سارے اولیا سے پیار ہے

ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

کونسا کھانا بیماری ہے

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی، عَرَبی قُرَشی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ صحت نشان ہے، ''جس کھانے پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام نہ لیا گیا ہو وہ بیماری ہے اور اس میں

بَرَکت نہیں ہے اور اس کا کفّارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دستر خوان نہ اُٹھایا گیا ہو تو بسم اللّٰہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دستر خوان اٹھا لیا گیا ہو تو بسم اللّٰہ پڑھ کر اُنگلیاں چاٹ لے۔"

(الجامع الصغیر ص ۲۹۴ حدیث ۶۳۲۷)

شیطان کیلئے کھانا حلال

حضرتِ سَیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایَت کرتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، "جس کھانے پر بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھی جائے وہ کھانا شیطان کیلئے حَلال ہوجاتا ہے" (یعنی بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنے کی صُورت میں شیطان اُس کھانے میں شریک ہوجاتا ہے) (صحیح مسلم ص ۱۱۱۶ حدیث ۲۰۱۷)

کھانے کو شیطان سے بچاؤ

کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ نہ پڑھنے سے کھانے میں بے بَرَکتی ہوتی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو اَیُّوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، "ہم تاجدارِ رسالت، ماہِ نُبُوَّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر تھے۔ کھانا پیش کیا گیا، اِبتِداء میں اِتنی بَرَکت ہم نے کِسی کھانے میں نہیں پائی، مگر آخِر میں بڑی بے بَرَکتی دیکھی۔ ہم نے عرض کی، "یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ایسا کیوں ہُوا؟" اِرشاد فرمایا، "ہم سب نے کھانا کھاتے وَقت بِسْمِ اللّٰہ پڑھی تھی۔ پھر ایک شخص بِغیر بِسْمِ اللّٰہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا، اُس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔"

(شرح السنۃ ج ۶ ص ۶۲ حدیث ۲۸۱۸)

شیطان سے حفاظت

حضرتِ سَیِّدُنا سَلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایَت کرتے ہیں، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، "جسے یہ بات پسند ہو کہ شیطان اسکے پاس سے نہ تو کھانا پائے اور نہ قَیلولہ کرنے پائے اور نہ ہی رات گزار سکے تو اسے چاہئے کہ جب گھر میں داخِل ہو تو سلام کرلے اور کھانے کیلئے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ لے۔"

(اَلمُعجَمُ الکبیر للطبرانی ج ۶ ص ۲۴۰ حدیث ۶۱۰۲)

گھریلو جھگڑوں کا علاج

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، "گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم پڑھ کر پہلے سیدھا قدم دروازہ میں داخِل کرنا چاہئے پھر گھر والوں کو سلام کرتے ہوئے گھر کے اندر آئیں۔ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اَلسَّلامُ علیکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکاتُہٗ کہئے۔ بعض بُزُرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دن کی اِبتِداء میں گھر میں داخِل ہوتے وَقت بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم اور قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھ لیتے ہیں کہ اس سے گھر میں اتّفاق بھی رَہتا ہے (یعنی جھگڑا نہیں ہوتا) اور روزی میں بَرَکت بھی۔" (مِراٰۃ ج ۶ ص ۹)

بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کیا کرے

اُمُّ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''جب کوئی شخص کھانا کھائے تَو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لے۔ یعنی بِسْمِ اللہ پڑھے اور اگر شُروع میں بِسْمِ اللہ پڑھنا بُھول جائے تو یُوں کہے، ''بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ .''

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۴۸۷ حدیث ۳۷۶۷)

شیطان سے کھانا اُگل دیا!

حضرتِ سَیِّدُ نا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک شخص بغیر بِسْمِ اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا، جب کھا چُکا، صِرف ایک ہی لُقمہ باقی رہ گیا، وہ لُقمہ اُٹھایا اور اُس نے یہ کہا، بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَه ' ۔ تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم مسکرانے لگے اور یہ ارشاد فرمایا، ''شیطان اِس کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا جب اِس نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام ذِکر کیا تَو جو کچھ اُس کے پیٹ میں تھا اُگل دیا۔'' (ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۳۵۶ حدیث ۳۷۶۸)

نگاہِ مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کچھ پوشیدہ نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا کھائیں یاد کر کے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم پڑھ لینا چاہئے۔ جو نہیں پڑھتا اس کا ''قَرِین'' نامی شیطان بھی کھانے میں ساتھ شریک ہو جاتا ہے۔ سَیِّدُ نا اُمَیَّہ بن مَخْشِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی روایت سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی نگاہیں سب کچھ دیکھ لیا کرتی تھیں جبھی تو شیطان کو بدحواسی کے عالم میں قے کرتا ہوا ملاحظہ فرما کر مُسکرا دیئے۔ چُنانچہ مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''رحمتِ عالَم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی مقدّس نظریں حقیقت میں چُھپی ہوئی مخلوق کو بھی مُلاحظہ فرماتی ہیں، اور حدیثِ مبارَک بالکل اپنے ظاہری معنیٰ پر ہے کسی تاویل کی ضَرورت نہیں، جیسے ہمارا پیٹ مکّھی والا کھانا (جبکہ مکّھی اُس میں موجود ہو) قبول نہیں کرتا۔ ایسے ہی شیطان کا مِعدہ بسم اللہ والا کھانا ہَضم نہیں کر پاتا۔ اگرچہ اُس کا قے کیا ہوا کھانا ہمارے کام نہیں آتا، مگر مردود بیمار پڑ جاتا ہے اور بھوکا بھی رَہ جاتا ہے اور ہمارے کھانے کی فوت شُدہ بَرَکت لوٹ آتی ہے۔ غرضیکہ اس میں ہمارا فائِدہ ہے اور شیطان کے دو نقصان، اور ممکن ہے کہ وہ مردود آئندہ ہمارے ساتھ بغیر بسم اللہ والا کھانا بھی اس ڈر سے نہ کھائے کہ شاید یہ بیچ میں بسم اللہ پڑھ لے اور مجھے قے کرنی پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں جس آدمی کا ذِکر ہے غالِباً وہ اکیلا کھا رہا تھا اگر حُضورِ اکرم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ کھاتا ہوتا تو بسم اللہ نہ بھولتا کیوں کہ وہاں تو حاضِرین بسم اللہ بُلند آواز سے کہتے تھے اور ساتھ والوں کو بسم اللہ کہنے کا حکم کرتے تھے۔ (مراۃ شرحِ مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول اور بالخصوص مَدَنی قافِلوں میں خوب دعائیں پڑھنے اور سیکھنے کا موقع ملتا ہے، دعوتِ اسلامی کی بہاروں کے تو کیا کہنے! بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصِل کرتا ہوں۔

ماں چار پائی سے اٹھ کھڑی ہوئی!

میری امّی جان سخت بیماری کے سبب چار پائی سے اُٹھنے تک سے معذور ہو گئی تھیں اور ڈاکٹروں نے بھی جواب دیدیا

تھا۔ میں سنا کرتا تھا کہ عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں کی تربیّت کے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے سے دعائیں قبول ہوتیں اور بیماریاں دُور ہوجاتی ہیں۔ چُنانچہ میں نے بھی دل باندھا اور دعوتِ اسلامی کے نور برساتے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ''مَدَنی تربیّت گاہ'' حاضِر ہو کر تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کا ارادہ ظاہر کیا، اسلامی بھائیوں نے نہایت شفقت کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ لیا، عاشِقانِ رسول کی مَعِیَّت میں ہمارا مَدَنی قافِلہ بابُ الاسلام سندھ کے صحرائے مَدینہ کے قریب ایک گوٹھ میں پہنچا، دورانِ سفر عاشِقانِ رسول کی خدمات میں دعاء کی درخواست کرتے ہوئے میں نے امّی جان کی تشویشناک حالت بیان کی، اس پر اُنہوں نے امّی جان کیلئے خوب دعائیں کرتے ہوئے مجھے کافی دلاسہ دیا، امیرِ قافِلہ نے بڑی نرمی کے ساتھ اِنفِرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مزید 30 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے آمادہ کیا، میں نے بھی نیّت کرلی۔ میں نے امّی جان کی صحت یابی کیلئے خوب گڑگڑا کر دُعائیں کیں، تین دن کے اِس مَدَنی قافِلے کی تیسری رات مجھے ایک روشن چہرے والے بُزُرگ کی زِیارت ہوئی، اُنہوں نے فرمایا، ''اپنی امّی جان کی فِکر مت کرو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ صحت یاب ہوجائیں گی۔'' تین دن کے مَدَنی قافِلہ سے فارِغ ہو کر میں نے گھر آکر دروازے پر دستک دی، دروازہ کُھلا تو میں حیرت سے کھڑے کا کھڑا رہ گیا، کیوں کہ میری وہ بیمار امّی جان جو کہ چارپائی سے اُٹھ تک نہیں سکتی تھیں اُنہوں نے اپنے پاؤں پر چل کر دروازہ کھولا تھا! میں نے فَرطِ مُسرَّت سے ماں کے قدم چومے اور مَدَنی قافِلے میں دیکھا ہوا خواب سنایا۔ پھر ماں سے اجازت لیکر مزید 30 دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر پر روانہ ہوگیا۔

ماں جو بیمار ہو قرض کا بار ہو رنج وغم مت کریں قافِلے میں چلو
ربّ کے در پر جُھکیں التجائیں کریں بابِ رحمت کُھلیں قافِلے میں چلو
دل کی کالک دُھلے مرضِ عصیاں ٹلے آؤ سب چل پڑیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دُعاء کرنے کی بَرَکت سے اسلامی بھائی کی مایوسُ العلاج ماں شِفایاب ہوگئی۔ دعا پھر دُعا ہوتی ہے۔ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سرکار، دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمؤمِنِ ، وَعِمَادُ الدِّیْنِ ، وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مُسندِ ابی یَعلیٰ ج ۱ ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) یعنی ''دعاء مومن کا ہتھیار ہے اور دین کا سُتون ہے اور زمین وآسمان کا نُور ہے۔'' آئیے ضِمناً دعاء کے مدنی پھولوں سے اپنے دلوں کے مَدَنی گلدستوں کو مہکاتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمّد

"دعا مؤمن کا ہتھیار ہے" کے ستّرہ حُرُوف کی نسبت سے دعا مانگنے کے 17 مَدَنی پھول

(تقریباً تمام مدنی پھول اَحسَنُ الْوِعَاء لِاٰدابِ الدُّعَاءِ مَعَ شَرحِ ذَیلُ الْمُدَّعا لِاَحسَنُ الْوِعَاء مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ سے ماخوذ ہیں)

﴿۱﴾ ہر روز کم از کم بیس بار دُعا کرنا واجِب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نَمازیوں کا یہ واجِب ،نَماز میں سُورۃُ الفاتحہ سے ادا ہو جاتا ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا) بھی دُعاء اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (ترجَمۂ کنزالایمان: سب خُوبیاں اللہ کو جو مالِک سارے جہان والوں کا) کہنا بھی دُعاء ہے (ص ۱۲۳،۱۲۴) ﴿۲﴾ دُعاء میں حد سے نہ بڑھے۔ مَثَلاً اَنبیاء کرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا مرتبہ مانگنا یا آسمان پر چڑھنے کی تمنا کرنا۔ نیز دونوں جہاں کی ساری بھلائیاں اور سب کی سب خوبیاں مانگنا بھی مَنع ہے کہ ان خوبیوں میں مَراتِبِ اَنبیاء عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی ہیں جو نہیں مل سکتے (ص ۸۰،۸۱) ﴿۳﴾ جو مُحال (یعنی نامُمکن) یا قریب بہ مُحال ہو اُس کی دُعا نہ مانگے۔ لہٰذا ہمیشہ کے لئے تندُرُستی عافیت مانگنا کہ آدمی عمر بھر کبھی کسی طرح کی تکلیف میں نہ پڑے یہ مُحال عادی کی دُعا مانگنا ہے۔ یُونہی لمبے قد کے آدمی کا چھوٹا قد ہونے یا چھوٹی آنکھ والے کا بڑی آنکھ کی دُعا کرنا ممنوع ہے کہ یہ ایسے اَمر کی دُعا ہے جس پر قلم جاری ہو چکا ہے (ص ۸۱) ﴿۴﴾ گناہ کی دعا نہ کرے کہ مجھے پرایا مال جائے کہ گناہ کی طلب کرنا بھی گناہ ہے۔ (ص ۸۲) ﴿۵﴾ قَطعِ رِحم (مَثَلاً فلاں رشتے داروں میں لڑائی ہو جائے) کی دُعاء نہ کرے (ص ۸۲) ﴿۶﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صرف حقیر چیز نہ مانگے کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ غنی ہے بلکہ اپنی تمام توجُّہ اسی کی طرف رکھے اور ہر چیز کا اُسی سے سُوال کرے (ص ۸۴) ﴿۷﴾ رنج ومصیبت سے گھبرا کر اپنے مرنے کی دُعاء نہ کرے ۔خیال رہے کہ دُنیوی نقصان سے بچنے کے لئے موت کی تمنا ناجائز ہے اور دینی مُضَرَّت (یعنی دینی نقصان) کے خوف سے جائز (ص ۸۵،۸۷) ﴿۸﴾ بلاضَرورتِ شَرعی کسی کے مرنے اور خرابی (بربادی) کی دُعا نہ کرے، البتّہ اگر کسی کافر کے ایمان نہ لانے پر یقین یا ظنِّ غالِب ہو اور (اس کے) جینے سے دین کا نقصان ہو یا کسی ظالم سے توبہ اور ظُلم چھوڑنے کی اُمّید نہ ہو اور اُس کا مرنا، تباہ ہونا مخلوق کے حق میں مُفید ہو تو ایسے شخص پر بددُعا کرنا دُرُست ہے (ص ۸۶،۸۹) ﴿۹﴾ کسی مسلمان کو یہ بددُعا نہ دے کہ "تو کافر ہو جائے" کہ بعض عُلَماء کے نزدیک (ایسی دُعاء مانگنا) کُفر ہے اور تحقیق یہ ہے کہ اگر کُفر کو اچّھا یا اسلام کو بُرا جان کر کہے تو بے شک کُفر ہے ورنہ بڑا گناہ ہے کہ مسلمان کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) حرام ہے، خُصُوصاً یہ بدخواہی (کہ فُلاں کا ایمان برباد ہو جائے) تو سب بدخواہیوں سے بدتر ہے (ص ۹۰) ﴿۱۰﴾ کسی مسلمان پر لعنت نہ کرے اور اسے مَردود و مَلعُون نہ کہے اور جس کافر کا کُفر پر مرنا یقینی نہیں اُس پر بھی نام لے کر لعنت نہ کرے۔ یُونہی مچھر اور ہوا اور جَمادات (یعنی بے جان چیزوں مَثَلاً پتّھر، لوہا وغیرہ) وحَیوانات پر لعنت ممنوع ہے۔ البتّہ بچھو وغیرہ بعض جانوروں پر حدیثِ پاک میں لعنت آئی ہے (ص ۹۰) ﴿۱۱﴾ کسی مسلمان کو یہ بددُعاء نہ دے کہ "تجھ پر خدا کا غضب نازل ہو اور تُو (بھاڑ اور) آگ یا دوزخ میں داخِل ہو" کہ حدیث شریف میں اس کی مُمانَعت وارِد

ہے(ص ۱۰۰) ﴿۱۲﴾ جو کافر مرا اُس کے لئے دعائے مغفِرت حرام و کُفر ہے (ص ۱۰۱) ﴿۱۳﴾ یہ دُعاء کرنا، ''خدایا! سب مسلمانوں کے سب گناہ بخش دے۔'' جائز نہیں کہ اس میں اُن احادیثِ مبارَکہ کی تکذیب (یعنی جھٹلانا) ہوتی ہے جن میں بعض مسلمان کا دوزخ میں جانا وارِد ہوا (ص ۱۰۶) البتّہ یوں دُعاء کرنا ''ساری اُمّتِ محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مغفِرت (یعنی بخشش) ہو یا سارے مسلمانوں کی مغفِرت ہو'' جائز ہے (ص ۱۰۲) ﴿۱۴﴾ اپنے لئے اور اپنے دوست اَحباب، اَہل و مال اور اولاد کے لئے بددُعا نہ کرے، کیا معلوم کے قَبولیّت کا وَقت ہو اور بددُعا کا اثر ظاہر ہونے پرنَدامت ہو (ص ۱۰۷) ﴿۱۵﴾ جو چیز حاصِل ہو (یعنی اپنے پاس موجود ہو) اس کی دُعا نہ کرے مَثَلاً مرد یوں نہ کہے ''یا اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے مرد کردے'' کہ استِہزاء (مذاق بنانا) ہے۔ البتّہ ایسی دُعا جس میں شریعت کے حکم کی تعمیل یا عاجِزی و بندگی کا اظہار یا پروردگار عَزَّوَجَلَّ اور مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت یا دین یا اَہلِ دین کی طرف رغبت یا کُفر و کافِرین سے نفرت وغیرہ کے فوائد نکلتے ہوں وہ جائز ہے اگرچہ اس اَمر کا حُصول یقینی ہو۔ جیسے دُرُود شریف پڑھنا، وسیلے کی، صِراطِ مستقیم کی اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دشمنوں پر غَضب و لعنت کی دُعاء کرنا (ص ۱۰۸، ۱۰۹) ﴿۱۶﴾ دُعا میں تنگی نہ کرے مَثَلاً یوں نہ مانگے یا اللہ تنہا مجھ پر رَحم فرما یا صِرف مجھے اور میرے فُلاں فُلاں دوست کو نعمت بخش (ص ۱۰۹) بہتر یہ ہے کہ سب مسلمانوں کو دُعاء میں شامل کرلے اِس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اگر خود اُس نیک بات کا حقدار نہ بھی ہوا تو اچّھے مسلمانوں کے طُفیل پالے گا ﴿۱۷﴾ حُجَّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا فرماتے ہیں، مضبوط عقیدے کے ساتھ دُعاء مانگے اور قَبولیّت کا یقین رکھے۔ (احیاءُ العُلُوم ج ۴ ص ۷۷۰)

بیٹھنے کی ایک سنت

کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کی ایک سُنّت یہ ہے کہ سیدھا گھٹنا کھڑا کریں اور اُلٹا پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جائیں۔ جبکہ ایک اور بھی سُنّت بیٹھنے کی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حُضُور سراپا نور، شاہِ غَیُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چھوہارے تناوُل فرماتے دیکھا اور حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مین سے لگ کر اِسطرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۳۰ الحدیث ۲۰۴۴)

گھٹنے کھڑے کرکے کھانے کے فوائد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دونوں گُھٹنے کھڑے کرکے زمین سے سُرین لگا کر کھانے سے بقدرِ ضَرورت ہی کھانا مِعدے میں جاتا ہے جس کے سَبَب اَمراض سے حِفاظت ہوتی ہے۔ ایک پاؤں کھڑا کرکے اور دوسرا بچھا کر کھانے کی سنّت کی بَرَکت سے تلّی کی بیماریوں سے بچاؤ ہوتا ہے اور رانوں کے پٹھے مضبوط ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں، چار زانو یعنی چوکڑی مار کر کھانے کے عادی کا موٹاپا بڑھتا اور توند نکل آتی ہے۔ نیز چار زانو کھانے سے دردِ قُولَنج (بڑی آنت کا درد) ہو جانے کا بھی خطرہ رہتا ہے۔ ایک آدمی کا کہنا ہے، ''میں نے ایک انگریز کو دیکھا کہ دونوں گھٹنے کھڑے کرکے زمین پر سُرین لگا کر کھا رہا تھا، میں نے حیرت سے اس کا سَبَب پوچھا، تو فوراً اپنے نکلے ہوئے پیٹ پر ہاتھ مار کر کہنے لگا، ''اِس کو

اندر کرنے کیلئے۔"

کھانا اور پردے میں پردہ

کھانے میں سُنَّت کے مطابق بیٹھنے والے اِسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہئے کہ گھٹنوں سے لیکر پاؤں کے پنجوں تک چادر سے اچھی طرح پردے میں پردہ کرلے۔ اگر کُرتے کا دامن بڑا ہو تو اسی کو اچھی طرح پھیلا کر پردے میں پردہ کر لیجئے۔ پردے میں پردہ نہ کرنے سے سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کیلئے بعض اوقات آنکھوں کی حفاظت بہُت مشکِل ہو جاتی ہے۔ اکیلے میں بھی پردے میں پردہ کرنا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیاء کرنے کا سب سے زیادہ حق ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کررہا ہوں یہ نیّت کرلیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا کثیر ثواب پائیں گے اور دوسروں کی موجودگی میں پردے میں پردہ کرتے وَقت یہ نیّت بھی کی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں کے لئے بدنگاہی کا سبب دُور کر رہا ہوں۔" ہر کام میں جس قدر ہوسکے اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہئیں، جتنی اچھی نیّتیں زیادہ ہوں گی اُسی قدر ثواب بھی زیادہ ملیگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، "مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔" (طبرانی معجم کبیر ج۶ ص۱۸۵ حدیث۵۹۴۲)

ٹیبل کرسی پر کھانا

اعلیٰ حضرت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں، "جُوتا پہنے کھانا اگر اِس عُذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا ہے اور فَرش (یعنی دَری وغیرہ) نہیں جب تو صِرف ایک سُنَّتِ مُسْتَحَبَّہ (مُس۔تَ۔حَبّہ) کا تَرک ہے۔ اِس کیلئے بہتر یہی تھا کہ جُوتا اُتار لیتا اور مَیز پر کھانا (رکھا ہوا) ہے اور یہ کُرسی پر جُوتا پہنے تو وَضع خاص نصارٰی کی ہے۔ اِس سے دُور بھاگے اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں،

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابو داوٗد	جو کسی قوم سے مُشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے

ج۴ص ۶۲ حدیث ۴۰۳۱) ہے۔

شادی خانہ بربادی کے اسباب

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل ہمارے یہاں تقریباً ہر مُعامَلہ میں یہود و نصارٰی کی نَقل کی جاتی ہے۔ شادی یقیناً میٹھی میٹھی سُنَّت ہے مگر افسوس کہ اِس عظیم سُنَّت کی اَدائیگی میں دِیگر مقدّس سُنَّتوں بلکہ مُتَعَدَّد (مُ۔تَ۔عَدْ۔دَدْ) فرائض تک کا خُون کر دیا جاتا ہے! گانے باجے، فِلمیں، ڈِرامے، ورائٹی پروگرام اور نہ جانے کیا کیا دَھما چوکڑیاں ہوتی ہیں، کہ گھر کی عورَتیں خُوب ڈھول پیٹتی ہیں، مَعاذَاللہ ثُمَّ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ رَقص بھی کرتی ہیں آخر کون سا حرام کام ایسا ہے جو آجکل ہمارے یہاں شادیوں میں نہیں کیا جاتا؟ مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ دُولہا شادی سے قبل ہی اپنی منگیتر کو اپنے ہاتھ سے انگوٹھی پہناتا ہے، ساتھ سَیر و تفریح ہوتی ہے، شادی میں بے حیائی سے بھرپور تقاریب مُنعَقِد ہوتی ہیں۔ عورَتوں میں اَجنبی مَرد مُووِیز بناتے ہیں۔ کھانے کی دعوت بھی تو میز کُرسی پر، بلکہ اب تو زیادہ "تَرقّی" ہونے

لگی ہے کہ کُرسیاں بھی ہٹالی گئی ہیں صِرف میز پر اَنواع واَقسام کے کھانے چُن دیئے جاتے ہیں اور لوگ چلتے پھرتے مِیز کے گرد گھومتے ہوئے کھاتے پیتے ہیں، حالانکہ ایسا کرنا ہرگز سنّت نہیں۔ آپ غور تو فرمایئے کہ آج ''شادی خانہ آبادی'' ہوتی کس کی ہے؟ شادی کے بعد عُموماً ہر کوئی ''خانہ بربادی'' کا شِکار نظر آرہا ہے! کہیں ایسا تو نہیں کہ شادی جیسی پاکیزہ اور میٹھی میٹھی سُنّت میں غیر شَرعی رُسُومات کی دُنیا ہی میں سزادی جارہی ہو! اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ غضب ناک ہُوا تو آخِرت کی سزا کس قَدَر ہولناک ہوگی!! اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمیں فِرَنگی تہذیب و فَیشن سے نَجات عطا فرما کر سُنّتوں کا آئینہ دار بنائے! امین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سنّتوں بھری تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بَرَکتیں اور سَعادتیں ہی سَعادتیں پائیں گے۔ ایک مبلِّغِ دعوتِ اسلامی نے دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمولیت کے جو اسباب بیان کئے وہ سُننے سے تعلُّق رکھتے ہیں، چُنانچہ ان کے جذبات اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتا ہوں،

میں دعوتِ اسلامی میں کیسے آیا؟

مَنڈَن گڑھ ضِلع رتنا گری مَہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ 2002ء کی بات ہے میں بُرے دوستوں کی صُحبت کے باعِث غنڈہ گینگ میں شامِل ہوگیا۔ لوگوں کو مارنا پیٹنا اور گالیاں بکنا میرا معمول تھا، جان بوجھ کر جھگڑے مول لیتا، جو نیا فیشن آتا سب سے پہلے میں اپناتا، دن میں کئی بار کپڑے تبدیل کرتا ہوا جینز (jeans) کے دوسری پینٹ نہ پہنتا، آوارہ دوستوں کے ساتھ گھوم پھر کر رات گئے گھر لوٹتا اور دن چڑھے تک سوتا رہتا۔ والِد صاحِب کا انتِقال ہو چکا تھا، بیوہ ماں سمجھاتی تو مَعاذَ اللہ (عَزَّ وَجَلَّ) زَبان درازی کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دعوتِ اسلامی کے کسی باعمامہ اسلامی بھائی نے ملاقات پر ایک رِسالہ جنّات کا بادشاہ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) تحفے میں دیا، پڑھا تو اچّھا لگا۔ رَمضانُ المبارَک میں ایک دن کسی مسجِد میں جانے کی سعادت ملی تو اتِّفاق سے ایک سبز سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس سنجیدہ نوجوان پر نظر پڑی معلوم ہوا یہ یہاں مُعتَکِف ہیں۔ اُنہوں نے درسِ فیضانِ سنت دیا تو میں بیٹھ گیا۔ بعدِ درس اُنہوں نے مجھ پر اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں بتائیں۔ ان اسلامی بھائی کا لباس اس قَدَر سادہ تھا کہ بعض جگہ پیوند تک لگے ہوئے تھے، جب اُن کیلئے گھر سے کھانا آیا تو وہ بھی بالکل سادہ تھا! میں ان کی سادَگی سے بَہُت زیادہ مُتأَثِّر ہُوا مجھے ان سے مَحَبَّت ہوگئی، میں ان سے ملاقات کیلئے آنے جانے لگا۔ اِتِّفاق سے عیدُ الفِطر کے بعد ان اسلامی بھائی کا نِکاح تھا۔ یہ بے چارے غریب و تنگدست تھے مگر حیرت کی بات یہ تھی کہ انہوں نے اس بات کا مجھے ذرا بھی احساس نہیں ہونے دیا اور نہ ہی کسی قسم کی مالی امداد کیلئے سُوال کیا۔ میں اور زِیادہ مُتأَثِّر ہوا کہ ماشاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کتنا پیارا ہے اور اِس کے وابَستگان کس قَدَر سادہ اور خوددار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مَحَبَّت میرے دل میں گھر کرتی چلی گئی حتّٰی کہ میں نے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے ہمراہ 8 دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا۔ میرے دل کی دنیا زیروزَبَر ہوگئی، قَلْب میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا اور میں نے گناھوں سے سچّی توبہ کر کے اپنی ذات کو دعوتِ اسلامی کے حوالے کردیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مجھ پر وہ مَدَنی رنگ چڑھا کہ آج کل

میں علاقائی مُشاوَرَت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے اپنے علاقے میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچا رہا ہوں۔

سادگی چاہیئے عاجزی چاہیئے آپ کو گر چلیں قافلے میں چلو
خوب خود داریاں اورخوش اَخلاقیاں آیئے سیکھ لیں قافِلوں میں چلو
عاشِقانِ رسول لائے سنّت کے پھول آوٴ لینے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے دین کی تبلیغ کیلئے اِستری کیا ہوا، بھڑکیلا لباس اور کلَف دار خوبصورت عِمامہ ہی ضَروری نہیں، پیوند دار لباس، سادہ عمامہ شریف سے بھی کام چلتا ہے ۔۔۔۔ چلتا ہی نہیں دوڑتا ہے ۔۔۔۔ بلکہ دوڑتا ہی نہیں اس کو تو مَدَنی پر لگ جاتے ہیں اور سُوئے مدینۂ منوّرہ اُڑنے لگتا ہے! سادہ لباس کے تو کیا کہنے!

سادہ لباس کی فضیلت

کُفّار کی نَقّالی میں فَیشن کرنے والے، ہر وقت بنے سنورے رہنے والے، نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے والے اگر سادَگی اپنالیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو۔ چُنانچہ سادہ لباس پہننے کی فضیلت پڑھیئے اور جھومیئے۔

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، جو باوُجُو دِقُدرت اچھے کپڑے پہننا، تواضُع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلَّہ (یعنی جنّتی لباس) پہنائے گا۔ (ابوداوٗد ج۴ص۳۲۶، حدیث ۴۷۷۸)

فیشن پرستو! خبردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جاوٴ! پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے پھر بھی اللہ ربِ العزّت عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا کی خاطر عاجزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہر ہے جو جنّتی لباس پائیگا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائیگا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے، امیرانہ ٹھاٹھ پالنے اور محض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتأثّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑکیلے لباس پہننے والے پڑھیں اور گُھیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دن اللہ اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائیگا۔'' (سُنَنِ ابنِ ماجہ ج۴ص۱۶۳ حدیث ۳۶۰۶)

لباسِ شہرت کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مُفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیزگار سمجھیں یہ دونوں قسم کے لباس، شُہرت کے لباس ہیں۔ اَلْغَرَض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شہرت ہے۔ صاحبِ مرقاۃ

رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (ملخص ازمراۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بُہت غور کرنے اور دکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے نیز جو لوگوں کو اپنی سادَگی کا مُعتقِد بنانے کیلئے سادہ لباس وعمامہ وچادر وغیرہ اپناتا ہے وہ رِیاکار اور جہنَّم کا حقدار ہے۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو کر اِخلاص ایسا عطا یا الٰہی
رِیا کاریوں سے سیاہ کاریوں سے بچا یاالٰہی بچا یا الٰہی

ٹپ ٹاپ کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ

فیشن کی خاطر روز روز نئے لباس پہننے والے، ذرا فیشن تبدیل ہوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو پیوند کاری کرکے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عَیب) محسوس کرنے والے اِس روایت کو بار بار پڑھیں

ابواُمامہ اِیاس بن ثَعْلَبہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔
(سنن ابی داوٗد حدیث ۴۱۶۱ ج ۴ ص ۱۰۲)

اِس روایت کے تحت حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: ''زینت کا ترک کرنا اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے''۔ (اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۳ ص ۵۸۵)

پیوندار لباس کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم کی خدمتِ بابَرَکت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا، اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومِن اِس کی پَیروی کرتا ہے (یعنی مومِن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے)
(کنزُالعُمّال ج ۶ ص ۴۰۹)

کھڑے ہوکر کھانا کیسا؟

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''نبیِّ کریم، رء ُوفٌ رَّحیم علیہِ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسلیم نے کھڑے ہوکر پینے اور کھڑے ہوکر کھانے سے مَنع فرمایا ہے۔'' (مجمع الزّوائد ج ۵ ص ۲۳ حدیث ۷۹۲۱)

کھڑے ہوکر کھانے کے طبی نقصانات

اِٹلی کے ایک ماہرِ اَغذِیہ ڈاکٹر کا کہنا ہے، ''کھڑے ہوکر کھانا کھانے سے تِلّی اور دل کی بیماریاں نیز نفسیاتی اَمراض پیدا ہوتے ہیں یہاں تک کہ بعض اوقات انسان ایسا پاگل ہوجاتا ہے کہ اپنوں تک کو پہچان نہیں پاتا۔''

سیدھے ہاتھ سے کھائیں پئیں

سِیدھے ہاتھ سے کھانا پینا سُنّت ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''جب کوئی کھانا کھائے تو سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور پانی پئے تو سِیدھے ہاتھ سے پِئے۔'' (صَحیح مسلم ص ۱۱۱۷ حدیث ۲۰۲۰)

شیطان کا طریقہ

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''کوئی شخص نہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پئے کہ اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔ (ایضاً)

سیدھے ہی ہاتھ سے لیں اور دیں

حضرتِ سَیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایَت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''تم میں سے ہر ایک سِیدھے ہاتھ سے کھائے اور سِیدھے ہاتھ سے پئے اور سِیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اُلٹے ہاتھ سے کھاتا اور اُلٹے ہاتھ سے پیتا اُلٹے ہاتھ سے دیتا اور اُلٹے ہاتھ سے لیتا ہے۔'' (ابنِ ماجہ شریف ج ۴ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

ہر کام میں الٹا ہاتھ کیوں ؟

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اَفسوس! آج کل ہم دُنیا کے چکّر میں اِس قَدَر گِھر چکے ہیں کہ محبوبِ باری عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سُنّتوں کی طرف ہماری توجُّہ ہی نہیں رَہتی۔ یاد رکھئے! حدیثِ مبارَک میں ہے کہ آدَمی کی رَگوں میں شیطان خُون کے ساتھ تیرتا ہے۔ (صَحیح مسلم ص ۱۱۹۷ حدیث ۲۱۷۴) ظاہر ہے کہ یہ ہمیں سُنّتوں کی طرف کہاں جانے دے گا؟ اگرچِہ سِیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی اُلٹے ہاتھ سے کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چُونکہ سیدھا ہاتھ آلُودہ ہوتا ہے لِھٰذا پانی اُلٹے ہی ہاتھ سے پی ڈالتے ہیں، چائے پیتے وَقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رِکابی اُلٹے ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کسی کو پانی پلاتے وَقت جگ سِیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔ ''حیاتِ مُحَدِّثِ اعظم'' ص 374 پر ہے، مُحَدِّث اعظم پاکستان حضرت مولٰینا محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، لینے اور دینے میں دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پختہ ہو جائے کہ کل قِیامت میں نامۂ اعمال پیش ہو تو اِسی عادت کے مُوافِق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔'' پیارے اِسلامی بھائیو! ہوش کیجئے اور دیکھئے ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّے مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اُلٹے ہاتھ سے کھانا پینا کِس قَدَر ناپسند ہے۔ چُنانچِہ

تیرا سیدھا ہاتھ کبھی نہ اٹھے

حضرتِ سَیِّدُنا سَلَمہ بن اَکْوَع رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ ایک آدَمی نے اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ

عَنِ الْعُیُوب عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللّٰدتعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے سامنے اُلٹے ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ صلَّی اللّٰدتعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سِیدھے ہاتھ سے کھاؤ۔'' اُس نے کہا، میں سِیدھے ہاتھ سے نہیں کھاسکتا۔(غیب جاننے والے آقا صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سمجھ گئے کہ یہ تکبُّر سے بول رہا ہے چُنانچِہ) آپ صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''لَا اسْتَطَعْتَ یعنی تجھے اِسْتِطاعت نہ ہو!'' (مطلب یہ کہ تیرا سیدھا ہاتھ کبھی نہ اُٹھے) اُس (بدنصیب) نے تکبُّر کی وَجہ سے سِیدھے ہاتھ سے کھانا کھانے سے اِنکار کیا تھا لہٰذا پھر اُس کا سِیدھا ہاتھ کبھی مُنہ کی طرف نہ اُٹھ سکا۔(یعنی اِس کا سِیدھا ہاتھ بیکار ہوگیا) (صحیح مسلم ص۱۱۱۸ حدیث ۲۰۲۱)

وہ زَباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش شریف)

تیرا چہرہ بگڑ جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ نامدار صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زَبانِ صداقت نشان کی یہ شان ہے کہ جو کچھ فرماتے وہ ہو جاتا۔ آپ صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا رُتبہ تو بَہُت عظیم ہے، غلاموں کا حال مُلاحظہ ہو، چُنانچِہ ایک عورت مشہور صحابی حضرت سیِّدُنا سَعْد بن ابی وقّاص رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ کو جھانکا کرتی تھی، آپ رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ نے بارہا اُس کو منع کیا مگر وہ باز نہ آئی۔ ایک دن اُس نے جب حسبِ معمول جھانکا تو آپ رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ کی زَبانِ کرامت نشان سے یہ الفاظ نکلے، شَاہَ وَجْھُکِ یعنی ''تیرا چہرہ بگڑ جائے۔'' پس اُسی وقت اُس کا چہرہ گُدّی کی طرف پھر گیا۔ (جامعِ کراماتِ اولیاء ج۱ ص۱۱۲)

محفوظ شہا رکھنا سدا بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وَقّاص رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ کی زَبانِ قَبولیّت نشان کی یہ تاثیر دراصل مہرِ مُنیر، بشیر ونذیر، رسولِ شہیر محبوبِ ربِّ قدیر عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی دعاء کا ثمرہ تھا۔ جیسا کہ جامعِ ترمذی وغیرہ میں ہے، میٹھے میٹھے مصطَفٰے صلَّی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے بارگاہِ ربُّ العُلٰی میں دُعاء کی، اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ سَعْدًا اِذَا دَعَاکَ یعنی ''یااللّٰد عَزَّ وَجَلَّ! جب بھی سعد تجھ سے دُعا کرے تو قَبول فرمالیا کر۔'' (ترمذی شریف ج ۵ ص ۴۱۸ حدیث ۳۷۷۲) مُحدِّثینِ کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰدُ تعالیٰ فرماتے ہیں، ''سیِّدُنا سعد بن ابی وقّاص رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ جب بھی دُعاء کرتے قَبول ہو جاتی۔'' (جامعِ کراماتِ اولیاء ج۱ ص۱۱۳)

اِجابَت کا سہرا عنایت کا جوڑا دُلہن بن کے نکلی دعائے محمد (صلی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم)
اِجابَت نے جُھک کر گلے سے لگایا بڑھی ناز سے جب دعائے محمد (صلی اللّٰد تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کی بھی بڑی شان ہے، غلامانِ صَحابہ یعنی اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰدُ تعالیٰ بھی بڑی عظمتوں کے مالک ہوتے ہیں چُنانچِہ

یا اللہ ! صباحی کو اندھا کردے!

زبردست عالم ومُحَدِّث حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن وَھْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک لاکھ حدیثوں کے حافِظ تھے، مصر کے حاکم عُبّاد بن محمد نے انہیں قاضی بنانا چاہا تو عُہدہ قضا سے بچنے کیلئے کہیں رُوپوش ہوگئے۔ایک حاسِد ''صباحی'' نے جھوٹی چُغلی کھاتے ہوئے حاکم سے کہا،''عبداللہ بن وَھْب نے خود مجھ سے قاضی بننے کی حِرص ظاہر کی تھی مگراب آپ کی قصداً نافرمانی کرتے ہوئے غائب ہوگئے ہیں۔'' حاکم نے غصہ میں آکر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکانِ عالی شان کو مُنْہَدِم (مُن۔ہَ۔دِم) کروادیا۔حضرتِ سیِّدُ نا عبداللہ بن وَھْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلال میں آکر بارگاہِ ربِّ ذوالجلال عَزَّ وَجَلَّ میں عرض کردی، یاالٰہی !عَزَّ وَجَلَّ ''صباحی'' کو اندھا کردے۔چُنانچِہ آٹھویں دن وہ ''صَباحی'' اندھا ہوگیا۔ حضرتِ سیِّدُ ناعبدُ اللہ بن وَھْب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پرخوفِ خدا عَزَّ وَجَلَّ کاغَلَبہ رَہتا تھا۔ایک بار ذِکرِ قیامت سُن کر دَہشت طاری ہوگئی اور بے ہوش ہوگئے۔ہوش میں آنے کے بعد صِرف چندروز زندہ رہے اور اِس دَوران کچھ بھی نہ بولے۔۱۹۷ھ میں وفات پائی۔(تذکرۃُ الحفّاظ ج ا ص ۲۲۳)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اَولیاء کا جو کوئی ہو بے اَدَب
نازِل اُس پہ ہوتا ہے قہر و غضب

یاربِّ مصطَفٰے ! عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں اپنے پیارے حبیب شاہِ خیرُ الاَنام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم، صَحابہ کرام علیہم الرضوان اوراولیائے عِظام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ کا سچّا ادَب نصیب فرما، ان کی بے اَدَبی اوران کے بے اَدَبوں کے شر سے سدا محفوظ رکھ۔اوراپنے پیارے حبیب کا سچّا دیوانہ بنا۔

اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

یاربّ میں ترے خوف سے روتا رہوں ہر دم
دیوانہ شَہَنشاہِ مدینہ کا بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صاحب مزار کی انفرادی کوشش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں بُزُرگوں کا بَہُت ادَب کیا جاتا ہے، بلکہ سچّی بات یہ ہے کہ اللہ ربُّ العزّت عَزَّ وَجَلَّ کی عنایت سے دعوتِ اسلامی فیضانِ اَولیاء ہی کی بدولت چل رہی ہے۔چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا بیان کردہ ایک صاحبِ مزار ولیُّ اللہ علیہ رحمۃ اللہ کی مَدَنی قافِلے کے لئے انفرادی کوشش کا ایمان افروز واقِعہ اپنے انداز میں پیش کرتا ہوں، اَلحمدُ للہ عَزَّ وَجَلَّ عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ چکوال (پنجاب پاکستان) سے مُظفَّر آباد اور اَطراف کے دیہاتوں میں سُنّتوں کی بہاریں لُٹاتا ہوا ایک مقام ''انوار شریف'' وارِد ہوا، وہاں سے ہاتھوں ہاتھ چار اسلامی بھائی تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ شریک ہوئے، ان چاروں

میں ’’انوار شریف‘‘ کے صاحِبِ مزار بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خانوادے کے ایک فرزند بھی تھے۔ مَدَنی قافِلہ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتا ہوا ’’گڑھی دوپٹہ‘‘ پہنچا۔ جب انوار شریف والوں کے تین دن مکمّل ہوگئے تو صاحِبِ مزار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے رِشتے دار نے کہا، میں تو واپس نہیں جاؤں گا کیوں کہ آج رات میں نے اپنے ’’حضرت‘‘ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خواب میں دیکھا، فرما رہے تھے، ’’بیٹا! پلٹ کر گھر نہ جانا مَدَنی قافِلے والوں کے ساتھ مزید آگے سفر جاری رکھنا۔‘‘ صاحِبِ مزار رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی انفرادی کوشش کا یہ واقِعہ سُن کر مَدَنی قافِلے میں خوشی کی لہر دوڑ گئی، سب کے حوصلوں کو مدینے کے ۱۲ چاند لگ گئے اور انوار شریف سے آئے ہوئے چاروں اِسلامی بھائی ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں مزید آگے سفر پر چل پڑے۔

دیتے ہیں فیض عام اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں قافِلے میں چلو
اولیا کا کرم تم پہ ہو لاجَرَم مل کے سب چل پڑیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

خواب کے ذریعے گھوڑی کا تحفہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی ولیُّ اللہ کا بعدِ وفات خواب میں رہنمائی کرنا کوئی اَچنبے کی بات نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے بعطائے ربُّ العُلیٰ بَہُت کچھ کر سکتے ہیں چُنانچِہ خواجہ امیر خرد کرمانی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں، سلطانُ المشائخ حضرتِ سیِّدُنا محبوبِ الٰہی نِظامُ الدّین اولیا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، کہ غِیاث پور کے قِیام سے پہلے میں ایک کوس (یعنی تقریباً تین کلومیٹر دُور) کیلوکھری کی مسجِد میں نَمازِ جُمُعہ پڑھنے جایا کرتا تھا۔ ایک بار اسی طرح نَمازِ جُمُعہ کیلئے پیدل جارہا تھا گرم ہوائیں چل رہی تھیں اور میں روزے سے تھا، مجھے چکّر آنے لگے اور میں ایک دوکان پر بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ اگر میرے پاس سُواری ہوتی تو سَہولت رہتی۔ بعد میں شیخ سعدی کا یہ شعر میری زبان پر آیا۔

مَا قَدَم اَزْ سَرْ کُنِیْم دَرْ طَلَبِ دوُسْتَاں
رَاہْ بَجَائے نُرُدْ ہَر کہ بَاَ قْدَام رَفْت

(ہم دوستوں کی طلب میں سر کو پاؤں بنا کر چلتے ہیں، کیونکہ جو کوئی اس راہ میں قدموں سے چلتا ہے وہ آگے نہیں بڑھ پاتا)

میں نے دل میں آنے والے سُواری کے خیال سے توبہ کی۔ اس واقِعہ کو تین روز گزرے تھے کہ ’’خلیفہ مَلِک یار پَراں‘‘ میرے لئے ایک گھوڑی لے کر آئے اور کہنے لگے، میں مسلسل تین راتوں سے خواب میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے شیخ مجھ سے فرما رہے ہیں، ’’فُلاں صاحِب کو گھوڑی دے آؤ‘‘ لہٰذا گھوڑی حاضِر ہے قَبول فرما لیجئے۔ میں نے کہا، بے شک آپ کے شیخ نے آپ سے فرمایا ہوگا لیکن جب تک میرے شیخ مجھ سے نہیں فرمائیں گے میں یہ گھوڑی نہیں لوں گا۔ اُسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے پیرومُرشِد حضرتِ سیِّدُنا شیخ فریدُ الدّین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مجھ سے فرماتے ہیں کہ مَلِک یار پَراں کی دل جوئی کے لئے وہ گھوڑی قَبول کرلو۔ دوسرے روز وہ گھوڑی لے کر آیا تو میں نے اسے عطِیّہ خداوندی سمجھتے ہوئے قَبول کرلیا۔ (سیرالاولیاء ص ۲۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صرف اپنی جانب سے کھائیے

ایک برتن میں جب ایک ہی طرح کا کھانا ہو، تو اپنی طرف سے کھانا سُنَّت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن ابی سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں بچّہ تھا اور تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پَرْوَرِش میں تھا۔ (یہ اُمُّ المؤمنین سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے وہ فَرزَند تھے جو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آنے سے پہلے سابِقہ شوہر سے تھے) کھاتے وَقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا۔ تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، "بِسمِ اللہ پڑھو اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اُس جانِب سے کھاؤ جو تُمہارے قریب ہے۔"

(صَحیح بُخاری ج۳ ص۵۲۱ حدیث ۵۳۷۶)

بیچ میں سے مت کھائیے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایَت ہے، رسولِ عظیم، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم نے اِرشاد فرمایا، "بے شک بَرَکت کھانے کے درمِیانی حصّہ میں اُترتی ہے پس تم کَناروں سے کھانا کھاؤ اور درمِیان سے نہ کھاؤ۔" (تِرمذی شریف ج۳ ص۳۱۶ حدیث ۱۸۱۲)

آپ کہیں بیچ میں سے تو کھانا نہیں کھاتے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے کہ اِس سُنَّت پر آپ عمل بھی کرتے ہیں یا نہیں؟ میرا بارہا کا مُشاہَدہ ہے کہ باعمل نظر آنے والوں کی بھی اکثریت اِس سُنَّت پر عمل کرنے سے محروم ہے! جس کو دیکھو وہ کھانے کی رکابی یا سالن کے برتن وغیرہ کے بیچ ہی سے آغاز کرتا ہے، نہ جانے کیوں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ بَرَکت سے محروم کرنے کیلئے شیطان ہاتھ پکڑ کر بیچ میں ڈال دیتا ہو! حقیقت یِہی ہے کہ شیطان اس بات کی کوشِش میں لگا رہتا ہے کہ مسلمان بھلائیوں سے محروم رہیں۔ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، "کھانے کے برتن کے بیچ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت نازِل ہوتی ہے، بیچ سے کھانا حرص کی علامت ہے، حَریص رَحمتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے محروم ہے۔" اِس حدیثِ مبارَک سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے کھانے کے وَقت بھی رَحمتِ باری عَزَّوَجَلَّ کا نُزُول ہوتا ہے خاص کر جب کہ سنّت کی نیّت سے کھایا جائے۔ (مراٰۃ شرحِ مشکوٰۃ ج۶ ص۳۳، ۳۴)

دوسروں کو شرمندگی سے بچائیے

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رَحمتِ عالمیان، سردارِ دوجہان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، "جب دسترخوان لگے تو ہر شخص اپنے قریب سے کھائے اور اپنے ساتھ کھانے والوں کے آگے سے نہ کھائے اور رِکابی کے درمِیان سے نہ کھائے کیونکہ بَرَکت اُسی طرف سے آتی ہے اور کوئی بھی دسترخوان اُٹھائے جانے سے پہلے نہ اُٹھے اور نہ ہی اپنا ہاتھ روکے جب تک سب لوگ اپنا ہاتھ نہ روک لیں اگرچہ سَیر ہو چکا ہو اور لوگوں کے ساتھ لگا رہے کیونکہ اسکا رُک جانا باقی لوگوں کی شرمندگی

کا باعِث ہوگا اور وہ اپنا ہاتھ روک لیں گے حالانکہ شاید انہیں ابھی اور کھانے کی حاجت ہو۔

(شُعَبُ الایمان ج۵ ص۸۳ حدیث۵۸۶۴)

بیچ میں برکت کی وضاحت

مُفَسِّرِ شہیر حکیم الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، برتن کے کَناروں سے اپنے اپنے آگے سے کھاؤ، بیچ میں سے مت کھاؤ کہ برتن کے بیچ میں بَرَکت اُترتی ہے وہاں سے کَناروں تک پہنچتی ہے۔ اگر تم نے بیچ میں سے کھانا شُروع کر دیا تو کہیں ایسا نہ ہو کہ وہاں بَرَکت آنا بند ہو جائے۔ غرضیکہ بَرَکت اُترنے کی جگہ اور ہے اور بَرَکت لینے کی جگہ کچھ اور۔ (مراٰۃ ج۶ ص۲۳)

کھانے کی پانچ (۵) سنتیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! پیش کردہ حدیثِ مُبارَک میں کھانے کی پانچ سُنّتیں بَیان کی گئی ہیں:۔ ﴿۱﴾ اپنے آگے سے کھائے ﴿۲﴾ کوئی ساتھ کھا رہا ہو اُس کے آگے سے نہ کھائے ﴿۳﴾ رِکابی کے درمیان سے نہ کھائے ﴿۴﴾ پہلے دسترخوان اُٹھایا جائے اِس کے بعد کھانے والے اٹھیں۔ (افسوس! آج کل عُموماً اُلٹا انداز ہے یعنی پہلے کھانے والے اُٹھتے ہیں اِس کے بعد دسترخوان اُٹھایا جاتا ہے) ﴿۵﴾ دوسرے بھی کھانے میں شامل ہوں تو اُس وَقت تک ہاتھ نہ روکے جب تک سارے فارِغ نہ ہو جائیں۔ افسوس! کہ کھانے کی بَیان کردہ ان سُنّتوں پر عمل کرنے والے اب نظر ہی نہیں آتے۔ سُنّتیں سیکھنے اور عوامُ النّاس کی موجودگی میں سُنّتوں پر عمل کی جھجک اُڑانے کیلئے دعوتِ اِسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے اور وہاں ان سُنّتوں کی باقاعِدہ مَشق کیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے سُنّتوں پر عمل کرنا بہُت آسان ہو جائے گا۔

ڈراؤنے خوابوں سے نجات

مَدَنی قافلوں کی بَرَکتوں کے تو کیا کہنے! ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مجھے بے حد ڈراؤنے خواب آیا کرتے تھے۔ میں نے عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیّت کے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادَت حاصِل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے ڈراؤنے خواب آنے بند ہو گئے، مجھے خواب میں میٹھے مدینے کی زیارت ہوئی اور اب خوابوں میں کبھی اپنے آپ کو نَماز میں مشغول پاتا ہوں تو کبھی تلاوت میں۔

خواب میں ڈر لگے بوجھ دل پر لگے خوب جلوے مِلیں قافِلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافِلے میں چلو پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یا مُتَکَبِّرُ 21 بار اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف سوتے وقت پڑھ لینگے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ڈراؤنے خواب نہیں آئیں گے۔

اگر مُختلِف قِسم کے کھانے مَثَلاً زَردہ، پُلاؤ اور اچار وغیرہ ایک ہی تھال میں ہوں تو اِس صُورت میں دوسری جانب سے

لینے کی بھی اجازت ہے چُنانچہ

مختلف کھجوریں

حضرتِ سیِّدُنا عِکْراش رضی اللہ تعالیٰ عنہ رِوایت کرتے ہیں کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّ وَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں ایک برتن پیش کیا گیا جسمیں بہُت سا ثَرِید تھا۔ ہم اُسمیں سے کھانے لگے پس میں اپنا ہاتھ اسکے کَناروں میں اِدھر اُدھر چلانے لگا تو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "اے عِکْراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی (طرح کا) کھانا ہے۔" پھر ہمارے پاس ایک طَبَق لایا گیا جسمیں کئی اَقسام کی تازہ کھجوریں تھیں۔ حُضُورِ سراپا نور صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ہاتھ مُبارَک برتن میں ہر طرَف تشریف لے جانے لگا اور ارشاد فرمایا، "اے عِکْراش! جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ (کھجوریں) مُختلف اَقسام کی ہیں۔" (ابنِ ماجہ شریف ج۴ ص۱۵ حدیث ۳۲۷۴)

پانچ انگلیوں سے کھانا گنواروں کا طریقہ ہے

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ آخِرُ الزَّماں، سرورِ ذی شاں، دو جہاں کے سُلطاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، "ان دو اُنگلیوں سے مت کھاؤ (بلکہ ان کے ساتھ بیچ والی مِلا کر) تین اُنگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سُنَّت ہے اور پانچ سے مت کھاؤ کہ یہ گنواروں کا طریقہ ہے۔" (کنزُ العمال ج۵ ص۱۱۵ حدیث ۴۰۸۷۲)

شیطان کے کھانے کا طریقہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ دوعالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے، "ایک اُنگلی سے کھانا شیطان کا اور دو اُنگلیوں سے کھانا مُتکبِّرین (یعنی مغرور لوگوں) کا اور تین اُنگلیوں سے کھانا اَنبیاء (علیہم السلام) کا طریقہ ہے۔ (جامِع صغیر ص۱۸۴ حدیث ۳۰۷۴)

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بعض اوقات چار مبارَک اُنگلیوں سے بھی کھانا تناوُل فرماتے تھے۔ (مُلَخَّصاً الجامِعُ الصَّغیر ص۲۵۰ حدیث ۶۹۴۲)

تین انگلیوں سے کھانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تین اُنگلیوں سے کھانے سے نِوالہ چھوٹا بنے گا، چھوٹا نِوالہ چبانا آسان رہے گا۔ جتنا بہتر طریقے پر چبائیں گے اُتنا ہی منہ سے نکلنے والا ہاضِم لُعاب اُس میں شامل ہوگا اور اِس طرح کھانا جلدی ہَضم ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رحمۃُ الباری فرماتے ہیں، "پانچ اُنگلیوں سے کھانا حَریصوں کی علامت ہے۔" (مرقاۃ ج۸ ص۹) روٹی تین اُنگلیوں سے کھانا زیادہ دُشوار بھی نہیں فقط تھوڑی توجُّہ کی ضَرورت ہے۔ البتّہ چاوَل تین اُنگلیوں سے کھانا تھوڑا سا دُشوار ہوتا ہے مگر مَدَنی ذِہن رکھنے والے عاشقانِ سنّت کیلئے یہ بھی کوئی مشکِل بات نہیں یقیناً سنّت ہی میں عظمت ہے۔ بڑے نِوالوں کی حِرص میں پانچ اُنگلیوں سے کھانے کے بجائے تربیّت کی خاطِر سیدھے ہاتھ کی خِنصَر (چھنگلیا کے برابر

والی اُنگلی) کوخم کرکے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ایک ٹکڑا چھوٹی انگلی اور بِنصر سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوا تواِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ تین انگلیوں سے کھانے کی عادت بن جائے گی۔ جب تین اُنگلیوں سے کھانے کی عادت ہوجائے تواب ربڑ بینڈ اور روٹی کا ٹکڑا ہتھیلی کی طرف دبانے کی حاجت نہیں۔ اگر چاول کے دانے جُدا جُدا ہوں اور تین اُنگلیوں میں اُن کا نوالہ بن ہی نہ پاتا ہو تو اب چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھا لیجئے۔ مگر یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ ہتھیلیاں آلودہ نہ ہوں بلکہ اُنگلیاں بھی جڑ تک آلودہ نہ ہوں۔

چمچہ کے ساتھ کھانے کی حکایت

چُھری کانٹوں اور چمچو ں کے ساتھ کھانا خِلافِ سُنَّت ہے۔ ہمارے اَسلاف چَمچہ کے ساتھ کھانے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تین انگلیوں کے ساتھ کھانا ثابت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابراہیم باجُوری علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں، ''ایک بار عبّاسی خلیفہ مامونُ الرشید کے سامنے چمچو ں کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا، اُس وَقت کے قاضِیُّ القُضاۃ حضرتِ سیِّدُنا امام اَبُو یُوسُف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا، ''اللہ عزوجل پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۷۰ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۷۰)	ترجَمۂ کنزالایمان :اور بے شک ہم نے اولادِ آدم کوعزّت دی۔

اے خلیفہ! اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں آپ کے داداجان حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''ہم نے اُن کے لئے اُنگلیاں بنائیں جن سے وہ کھانا کھاتے ہیں'' تو اُس نے ان چمچو ں کو ترک کرکے اُنگلیوں سے کھایا۔ (اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ لِلباجُوری ص ۱۱۴)

چمچ سے کب کھا سکتے ہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اگر غِذا ہی ایسی ہے مَثَلاً فِرنی یا رقیق (یعنی پتلی) دَہی وغیرہ کہ اُنگلیوں سے کھائی نہیں جاسکتی اور پی بھی نہیں سکتے یا ہاتھ میں زخم ہے یا ہاتھ مَیلے ہیں اور دھونے کیلئے پانی مُیَسَّر نہیں۔ تو پھر ضَرورَتاً چمچے کی اِجازت ہے۔ اسی طرح گوشت کا پکا ہوا بڑا ٹکڑا یا ران وغیرہ کو چُھری سے کاٹ کر کھانے کی بھی اجازت ہے۔

ہاتھ سے کھانے کے طبّی فوائد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈاکٹروں نے اِعتِراف کیا ہے کہ جو لوگ ہاتھ سے کھاتے ہیں ان کی اُنگلیوں سے ایک خاص قسم کی ''ہاضِم رُطُوبت'' نِکل کر کھانے میں شامل ہوجاتی ہے جو جسم میں اِنسُولین (INSULIN) کم نہیں ہونے دیتی اور اِس سے شوگر کے مریضوں کو فائِدہ ہوتا ہے، پھر کھانے کے بعد اُنگلیاں چاٹنے سے مزید ہاضِم رُطُوبت پیٹ میں داخِل ہوتی ہے جو آنکھوں، دِماغ اور مِعدہ کیلئے بے حد مفید ہے اور یہ دِل، مِعدہ اور دِماغی اَمراض کا زبردست عِلاج ہے۔

APPENDIX کا علاج ہو گیا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانے کی سنّتیں اپنی زندگی میں نافِذ کرنے کیلئے مَدَنی قافِلے میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ مُعاشرہ کے کئی بگڑے ہوئے افراد دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ راہِ راست پر آ چکے ہیں۔ اس ضِمن میں مَتھرا (ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے، میں ایک ماڈَرن نوجوان تھا، فلمیں ڈرامے دیکھنا میرا مشغلہ تھا، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے بیان کی کیسیٹ ".T.V کی تباہ کاریاں" سننے کا شَرَف حاصِل ہوا جس نے میری کایا پلٹ دی، میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ مجھے APENDIX کی بیماری ہو گئی اور ڈاکٹر نے آپریشن کا مشورہ دیا۔ میں گھبرا گیا، ایسے میں دعوتِ اسلامی کے ایک مبلِّغ کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں زندگی میں پہلی بار عاشِقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے تین دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بغیر آپریشن کے میرا مرض جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میرے جذبے کو مدینے کے 12 چاند لگ گئے، اب ہر ماہ تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کرتا ہوں، ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کا کارڈ جمع کرواتا ہوں اور مسلمانوں کو نمازِ فجر کیلئے جگانے کی خاطِر گھوم پھر کر صدائے مدینہ لگاتا ہوں۔

بے عمل باعمل بنتے ہیں سَر بَسر   تُو بھی اے بھائی کر قافِلے میں سفر
اچھی صُحبت سے ٹھنڈا ہو تیرا جگر   کاش! کرلے اگر قافِلے میں سفر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بغیر بے ہوشی کے آپریشن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں میں سفر کی کیسی بَرَکتیں ہیں۔ یہ یاد رکھئے! بیماری اور مُصیبت مسلمان کیلئے عام طور پر باعِث رَحمت ہوتی ہے، ابھی آپ نے سنا کہ اسلامی بھائی کو اپنڈِکس کی تکلیف ہوئی پھر شِفاء کا سبب مَدَنی قافِلے کا سفر بنا اِس طرح وہ مَدَنی ماحول میں رَچ بس گئے اور ان کا مَدَنی ماحول میں خوب پکّا ہو جانا یقیناً باعِثِ اِستِحقاقِ رحمت ہے۔ تکلیف آئے تو صَبْر کی کوشش کر کے خوب اَجر و ثواب کمانا چاہئے۔ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے صَبْر فرمانے کا انداز اور اُس پر ثواب و اَجر کمانے کا جذبہ بھی کیا خوب تھا! چنانچہ شارِحِ بخاری فقیہُ الھند حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد شریفُ الحق امجدی علیہ رحمۃ القوی "نُزھۃُ القاری شرحِ صحیح البخاری" جلد ثانی ص ۲۱۳ تا ۲۱۵ پر نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کے والِد گرامی مشہور صَحابی حواریٔ رسولُ اللہ حضرتِ سیِّدُنا زُبیر بن عوام رضی اللہ تعالٰی عنہ تھے اور والدۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہما تھیں۔ آپ اُمّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے بھانجے اور حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن زُبیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے سگے بھائی اور مدینۂ منوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کے مشہور "فُقَہائے سَبعہ" (یعنی سات جَیِّد عُلَمائے کرام) میں سے ایک تھے، عابِد و زاہد اور شب زندہ دار بُزُرگ تھے روزانہ بلا ناغہ چوتھائی قراٰنِ پاک مُصحَف شریف سے دیکھ کر تِلاوت فرماتے اور چوتھائی قراٰن شریف رات تہجُّد میں پڑھتے۔ خلیفہ ولید بن عبدالملک کہا کرتا تھا کہ جسے جنّتی کو دیکھنا ہو

وہ حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھے۔ایک بار سفر کر کے ولید بن عبدالملِک کے یہاں تشریف لے گئے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدم مبارک میں آکِلہ ہو گیا، یہ وہ بیماری ہے جو عُضو کو سڑا دیتی ہے چُنانچہ ولید نے مشورہ دیا کہ عملِ جراحت (آپریشن) کروا لیجئے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی نہ ہوئے، مگر مرض پنڈلی تک بڑھ گیا۔ولید نے عرض کی، عالی جاہ! اب تو پاؤں کٹوانا ضروری ہے ورنہ یہ مرض سارے جسم میں سرایت کر جائیگا۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راضی ہو گئے ۔چُنانچہ طبیب آیا، اُس نے کہا، شراب پی لیجئے تا کہ کٹنے میں تکلیف کا احساس نہ ہو۔فرمایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی حرام کردہ چیز کے ذَرِیعے مجھے عافیت نہیں چاہئے ۔عرض کی ، اجازت ہو تو کوئی خواب آور دواء دیدوں۔ فرمایا، میں نہیں چاہتا کہ کوئی عُضو کاٹا جائے اور مجھے تکلیف کا احساس نہ ہو اور تکلیف اور صَبْر کے ذَرِیعے ملنے والے اَجر سے میں محروم رہ جاؤں۔عرض کی گئی، اچّھا، کچھ لوگوں کو اجازت دیجئے کہ آپ کو پکڑے رہیں۔فرمایا، اِس کی بھی ضَرورت نہیں۔ بالآخِر پہلے پاؤں کا گوشت چُھری سے اور پھر ہڈی آری سے کاٹی گئی مگر آپ کا صَبْر وتحمّل (تَ۔حَم۔مُل) مرحبا! زَبان سے آہ! تک نہ کی، مسلسل ذِکرُ اللہ میں مصروف رہے، حتّٰی کہ جب لوہے کے چمچوں کے ذَرِیعے زیتون شریف کے کھولتے ہوئے تیل سے زَخم کو داغا گیا تو شِدّتِ درد کے سبب بے ہوش ہو گئے، جب ہوش میں آئے تو چہرۂ مبارَکہ سے پسینہ پونچھنے لگے اور کٹا ہوا پاؤں مبارک ہاتھ میں لیکر اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے فرمایا، اُس ذات کی قسم! جس نے مجھے تجھ پر سُوار فرمایا، میں تیرے ذَرِیعے کبھی کسی گناہ کی طرف نہیں گیا۔جَراحت (آپریشن) کی تمام کاروائی اِس طرح ہوئی کہ وَلید باتوں میں مصروف تھا اُسے خبر تک نہ ہوئی جب داغنے کو بُو پھیلی تب معلوم ہوا۔

شہزادے کی شہادت

اِس سفر میں حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دوسرا امتحان یہ ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہزادے حضرت سیِّدُ نا محمد بن عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ولید کے اَصطَبَل میں تشریف لے گئے تو کسی چَوپائے نے مار کر شہید کر دیا۔ جب مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً واپسی ہوئی تو پارہ ۱۵ سُورۃُ الکَہف کی آیت نمبر ۶۲ کا یہ حصّہ تلاوت کیا،

لَـقَـدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا ھٰذَا نَـصَبًا ۝ (پ ۱۵ الکَھْف ۶۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک ہمیں اپنے اس سفر میں بڑی مَشَقّت کا سامنا ہوا۔

حضرت عُروَہ رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرتِ سیِّدُ نا عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جُود وسَخاوت کا یہ عالَم تھا کہ جب باغ میں پھل پک کر تیّار ہو جاتے تو احاطے کی دیوار میں شِگاف فرما دیتے لوگ آ کر کھاتے اور باندھ کر لے بھی جاتے۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے باغ میں تشریف لے جاتے تو پارہ ۱۵ سُورۃُ الکَہف کی آیت نمبر ۳۹ کا یہ حصہ وِرِدِ زبان ہوتا

وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَکَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ج (پ ۱۵ الکھف ۳۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

ٹیک لگا کر کھانا سنت نہیں ہے

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالِک ومختار، شَہَنْشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشگوار ہے، ''میں تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتا۔'' (کنزُالعُمّال ج ۱۵ ص ۱۰۲ حدیث ۴۰۷۰۴)

ٹیک لگا کر مت کھاؤ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''تم ٹیک لگا کر کھانا مت کھاؤ۔'' (مجمع الزوائد ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۷۹۱۸)

ٹیک لگا کر کھانے کی چار صورَتیں

کھاتے وَقت تکیہ (یعنی ٹیک) لگانے کی چار صُورَتیں ہیں:۔ ﴿۱﴾ ایک پہلو زمین کی طرف کر کے (یعنی دائیں یا بائیں جھکے ہوئے) بیٹھنا ﴿۲﴾ چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھنا ﴿۳﴾ ایک ہاتھ زمین پر رکھ کر (اُس پر) ٹیک لگا کر بیٹھنا ﴿۴﴾ دیوار (یا کرسی کی پشت) وغیرہ سے ٹیک لگا کر بیٹھنا۔ یہ چاروں صورَتیں مناسِب نہیں۔ دوزانو یا اُکڑوں (یعنی دونوں گھٹنے کھڑے کر کے) بیٹھ کر کھانا اچّھا ہے، طِبّی لحاظ سے بھی مفید ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا اچّھا نہیں۔

(مِرْاٰۃ شرحِ مشکوٰۃ ج ۶ ص ۱۲)

ٹیک لگا کر کھانے کے طبی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ٹیک لگا کر کھانا سنّت نہیں۔ اِس سنّت پر عمل نہ کرنے میں تین طِبّی نقصانات بھی ہیں:۔ ﴿۱﴾ کھانا اچّھی طرح چبایا نہیں جاسکے گا اور اس میں لُعاب جس مقدار میں ملنا چاہئے اُتنا نہیں ملے گا جو کہ مِعدے میں جا کر نشاستہ دار غذاؤں کو ہَضم کر سکے اور یوں نظامِ اِنْہِضام (یعنی ہاضِمہ) مُتأثِّر ہوگا ﴿۲﴾ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے مِعدہ پھیل جاتا ہے لہٰذا اس طرح غیر ضَروری خوراک مِعدے میں چلی جائے گی اور ہاضِمہ خراب ہوگا ﴿۳﴾ ٹیک لگا کر کھانے سے آنتوں اور جگر کو نقصان پہنچتا ہے۔

حُجَّۃُ الِاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''ٹیک لگا کر پانی پینا بھی مِعدے کیلئے نقصان دہ ہے۔'' (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۵)

روٹی کا احترام کرو

گری ہوئی روٹی اُٹھا کر کھالینا سُنّت ہے چُنانچِہ اُمّ المُؤمنین سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں، ''سلطانِ دو جہان، شَہنشاہِ کون ومکان، رَحمتِ عالَمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے، روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا تو اُس کو لے کر پُونچھا پھر کھالیا اور فرمایا، ''عائِشہ! (رضی اللہ تعالٰی عنہا)! اچھّی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کِسی قوم سے بھاگی ہے تَو لوٹ کر نہیں آئی۔'' (ابنِ ماجہ ج۴ ص۵۰ حدیث۳۳۵۳)

کھانے کے اسراف سے توبہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل ہر ایک بے بَرَکتی اور تنگدستی کا رونا رو رہا ہے۔ کیا بعید کہ روٹی کا اِحترام نہ کرنے کی یہ سزا ہو۔ آج شاید ہی کوئی مسلمان ایسا ہو، جو روٹی ضائع نہ کرتا ہو۔ ہر طرف کھانے کی بے حُرمتی کے دِلسوز نظّارے ہیں، شادی کی تقریبات ہوں یا بُزُرگانِ دین رحمہم اللہ تعالٰی کی نیاز کے تبرُّکات۔ افسوس صد کروڑ افسوس! دسترخوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گِرایا جاتا ہے، کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا، گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزاء ضائع کر دیئے جاتے ہیں، تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بُہت سارا بچا ہوا کھانا عُمُوماً کچرا کونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ اب تک جتنا بھی اِسراف کیا ہے برائے مہربانی! اُس سے توبہ کر لیجئے۔ آئندہ کھانے کے ایک بھی دانے اور شوربے کے ایک بھی قطرے کا اِسراف نہ ہو اِس کا عہد کر لیجئے۔ وَاللہِ الْعَظِیم! قِیامت میں ذرّہ ذرّہ کا حساب ہونا ہے، یقیناً کوئی بھی قِیامت کے حساب کی تاب نہیں رکھتا، توبہ سچّی توبہ کر لیجئے۔ درود پاک پڑھ کر عرض کیجئے۔ یا اللہ عزوجل! آج تک میں نے جتنا بھی اِسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یاربّ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری توبہ قَبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لَجائے کو لَجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

پارہ ۸ سورۃُ الاَعراف آیت نمبر ۳۱ میں اللہُ ربُّ العٰلمین کا فرمانِ عالیشان ہے:۔

کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ج اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ O	ترجَمہ کنزالایمان: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو، بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔
(پ ۸ الاعراف ۳۱)	

اسراف کسے کہتے ہیں؟

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرت ِمفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان تفسیرِ نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ پر فرماتے ہیں، اِسراف کی بَہُت تفسیریں ہیں ﴿۱﴾ حلال چیزوں کو حرام جاننا ﴿۲﴾ حرام چیزوں کو استِعمال کرنا ﴿۳﴾ ضَرورت سے زیادہ کھانا پینا یا پہننا ﴿۴﴾ جو دل چاہے وہ کھا پی لینا پہن لینا ﴿۵﴾ دن رات میں بار بار کھاتے پیتے رَہنا جس سے مِعدہ خراب ہوجائے، بیمار پڑ جائے ﴿۶﴾ مُضِر اور نقصان دِہ چیزیں کھانا پینا ﴿۷﴾ ہر وَقت کھانے پینے پہننے کے خیال میں رَہنا کہ اب کیا کھاؤں گا آئندہ کیا پیوں گا (رُوحُ البیان ج ۳ ص ۱۵۴) ﴿۹﴾ غفلت کیلئے کھانا ﴿۹﴾ گناہ کرنے کیلئے کھانا ﴿۱۰﴾ اچّھے کھانے پینے، اعلیٰ پہننے کا عادی بن جانا کہ کبھی معمولی چیز کھا پی نہ سکے ﴿۱۱﴾ اعلیٰ غذاؤں کو اپنے کمال کا نتیجہ جاننا۔ غرضیکہ اس ایک لفظ میں بَہُت سے اَحکام داخِل ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر دَم شِکم سَیر رَہنے سے بچو کہ یہ بدَن کو بیمار، مِعدہ کو خراب اور نَماز سے سُست کرتا ہے، کھانے پینے میں مِیانہ روی اختِیار کرو کہ یہ صد ہا بیماریوں کا عِلاج ہے۔ اللہ تعالیٰ موٹے شخص کو ناپسند کرتا ہے، (کشفُ الخفاء ج ۱ ص ۲۲۱ حدیث ۷۶۰) جو شخص شہوت (یعنی خواہش) کو اپنے دین پر غالِب کرے وہ ہلاک ہوجائے گا۔

(رُوحُ المُعانی ج ۴ ص ۱۶۳ ملتان، تفسیرِ نعیمی ج ۸ ص ۳۹۰ مرکز الاولیاء لاہور)

دبلے آدمی کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کھانا کم کھانے کے ساتھ ساتھ بِالخصوص مَیدہ، مِٹھاس و چکناہٹ اور اِس کی بناوٹوں کے استِعمال میں (طبیب کے مشورہ کے مطابِق) کمی رکھنے سے بدَن کے وَزن میں کمی آتی، اُبھرا ہوا پیٹ اصلی حالت پر آتا اور آدَمی خوش اَندام (یعنی SMART) رَہتا ہے۔ کم کھانے والے ہلکے بدَن والے مسلمان کو خدائے رحمٰن عزوجل پسند فرماتا ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، نبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسلیم نے ارشاد فرمایا، "اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو تم میں سب سے زِیادہ وہ بندہ پسند ہے جو کم کھانے والا اور خَفیف (یعنی ہلکے) بدَن والا ہے۔ (الجامِعُ الصَّغیر ص ۲۰ حدیث ۲۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے مَدَنی ماحول ضَروری ہے، ورنہ عارِضی طور پر جذبہ پیدا ہوتا بھی ہے تو اچھی صُحبت کے فُقدان (یعنی کمی) کے سبب استِقامت نہیں مل پاتی۔ لہٰذا عاشِقانِ رسول کی صُحبت حاصِل کرنے کیلئے مَدَنی قافِلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیجئے۔ الحمد للہ عزوجل دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے ہر طرف سنّتوں کی دُھوم دھام ہے۔ آیئے دعوتِ اسلامی کی ایک ایمان افروز "بہار" سے اپنے قلب و جگر کو گلِ گلزار کیجئے۔ چُنانچِہ

ایک غیر مسلم کا قبول اسلام

تحصیل ٹانڈا ضلع آمبیڈکر نگر (یوپی ھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، میں کُفر کی تاریک وادیوں میں بھٹک رہا تھا، ایک دن کسی نے مکتبۃ المدینہ کا ایک رسالہ اِحترامِ مُسلم تحفے میں دیا میں نے پڑھا تو حیرت زدہ رَہ گیا کہ جن مسلمانوں کو میں نے ہمیشہ نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان کا مذہب "اسلام" آپس میں اِس قدر اَمن و آشتی

کا پیام دیتا ہے! رسالے کی تحریر تاثیر کا تیر بن کر میرے جگر میں پیوست ہوگئی اور میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت کا چشمہ موجیں مارنے لگا۔ ایک دن میں بس میں سفر کر رہا تھا کہ چند داڑھی اور عمامہ والے اِسلامی بھائیوں کا قافِلہ بھی بس میں سُوار ہوا، میں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ مسلمان ہیں، میرے دل میں اسلام کی مَحَبَّت تو پیدا ہو ہی چکی تھی لہٰذا میں اِحترام کی نظر سے ان کو دیکھنے لگا، اِتنے میں ان میں سے ایک اسلامی بھائی نے نبیِ پاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں نعت شریف پڑھنی شروع کر دی، مجھے اُس کا انداز بے حد بھلا لگا، میری دلچسپی دیکھ کر ان میں سے ایک نے مجھ سے گُفتگو شُروع کر دی وہ تاڑ گیا کہ میں مسلمان نہیں ہوں، اُس نے مسکراتے ہوئے بڑے دِلنشین انداز میں مجھ سے کہا، میں آپ کو اسلام قَبول کرنے کی درخواست کرتا ہوں، رسالہ اِحترامِ مُسلم پڑھ کر میں چونکہ پہلے ہی دلی طور پر اسلام کا گرویدہ ہو چکا تھا۔ اس کے عاجزانہ انداز نے دل پر مزید اثر ڈالا، مجھ سے انکار نہ بن پڑا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے سچّے دل سے اسلام قَبول کرلیا۔ الحمدللہ عزوجل یہ بیان دیتے وَقت مسلمان ہوئے مجھے چار ماہ ہو چکے ہیں، میں پابندی سے نَماز پڑھ رہا ہوں، داڑھی سجانے کی نیّت کر لی ہے، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی پا رہا ہوں۔

کافروں کو چلیں مشرکوں کو چلیں دعوتِ دین دیں قافِلے میں چلو
دین پھیلایئے سب چلے آیئے مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

لوگوں سے شرما کر سنت ترک نہیں کی جاتی!

ہمارے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان، آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت میں گُم رہا کرتے تھے۔ دُنیا کی کوئی کَشِش اور بے وَفا مُعاشَرے کی کوئی جھوٹی "مُرُوَّت" اُن سے سُنَّت نہ چُھڑا سکتی تھی۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ وہاں مسلمانوں کے سردار تھے) کھانا کھا رہے تھے کہ اُن کے ہاتھ سے لُقمہ گر گیا، اُنہوں نے اُٹھا لیا اور صاف کر کے کھا لیا۔ یہ دیکھ کر گَنواروں نے آنکھوں سے ایک دوسرے کو اِشارہ کیا (کہ کتنی عجیب بات ہے، کہ گِرے ہوئے لُقمہ کو انہوں نے کھا لیا) کسی نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، "اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر کا بَھلا کرے، اے ہمارے سردار! یہ گَنوار ترچھی نگاہوں سے اِشارہ کرتے ہیں کہ امیر صاحِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گِرا ہوا لُقمہ کھا لیا حالانکہ اِن کے سامنے یہ کھانا موجُود ہے۔" اُنہوں نے فرمایا، "اِن عَجَمیوں کی وجہ سے میں اُس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا جسے میں نے، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سُنا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو حُکم دیتے تھے کہ لُقمہ گِر جائے تو اُسے صاف کر کے کھا لیا جائے شیطان کیلئے نہ چھوڑا جائے۔"

(ابنِ ماجہ شریف ج ۴ ص ۱۷ حدیث ۳۲۷۸)

رُوحِ ایماں مَغزِ قُرآں جانِ دیں
ہَست حُبِّ رَحمۃٌ لِّلعٰلَمِیْن

خوب انفرادی کوشش کیجئے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ جلیلُ القَدْر صَحابی اور مسلمانوں کے سردار سیِّدُنا مَعقِل بن یَسار رضی اللہ تعالٰی عنہ سنّتوں سے کس قَدَر پیار کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَجمیوں کے اشاروں کی ذرّہ برابر پرواہ نہ کی اور بے دھڑک سنّتوں پر عمل جاری رکھا۔ اور آج بعض نادان مسلمان ایسے بھی ہیں کہ ''ماڈرن ماحول'' میں داڑھی مبارک جیسی عظیم الشان سنّت کے تَرک کو مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ ''حکمتِ عملی'' تصوُّر کرتے ہیں۔ حقیقی حکمتِ عملی یہی ہے کہ لاکھ بُرا ماحول ہو، اَغیار کا زور ہو، بدمذہبوں کا شور ہو، کچھ ہی ہو آپ داڑھی شریف، عمامہ پاک اور سنّتوں بھرے سادہ لباس میں ملبوس رہئے، کھانے پینے اور روز مرّہ کے معمولات میں سنّتوں کا دامن تھامے رہئے، لوگوں کی اصلاح کیلئے اِنفرادی کوشش جاری رکھئے، ان شاءاللہ عَزَّوَجَلَّ چَراغ سے چَراغ جلتا چلا جائے گا، حق کا بول بالا ہوگا، شیطان کا منہ کالا ہوگا، ہر طرف سنّتوں کا اُجالا ہوگا۔ دولتِ دُنیا کا ہر عاشق، میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا متوالا ہوگا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر نورِ حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اجالا ہوگا۔

خاک سورج سے اندھیروں کا اِزالہ ہوگا آپ آئیں تو مرے گھر میں اُجالا ہوگا
ہو گا سیراب سرِ کوثر و تسنیم وُہی جس کے ہاتھوں میں مدینے کا پیالہ ہوگا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

انفرادی کوشش کی ایک مَدَنی بہار ملاحظہ فرمایئے چُنانچہ

کافر کا قبولِ اسلام

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) سے عاشِقانِ رسول کا ایک 92 دن کا مَدَنی قافِلہ کولمبو کے سفر پر تھا۔ جس دن ضِلع ''ایرو'' 30 دن کیلئے مَدَنی قافِلے کی سفر پر روانگی تھی۔ اِس دوران ایک اسلامی بھائی ایک غیر مسلِم نوجوان کو امیرِ قافِلہ کی خدمت میں لائے۔ امیرِ قافِلہ نے سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اعلٰی کردار سے متعلِّق چند خوشبودار مَدَنی پھول پیش کرکے اس کو اسلام کی دعوت پیش کی۔ اِس پر اُس نے بعض سُوالات کئے جس کے جوابات دیئے گئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کم وبیش ایک گھنٹے کی انفرادی کوشش کے بعد وہ غیر مسلم مُشرَّف بہ اسلام ہوگیا۔

کافر آجائیں گے راہِ حق پائیں گے اِن شاءَ اللہ چلیں قافِلے میں چلو
کُفر کا سر جُھکے دیں کا ڈنکا بجے اِن شاءَ اللہ چلیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اولاد کو کم عقلی سے بچانے کا نسخہ

اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ خیریت نشان ہے، ''جو شخص دسترخوان سے کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑوں کو اٹھا کر کھائے وہ فراخی کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کم عقلی سے محفوظ رہتی ہے۔'' (کنز العُمّال ج ۱۵ ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنگدستی کا علاج

زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُ نا ہُد بہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طعام کے آخِر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّثِ موصوف چُن چُن کر تناوُل فرمانے لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا، اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا، کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُ نا حمّاد بن سَلَمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے، ''جو شخص دسترخوان کے نیچے گرے ہوئے ٹکڑوں کو چُن چُن کر کھائے گا وہ تنگدستی سے بے خوف ہو جائے گا۔'' میں اِسی حدیثِ مبارک پر عمل کر رہا ہوں۔ یہ سُن کر مامون بے حد مُتأثِّر ہوا اور اپنے ایک خادِم کی طرف اِشارہ کیا تو وہ ایک ہزار دینار رومال میں باندھ کر لایا۔ مامون نے اس کو حضرتِ سیِّدُ نا ہُد بہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کی خدمت میں بطورِ نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا ہُد بہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حدیثِ مبارَکہ پر عمل کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت ظاہر ہو گئی۔ (ثَمَراتُ الْاَوراق ج ۱ ص ۸)

شرما کر سنتیں مت چھوڑیئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی سنّتوں پر عمل کے معاملے میں دنیا کے بڑے سے بڑے رئیس بلکہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اِس حِکایت سے ہمارے اُن اسلامی بھائیوں کو درس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی مُرَوَّت کی وجہ سے کھانے پینے کی سنّتیں تَرک کر دیا کرتے ہیں، نیز داڑھی شریف اور عمامہ مُبارَکہ کے تاجِ عزّت کو سر پر سجانے سے کتراتے ہیں۔ یقیناً سنّت پر عمل کرنا دونوں جہاں میں باعِثِ سعادت ہے، کبھی کبھی دنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی اس کی بَرَکتیں ظاہر ہو جاتیں ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا ہُد بہ بن خالِد علیہ رحمۃ الماجد کو شاہی دربار میں سنّت پر عمل کرنے کی بَرَکت سے ایک ہزار دینار مل گئے اور آپ مالدار ہو گئے۔

جو اپنے دل کے گلدستے میں سنّت کو سجاتے ہیں
وہ بے شک رَحمتیں دونوں جہاں میں حق سے پاتے ہیں

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی اسباب ہیں اگر ان سے بچا جائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ روزی میں بَرَکت ہی بَرَکت دیکھیں گے۔ آپ کی معلومات کیلئے تنگدستی کے **44** اَسباب عرض کرتا ہوں

تنگدستی کے 44 اسباب

﴿۱﴾ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا ﴿۲﴾ ننگے سر کھانا ﴿۳﴾ اندھیرے میں کھانا ﴿۴﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا پینا ﴿۵﴾ میّت کے قریب بیٹھ کر کھانا ﴿۶﴾ جَنابت (یعنی جماع یا اِحتِلام کے بعد غُسل سے قبل) کھانا کھانا ﴿۷﴾ نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر کرنا ﴿۸﴾ چارپائی پر بغیر دسترخوان بچھائے کھانا ﴿۹﴾ چارپائی پر خود سرہانے بیٹھنا اور کھانا پائِنتی (یعنی جس طرف پاؤں کئے جاتے ہیں اُس حصے) کی جانب رکھنا ﴿۱۰﴾ دانتوں سے روٹی کترنا (برگر وغیرہ کھانے والے بھی احتیاط فرمائیں) ﴿۱۱﴾ چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن استِعمال میں رکھنا خواہ اِس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہ ہے، مٹّی کے دراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّہ سے تھوڑی سی بھی مٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا نہ کھایئے کہ مَیل کچیل اور جراثیم پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا ﴿۱۳﴾ جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُسی میں ہاتھ دھونا ﴿۱۴﴾ خِلال کرتے وَقت جو ریشہ نکلے اسے پھر منہ میں رکھ لینا ﴿۱۵﴾ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا۔ کھانے پینے کے برتن بسم اللہ کہہ کر ڈھانک دینے چاہئیں کہ بلائیں اُترتی ہیں اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ کھانا اور مُشروب بیماریاں لاتا ہے ﴿۱۶﴾ روٹی کو خوار رکھنا کہ بے اَدَبی ہو اور پاؤں میں آئے۔ (مُلَخَّصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۹۵ تا ۶۰۱) حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنگدستی کے جو اسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں ﴿۱۷﴾ زیادہ سونے کی عادت (اس سے جہالت بھی پیدا ہوتی ہے) ﴿۱۸﴾ ننگے سونا ﴿۱۹﴾ بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (لوگوں کے سامنے عام راستوں پر بلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں) ﴿۲۰﴾ دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾ پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا ﴿۲۲﴾ گھر میں کپڑے سے جھاڑو نکالنا ﴿۲۳﴾ رات کو جھاڑو دینا ﴿۲۴﴾ کوڑا گھر ہی میں چھوڑ دینا ﴿۲۵﴾ مَشائخ کے آگے چلنا ﴿۲۶﴾ والِدَین کو انکے نام سے پکارنا ﴿۲۷﴾ ہاتھوں کو گارے یا مٹّی سے دھونا ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ﴿۲۹﴾ بیتُ الخَلاء میں وُضو کرنا ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا ﴿۳۱﴾ چہرہ لباس سے خشک کر لینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نَماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نَمازِ فجر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صبح سویرے بازار جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو "کوسنیں" (یعنی بددعائیں) دینا (اکثر عورَتیں بات بات پر اپنے بچّوں کو بددعائیں دیتی ہیں اور پھر تنگدستی کے رونے بھی روتی ہیں!) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چَراغ کو پھونک مار کر بجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں ٹال مٹول (ٹالم۔ٹول) کرنا۔ (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیْقُ التَّعَلُّم ۷۳ تا ۷۶ باب المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

گری ہوئی روٹی کھانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رَحمت بَہُت بڑی ہے بعض اوقات بظاہر عَمَل بَہُت چھوٹا ہوتا ہے مگر اُس کی فَضِیلت بَہُت زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُ نا عبدُ اللہ بن اُمِّ حَرام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، دو جہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، ''روٹی کا اِحترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی بَرَکات سے ہے۔ جو شخص دَسترخوان سے گِری ہوئی روٹی کو کھالے گا اُس کی مَغفِرت ہوجائے گی۔'' (الجامع الصَّغیر ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۶)

سبحان اللہ عزوجل! پیارے اِسلامی بھائیو! کاش! ہم تھوڑی سی جِھجھک کاڑ ادیں اور دَسترخوان پر گِری ہوئی روٹی اور چاوَل کے دانے وغیرہ اُٹھا کر کھالیا کریں اور مغفِرت کے حقدار ٹھہریں۔

طالبِ مغفِرت ہوں یا اللہ
بخش دے بہرِ مصطَفٰے یا ربّ!

روٹی کے ٹکڑے کی حکایت

ایک مرتبہ سَیِّدُ نا عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہ تعالٰی عنہما نے زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھا تو غُلام سے فرمایا، ''اِسے صاف کر کے رکھ دو۔ جب غلام سے شام کو اِفطار کے وَقت وہ ٹکڑا مانگا، اُس نے عرض کی، ''وہ تو میں نے کھالیا۔'' فرمایا، ''جا تُو آزاد ہے کیوں کہ میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے سُنا ہے، ''جو روٹی کا پڑا ہوا ٹکڑا اُٹھا کر کھالیتا ہے تو اُس کے پَیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کی مَغفِرت فرما دیتا ہے۔'' اب جو مَغفِرت کا حقدار ہوگیا میں اُس کو غُلام کِس طرح بنائے رکھوں؟

(تنبیہ الغافلین ص ۳۴۸ حدیث ۵۱۴)

مَدَنی سوچ

سبحان اللہ عزوجل! ہمارے بُزرگوں کی بھی کیسی مَدَنی سوچ ہوا کرتی تھی کہ گِری ہوئی روٹی کھا کر غُلام مغفِرت کا حقدار ہوگیا تو آقا نے بھی اپنی غلامی سے آزاد کردیا۔ یاربِّ مصطَفٰے عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم بطفیلِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں بھی مَدَنی سوچ اور سنّتوں سے حقیقی مَحَبَّت عطا فرما اور ہمیں بھی توفیق دے کہ جب زمین پر روٹی کا ٹکڑا پڑا دیکھیں، اَدب سے اُٹھا کر چوم کر صاف کر کے کھا لینے کی سعادت حاصل کرلیا کریں۔ یاالٰہی عَزَّ وَجَلَّ! سنّتوں پر عمل کے مُعاملے ہماری جھجک اُڑ جائے اور ہماری مغفِرت فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبِیِّ الاٴمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

سنّتوں سے مجھے مَحَبَّت دے
میرے مرشِد کا واسِطہ یا ربّ!

دستر خوان بڑھاؤ!

بُزرگوں کا معمول یہ ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد یہ نہیں کہتے کہ ''دستر خوان اُٹھاؤ'' بلکہ کہتے ہیں، ''دستر خوان بڑھاؤ'' یا کھانا بڑھاؤ۔'' یہ کہنے میں دستر خوان بڑھنے اور کھانا بڑھنے اور بَرَکت، فراخی اور وسعت کی ضِمناً دعا ہوتی ہے۔ (مُلَخَّصاً سُنّی بہشتی زیور ص۵۶۶)

جب میں نے رسالہ ''بھیانک اونٹ'' پڑھا......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دونوں جہاں کی بَرَکتیں پانے کیلئے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ دعوتِ اسلامی کر بَرَکتوں کے کیا کہنے! کلکتہ (ھند) کےایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ عرض کرتا ہوں، ان کا کہنا ہے، میں سنّتوں بھری زندگی سے بہُت دُور ایک فیشن ایبل نوجوان تھا، ایک رات گھر کی طرف آتے ہوئے اَثنائے راہ سبز سبز عماموں کی بہاریں نظر آئیں، قریب گیا تو پتا چلا کہ بمبئی سے دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول کا مَدَنی قافِلہ آیا ہوا ہے جس کے سبب یہاں سنّتوں بھرا اجتماع ہو رہا ہے۔ میرے دل میں آیا کہ یہ لوگ طویل سفر کر کے ہمارے شہر کلکتہ آئے ہیں، ان کو سننا چاہئے لہٰذا میں اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اختِتام پر ان حضرات نے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے بانٹنے شُروع کئے، خوش قسمتی سے ایک رسالہ میرے ہاتھ میں بھی آ گیا ،اُس پر لکھا تھا، بھیانک اُونٹ۔ میں گھر آ گیا کل پڑھوں گا یہ ذِہن بنا کر رسالہ رکھ دیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا، سونے سے قبل یونہی رِسالہ بھیانک اونٹ کا جب وَرَق پلٹا تو میری نظر اِس عبارت پر پڑی، شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر یہ رسالہ ضَرور پڑھ لیجئے ان شاءَاللّٰہعَزَّوَجَلَّ آپ کے اندر مَدَنی انقلاب برپا ہو جائیگا۔'' اِس جملہ نے میری زبردست رہنمائی کی میں نے سوچا، واقِعی شیطان مجھے یہ رسالہ کہاں پڑھنے دے گا، کل کس نے دیکھی ہے! نیکی میں دیر نہیں کرنی چاہئے، اِس کو ابھی پڑھ لینا چاہئے، یہ سوچ کر میں نے پڑھنا شُروع کیا، اُس پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّکی قسم جس کے دربارِ عالی میں حاضِر ہو کر بروزِ قِیامت حساب دینا پڑے گا! جب میں نے رِسالہ بھیانک اُونٹ پڑھا تو اُس میں کفّارِ نابَکار کی جانب سے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر توڑے جانے والے مظالم کا پُر سوز بیان پڑھ کر میں اشکبار ہو گیا، میری نیند اُچٹ گئی، کافی دیر تک میں روتا رہا۔ راتوں رات میں نے عزم کیا کہ صُبح ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کروں گا۔ جب صُبح والِدین کی خدمت میں عرض کی تو انہوں نے بخوشی اجازت مرحمت فرمادی اور میں تین دن کیلئے عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلے کا مسافِر بن گیا، قافِلے والوں نے مجھے بدل کر کیا سے کیا بنا دیا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہعَزَّوَجَلَّ میں نَمازی بن کر پلٹا، سبز عمامہ شریف کے تاج سے سر سبز ہو گیا، تن مَدَنی لباس سے آراستہ ہو گیا۔ میری ماں نے جب مجھے تبدیل ہوتا دیکھا تو بے حد خوش ہوئیں اور خوب دعاؤں سے نوازا، عزیز و رشتہ دار سب مجھ سے خوش ہو گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہعَزَّوَجَلَّ آج کل دعوتِ اسلامی کی ایک تحصیل مُشاوَرت کے خادِم (نگران) کی حیثیت سے حسبِ توفیق سنّتوں کی دھومیں مچانے کی سعادت پا رہا ہوں۔

عاشِقانِ رسول لائےجنّت کے پھول آؤ لینے چلیں قافِلے میں چلو
بھاگتے ہیں کہاں آبھی جائیں یہاں پائیں گے جنّتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

رسالے تقسیم فرمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے ایک بےنَمازی ماڈَرن نوجوان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا! یہ بھی معلوم ہوا کہ مکتبۃُ المدینہ کی جانِب سے شائع ہونے والے سنّتوں بھرے رسائل بانٹنے کے بے حد فوائد ہیں، اُس ماڈَرن نوجوان نے بھیانک اونٹ نامی رِسالہ پڑھا تو تڑپ کر ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے کا مسافر بنا اور سر سبز و ہرا بھرا ہوگیا۔ لہٰذا اپنے عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے، عُرسوں اور اجتماعات، شادی غمی کی تقریبات، جنازہ و بارات اور جُلوسِ میلاد میں سنّتوں بھرے رسائل اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کے جُدا جُدا پمفلٹ مکتبۃُ المدینہ سے ھدِیّۃً حاصِل کر کے خوب خوب تقسیم کیجئے، شادی کارڈز میں بھی ایک ایک رسالہ نتّھی کر دیجئے۔ اگر آپ کا دیا ہوا رسالہ یا پمفلٹ پڑھ کر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ نَمازی اور سنّتوں کا عادی بن گیا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

ہر مہینے جو کوئی بارہ رسالے بانٹ دے
ان شاءَ اللّٰہ دو جہاں میں اُس کا بیڑا پار ہے

انگلیاں چاٹنا سنّت ہے

حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن رَبیعہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تین انگلیوں سے کھانا تناوُل فرماتے اور جب فارِغ ہوجاتے تو انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد ج۵ ص۲۳ حدیث ۷۹۲۳)

نہ معلوم کھانے کے کس حصے میں برکت ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحِبِ مُعطّر پسینہ، باعِثِ نُزُولِ سکینہ، سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُنگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حُکم دیا اور فرمایا، ''تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔''

(صحیح مسلم ص۱۱۲۲ الحدیث ۲۰۳۳)

کھانے کی بَرَکتیں حاصل کرنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کے کھانے کا انداز دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ بہت کم ہی خوش نصیب ایسے ہوں گے جو سُنّت کے مطابِق کھانا کھاتے اور اس کی بَرَکتیں پاتے ہوں۔ بیان کردہ حدیثِ مبارَک میں فرمایا گیا، ''تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔'' لہٰذا ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ کھانے کا

ایک ذرّہ بھی ضائع نہ ہو،ہڈی وغیرہ کو اس قدر چُوس چاٹ لینا چاہئے کہ اِس پر بوٹی کا کوئی جُزاور کسی قسم کے غذائی اَثرات باقی نہ رہیں،ضَرورتاً رکابی میں ہڈی کو جھاڑ لیجئے تا کہ کوئی دانہ وغیرہ اَٹکا ہو تو باہَر آ جائے اور کھایا جاسکے، اگر ہو سکے تو کھانے میں پکے ہوئے گرم مَصالِحے مَثَلًا اِلائچی، کالی مِرچ، لونگ، دارچینی ،وغیرہ بھی کھا لیجئے ان شاء اللہ عَزَّ وَجَلَّ فائدہ ہی ہوگا۔ اگر نہ کھاسکیں تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ بریانی وغیرہ سے ثابت ہری مرچیں نکال کر پھینک دینے کے بجائے ممکن ہو تو کھانا شُروع کرنے سے پہلے ہی انہیں چُن کر محفوظ کر لیجئے اور آیندہ کسی کھانے میں پیس کر ڈال دیجئے۔ اکثر لوگ مچھلی کی کھال بھی پھینک دیتے ہیں اِس کو بھی کھا لینا چاہئے۔ اَلغَرَض کھانے کے تمام اَجزاء پر غور کرلیا جائے اوراس کی ہر بے ضَرر چیز کھالی جائے۔ نیز اُنگلیاں اور برتن اِس قدَر چاٹیں کہ ان میں کھانے کے اَجزاء باقی نہ رہیں۔

انگلیاں چاٹنے کی ترتیب

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو انگوٹھا، شہادت والی اور درمِیانی انگلی ملا کر تین اُنگلیوں سے کھاتے دیکھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے انہیں پُونچھنے سے پہلے چاٹ لیا سب سے پہلے درمیانی پھر شہادت والی اور پھر انگوٹھا شریف چاٹا۔ (مجمع الزوائد ج۵ ص۲۹ حدیث۷۹۴۱)

انگلیاں تین مرتبہ چاٹنا سنت ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اُنگلیاں تین تین بار چاٹنا سنّت ہے اگر تین بار کے باوُجُود انگلیوں پر غذا چپکی ہوئی نظر آئے تو زیادہ بار چاٹ لیجئے یہاں تک کہ غذا کا اثر نظر نہ آئے۔ شمائلِ ترمذی میں ہے، سلطانِ دوجہاں، شَہنشاہِ کون ومکان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم (کھانے کے بعد) اپنی انگلیاں تین تین مرتبہ چاٹتے تھے۔"

(شمائلِ ترمذی ص۶۱ حدیث۱۳۸)

برتن چاٹنا سنت ہے

سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ بَرَکت نشان ہے، "جو رِکابی اور اپنی اُنگلیوں کو چاٹ لیتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو دُنیا و آخِرت میں آسُودہ (سیر) رکھتا ہے۔"

(طبرانی کبیر ج۱۸ ص۲۶۱ حدیث۶۵۳)

آخر میں برکت زیادہ ہوتی ہے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، "کھانے کے برتن کو نہ اُٹھایا جائے یہاں تک کہ کھانے والا اس کو چاٹ لے یا کسی اور کو چٹوا دے کہ،" کھانے کے آخر میں بَرَکت (زیادہ) ہوتی ہے۔" (کنز العمال ج۱۵ ص۱۱۱)

برتن دعائے مغفرت کرتا ہے

حضرتِ نُبَیْشَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بِاِذنِ پروردگار دوعالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ غفار

عَزَّ وَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا، ''جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اُس کیلئے اِستِغفار کرے گا۔'' (ابن ماجہ ج۴ص۱۴حدیث ۳۲۷۱) ایک رِوایَت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن کہتا ہے ''اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ ! اس کو جہنَّم سے آزاد کر جس طرح اس نے مجھے شیطان سے نَجات دی۔''

(کنزالعمال ج۱۵ص۱۱۱حدیث ۴۰۸۲۲)

برتن چاٹنے کی حکمتیں

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضر تِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، سنا ہوا (یعنی آلودہ) برتن بغیر صاف کئے پڑا رہے تو اس سے شیطان چاٹتا ہے۔'' (مراۃ ج۶ص۵۲)

مُفسّرِ شہیر حکیم الامّت حضر تِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''برتن چاٹنے میں کھانے کا ادب ہے، اِس کو بربادی سے بچانا ہے، برتن یوں ہی چھوڑ دینے سے اِس پر مَکّھیاں بھنبھناتی ہیں، برتن میں لگے ہوئے کھانے کے اَجزاء مَعاذَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نالیوں، گندگیوں میں پھینک دیئے جاتے ہیں، جس سے اُس کی سخت بے اَدَبی ہوتی ہے۔ اگر ایک وقت میں ہر فرد چند دانے بھی برتن میں چھوڑ کر ضائع کردے تو روزانہ کئی من کھانا برباد ہوگا۔ غرضیکہ برتن چاٹنے میں کئی حکمتیں ہیں۔''

(مُلَخَّص از مراۃ ج۶ص۳۸)

ایمان افروز ارشاد !

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''پیالہ چاٹ لینا مجھے اِس سے زیادہ مَحبوب ہے کہ پیالہ بھر کھانا تَصَدُّق کروں۔'' (یعنی چاٹنے میں چُونکہ اِنکِساری ہے لہٰذا اِس کا ثواب اُس صَدَقہ کے ثَواب سے زیادہ ہے)

(کنزالعُمّال ج۱۵ص۱۱۱حدیث ۴۰۸۲۱)

سنت کی برکتیں

میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے فرمایا، ''جو رِکابی اور اپنی اُنگلیاں چاٹے اللہ عَزَّ وَجَل دُنیا وآخِرت میں اُس کا پیٹ بھرے۔'' (یعنی دُنیا میں فَقر وفاقہ سے بچے، قِیامت کی بُھوک سے مَحفُوظ رہے، دَوزَخ سے پناہ دیا جائے کہ دَوزَخ میں کِسی کا پیٹ نہ بھرے گا) (طبرانی کبیر ج۱۸ص۲۶۱حدیث ۶۵۳)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ الوالی فرماتے ہیں، ''جو کھانے کا برتن، چاٹے اور دھو کر اس کا پانی پی لے اُس کو ایک غُلام آزاد کرنے کا ثواب مِلتا ہے۔'' (اِحیاء عُلُوم الدین ج۲ص۷)

دھو کر پینے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو اِصرف کھانے کی رِکابی ہی کو چاٹنا کافی نہیں، جب بھی کسی پیالے یا گلاس وغیرہ میں چائے

،دودھ، لسّی، پھلوں کا رس (JUICE) وغیرہ استعمال فرمائیں ان کو بھی چاٹئے اور دھو کر پی لیجئے۔ اِسی طرح سالن یا کسی اور غذا کا اجتماعی کٹورا، کڑاہی یا پتیلا خالی ہو چکا ہے یا اُس میں معمولی سی غذا باقی رَہ گئی ہے تو اس کو اور نکالنے کے چَمچ کو بھی ممکن ہو تو صاف کر لیجئے عُموماً دیگوں، پتیلوں اور بڑے برتنوں کے اندر کچھ نہ کچھ غذا باقی رَہ جاتی ہے جو ضائع کر دی جاتی ہے، ایسا نہیں ہونا چاہئے جتنا ممکن ہو اُس سے غذائی اَجزاء نکال لیجئے ایک دانہ بھی ضائع نہ ہونے دیجئے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کو دھو کر پانی جمع کر کے فِرِج میں رکھ لیا جائے اور پکانے میں استعمال کر لیا جائے، مگر یہ سب توفیقِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے ہی ممکن ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ برتن یا گلاس وغیرہ کو چاٹنے یا دھونے میں یہ احتیاط ضَروری ہے کہ اس سے کھانے کے اَجزاء خَتم ہو جائیں۔ اگر برتن میں کھانے کے اَجزاء لگے رہے تو یہ دھونا نہیں کہلائے گا۔ تجرِبہ (تَج۔رِ۔بہ) یہ ہے کہ ایک بار دھو کر پینے سے عُموماً برتن صاف نہیں ہوتا لھٰذا دو یا تین بار پانی ڈال کر اچھی طرح اُوپری کناروں سمیت ہر طرف انگلی پھرا کر دھو کر پئیں تو بہتر ہے۔

دھو کر پینے کے بعد بچے ہوئے قطرے

دھو کر پینے کے بعد بھی رِکابی یا پیالے وغیرہ میں چند قطرے بچ جاتے ہیں لِہٰذا اُنگلی سے جَمع کر کے پی لیجئے، پانی یا مشروب پی کر گلاس یا بوتل بظاہر خالی ہو جانے کے باوُجُود چند لمحوں کے بعد دیکھیں گے تو اُس کی دیواروں سے اُتر کر پیندے میں چند قطرے جمع ہو چکے ہونگے، ان کو بھی پی لیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، ''تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے'' کاش! اِس طرح دھو کر پینا نصیب ہو کہ کھانے کا وہ برتن، لَسّی کا گلاس یا چائے کا پیالہ وغیرہ ایسا ہو جائے کہ شناخت نہ ہو سکے کہ اِس میں ابھی کچھ کھایا یا شربت وغیرہ پیا گیا ہے!

برتن دھو کر پینے کے طبّی فوائد

اَلحمدُ للہ عزوجل کوئی سُنَّت خالی از حکمت نہیں۔ جدید سائنس بھی اب اعتِراف کرتی ہے کہ حیاتیات یعنی وٹامنز خُصُوصاً ''وٹامن بی کمپلیکس'' کھانے کے اُوپری حصّے میں کم اور برتن کے پَیندے میں زیادہ ہوتے ہیں نیز غذا میں موجود مَعدَنی نمکیات صِرف پیندے ہی میں ہوتے ہیں جو کہ برتن کو چاٹنے یا دھو کر پی لینے سے کئی اَمراض کے اِنسِداد (اِن۔سِ۔داد) یعنی روک تھام کا باعِث بنتے ہیں۔

گردہ کی پتھری کیسے نکلی ؟

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں سفر کی بَرَکت سے کئی مسائل حل ہو جاتے ہیں اور مُتعدِّد اَمراض کا علاج ہو جاتا ہے چُنانچِہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ہمارا 12 دن کا مَدَنی قافِلہ بلوچستان سے واپَسی پر کسی اسٹیشن پر اُترا، قافِلے والے انفِرادی کوشِش میں مشغول ہوئے، اِس دوران وہاں ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہوئی، وہ مَدَنی قافلوں کی بَرَکتیں لوٹنے کا اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتے ہوئے فرمانے لگے، میں گُردے کی پتھری کے سبب سخت اَذِیّت میں تھا، ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا، دریں اَثنا ایک اسلامی بھائی نے مجھ پر انفِرادی کوشِش کرتے ہوئے دلاسہ دیا کہ گھبرایئے نہیں مَدَنی قافِلے میں سفر کر لیجئے، سفر میں دُعاء قبول ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا مسئلہ حل فرمادے گا۔ ان

کے مَحَبَّت بھرے انداز نے دل جیت لیا اور میں تین دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ الحمد للہ عزوجل تین روز کے اندر اندر میری پتھری نکل گئی۔ میں نے جب ڈاکٹر کو بتایا تو وہ حیران رہ گیا کیوں کہ شاید میری پتھری اِس قسم کی تھی کہ بغیر آپریشن کے اِس کا ڈاکٹروں کے پاس علاج نہیں تھا۔

گر چہ بیماریاں تنگ کریں پتھریاں پاؤ گے صحتیں قافِلے میں چلو
گھر میں ناچاقیاں ہوں یا تنگدستیاں پائیں گے بَرَکتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

گرم کھانا منع ہے

حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ''نبیِّ کریم ، رسولِ عظیم ، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم نے اِرشاد فرمایا، ''گرم (گَر۔م) کھانا ٹھنڈا کرلیا کرو کیونکہ گرم کھانے میں بَرَکت نہیں ہوتی۔''

(مستدرَک للحاکم ج۴ص۱۳۲حدیث۷۱۲۵)

کھانا کتنا ٹھنڈا کیا جائے!

حضرتِ سیِّدَتُنا جُوَیرِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے رِوایَت ہے کہ نبیِّ اکرم ،نُورِ مُجَسَّم ، سرورِ دوعالَم ،رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کھانے کی بھاپ خَتْم ہونے سے پہلے اُسے کھانے کو ناپسند فرماتے۔

(مجمع الزوائد ج۵ ص۱۳ حدیث۷۸۸۳)

گرم کھانے کے نقصانات

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہئے مگر یہ ضَروری نہیں کہ اتنا ٹھنڈا کردیں کہ جم کر بدمزہ ہوجائے بلکہ کچھ ٹھنڈا ہو لینے دیں کہ بھاپ اُٹھنا بند ہوجائے۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ المنّان فرماتے ہیں، ''کھانے کا قدرے (یعنی کچھ) ٹھنڈا ہو جانا اور پھونکوں سے ٹھنڈا نہ کرنا باعثِ بَرَکت ہے اور اِس طرح کھانے میں تکلیف بھی نہیں ہوتی۔'' (مِراٰۃ ج۶ ص۵۲) تیز گرم کھانے یا خوب گرما گرم چائے یا کافی وغیرہ پینے سے مُنہ اور گلے کے چھالے، مِعدے میں وَرَم وغیرہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ نیز اس پر فوراً ٹھنڈا پانی پینا مُوڑھوں اور مِعدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔

کھانے میں مکّھی

کھانے یا پینے کی کسی چیز میں مکّھی گر جائے تو اُس غذا کو پھینک دینا اِسراف و گناہ ہے مکّھی کو غوطہ دے کر نکال دیجئے اور وہ غذا بلا تکلُّف استِعمال کیجئے۔ چُنانچِہ طبیبوں کے طبیب، اللہ کے حبیب، حبیبِ لبیب عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جب کھانے میں مکّھی گِر جائے تو اِسے غوطہ دے دو (اور پھینک دو) کیوں کہ اِس کے ایک بازو میں شِفا ہے اور دُوسرے میں بیماری، کھانے میں گِرتے وَقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہٰذا پوری ہی کو غوطہ دے دو۔''

(ابوداؤد شریف ج۳ ص۵۱۱ حدیث۳۸۴۴)

سائنس کا اعتراف

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! نگاہِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان! ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّمنے جو کچھ مُلاحظہ فرمالیا تھا اب سائنس بھی اِس کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئی ہے۔ چُنانچہ سائنسدان اعتراف کرتے ہیں کہ مکّھی کے ایک پر میں خطرناک وائرس (VIRUS) اور دوسرے میں دافِعِ وائرس (ANTI VIRUS) جراثیم ہوتے ہیں۔ مکّھی جب کبھی کسی کھانے یا مشروب یعنی چائے، دودھ یا پانی وغیرہ پر گرتی ہے تو وائرس والا پر پہلے ڈالتی ہے جس سے غذا میں وائرس پھیل جاتے ہیں اور کھانے والا بیماری کا شکار ہوسکتا ہے اب اگر مکّھی کو غوطہ دے دیں تو دوسرے پر کے دافِعِ وائرس جَراثیم ان خطرناک جَراثیم کو ہلاک کردیتے ہیں اور غذا بے ضَرر ہوجاتی ہے۔

گوشت نوچ کر کھاؤ

اُمّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا رِوایَت فرماتی ہیں کہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، ''گوشت کو (کھاتے وَقْت) چُھری سے مت کاٹو کیونکہ یہ عَجَمیوں کا طریقہ ہے اور گوشت دانتوں سے نوچ کر کھاؤ کیونکہ یہ زیادہ لذیذ اور خوشگوار ہے۔'' (ابوداؤد شریف ج۳ص ۵۱۱ حدیث ۳۷۷۸) اگر گوشت کا بڑا ٹکڑا مَثَلاً بھنی ہوئی ران وغیرہ ہو تو حسبِ ضرورت چُھری سے کاٹنے میں مُضایَقہ نہیں۔

مرغی کی ٹانگ کی کالی ڈوریاں نکال دیجئے

سرکارِ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تحقیق کے مطابق ذَبیحہ میں 22 چیزیں ایسی ہیں جن کا کھانا حرام ہے انہیں میں سے حرام مغز ہے جو کہ سفید ڈوری کی طرح کا ہوتا ہے اور وہ بھیجے سے شروع ہوکر گردن سے گزرتا ہوا پوری رِیڑھ کی ہڈّی میں آخر تک ہوتا ہے نیز گردن کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو مضبوط پٹّھے کندھے تک کھنچے ہوتے ہیں یہ کافی سخت ہوتے ہیں آسانی سے گلتے نہیں ان کا اور غُدُود کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذَبیحہ کے گوشت کے اندر جو خون رہ گیا وہ اگرچہ پاک ہے مگر اُس خون کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا گوشت کے وہ حصّے جن میں عُموماً خون رہ جاتا ہے اُن کو اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ مَثَلاً مرغی کے پکے ہوئے گوشت میں سے گردن، پَر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے کالی ڈوریاں نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نَسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہوجاتا ہے۔ مرغی کی گردن کے پٹّھے اور حرام مغز بھی نہ کھائیں۔

۱۲سال کا گمشدہ بھائی مل گیا

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! سنّتوں کی تربِیَت کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر فرماتے رہیئے، علمِ دین حاصِل ہونے کے ساتھ ساتھ اِن شاءَ اللہ عزوجل دنیا کے مسائل بھی حل ہوتے رہیں گے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی قافِلہ سبزپور (ہری پور، سرحد، پاکستان) میں سنّتوں بھرے سفر پر تھا، اس میں ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ میرے بڑے بھائی جان روزگار کے سلسلے میں بیرونِ ملک گئے ہوئے تھے، آج 12 برس ہوگئے اُن کا کوئی اَتا پتا نہیں۔ ان کے تین بچّوں اور اُن بچّوں کی والِدہ کے اَخراجات ہمارے ذِمّے ہیں اور تنگدستی کا عالَم ہے، میں

عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر میں دعاء کی نیّت سے مَدَنی قافِلہ کا مسافِر بنا ہوں۔ مَدَنی قافِلے کے اِختِتام کے تقریباً ایک ہفتہ کے بعد ایک مَدَنی مشورہ میں وہ اسلامی بھائی شریک ہوئے اُن کے جذبات قابلِ دید تھے، رورو کر فرما رہے تھے، اَلحمدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنی قافِلہ میں سفر کی بَرَکت سے کرم ہوگیا، 12 سال سے مفقودُ الخبر (گم شدہ) بھائی جان کا فون آگیا اور انہوں نے ہمیں ایک لاکھ 25 ہزار روپے بھی روانہ کیے ہیں۔

جو کہ مَفقود ہو وہ بھی موجود ہو ان شاءَ اللہ چلیں قافِلے میں چلو
دُور ہوں سارے غم ہو گا ربّ کا کرم غم کے مارے سنیں قافِلے میں چلو
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

دعاء قبول نہ ہونے میں بھی حکمتیں......

الحمد للہ عزوجل اس طرح کے کئی واقعات ہیں جن میں قافلوں میں سفر کر کے دعاء کرنے والوں کی مُرادیں پوری ہوئی ہیں، بَہُت سے ایسے بھی ملیں گے جن کی مُرادیں پوری نہیں ہوئیں۔ اگر کبھی آپ کی دعاء کی قَبولیت کے آثار نظر نہ بھی آئیں تب بھی اللہ عزوجل کی رِضا پر راضی رہئے۔ کہ بارہا ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم جو کچھ مانگ رہے ہیں اُس کے نہ ملنے ہی میں ہمارے لئے بہتری ہوتی ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰحضرت کے والدِ گرامی رئیس المتکلّمین حضرتِ علاّمہ مولیٰنا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان "اَحسَنُ الوِعاء" میں فرماتے ہیں، حکمتِ الٰہی ہے کہ کبھی تُو براہِ نادانی کوئی چیز اس سے طلب کرتا ہے اور وہ براہِ مہربانی تیری دُعا کو اِس سبب سے کہ تیرے حق میں مُضِرّ (نقصان دہ) ہے، رد فرماتا ہے۔ مَثَلاً تُو جُویائے سیم وزر (یعنی دولت کا طلبگار) ہے اور اِس (کے مل جانے) میں تیرے ایمان کا خطرہ ہے یا تو خواہانِ تندُرستی وعافیت (یعنی صحت طلب کرتا) ہے اور وہ علمِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں (تیرے لئے) مُوجِبِ نقصانِ عاقِبت (یعنی آخرت کے نقصان کا سبب) ہے۔ ایسا ردّ قبول سے بہتر (یعنی ایسی دعا قبول نہ ہونا ہی تیرے لئے مفید ہے، تو اِس آیتِ مبارکہ،) عَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔ (پ۲ البقرۃ ۲۱۶) پر نظر کر اور اس رد (یعنی دُعا قبول نہ ہونے) کا شکر بجالا۔ کبھی دُعا کے بدلے ثوابِ آخرت دینا منظور ہوتا ہے۔ تُو حُطامِ دنیا (یعنی دنیا کی ذلیل دولت) طلب کرتا ہے اور پروردگار عَزَّ وَجَلَّ نفائسِ آخرت (آخرت کی عُمدہ نعمتیں) تیرے لئے ذخیرہ فرماتا ہے۔ یہ جائے شکر ہے نہ کہ مقامِ شکایت۔

خلال

کھانا کھانے کے بعد کسی لکڑی یا تنکے سے خِلال کرنا سُنّت ہے۔ بعض اسلامی بھائی خِلال کیلئے ماچس کی تیلی کا بارُود اُکھیڑ کر پھینک دیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اِس طرح بارُود ضائع ہوتا ہے کسی اور تنکے سے خِلال کرلیا جائے، خِلال کی اہمیّت سے احادیثِ کریمہ مالا مال ہیں۔ چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، "سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا، "جو شخص

کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اُسے اگر خِلال سے نِکالے تو تُھوک دے اور زَبان سے نِکالے تو نِگل جائے۔ جس نے ایسا کیا اچّھا کیا اور نہ کیا تَو بھی حَرَج نہیں۔'' (ابوداؤد شریف ج۳ص۴۶ حدیث ۳۵)

کراماً کاتبین اور خلال نہ کرنے والے

حضرتِ سیِّدُنا ابوایّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حُضُور سیِّدِ دوعالَم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''خِلال کرنے والے کتنے عمدہ ہیں۔'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی، ''یارسولَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! کس چیز سے خِلال کرنے والے؟'' فرمایا، ''وُضو میں خِلال کرنے والے اور کھانے کے بعد خِلال کرنے والے۔ وُضو کا خِلال کُلّی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور اُنگلیوں کے درمیان (خِلال کرنا) ہے جبکہ کھانے کا خِلال کھانے کے بعد ہے اور کراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرَّر رہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔'' (طبرانی کبیر ج۴ص۱۷۷ حدیث ۴۰۶۱)

پان کھانے والے متوجہ ہوں

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، پانوں کے کثرت سے عادی خُصُوصاً جبکہ دانتوں میں فَضا (گیپ) ہو تجرِبہ سے جانتے ہیں چھالیہ کے باریک رَیزے اور پان کے بَہُت چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اِس طرح منہ کے اَطراف واَکناف میں جا گیر ہوتے ہیں (یعنی منہ کے کونوں اور دانتوں کے کھانچوں میں گُھس جاتے ہیں) کہ تین بلکہ کبھی دس بارہ کُلّیاں بھی اُن کے تَصْفِیَہ تام (یعنی مکمّل صفائی) کو کافی نہیں ہوتیں، نہ خِلال اُنہیں نکال سکتا ہے نہ مسواک، سِوا کُلّیوں کے کہ پانی مَنافِذ (یعنی سُوراخوں) میں داخِل ہوتا اور جُنبِشیں دینے (یعنی ہلانے) سے جمے ہوئے باریک ذرّوں کو بَتَدریج چُھڑا چُھڑا کر لاتا ہے، اس کی بھی کوئی تحدید (حد بندی) نہیں ہوسکتی اور یہ کامل تَصْفِیَہ (یعنی مکمّل صفائی) بھی بَہُت مُؤَکَّد (یعنی اِس کی سخت تاکید) ہے مُتَعَدَّد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نَماز کو کھڑا ہوتا ہے، فِرِشتہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھتا ہے یہ جو پڑھتا ہے اِس کے منہ سے نکل کر فِرِشتے کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی رات کو نَماز کیلئے کھڑا ہو تو چاہئے، کہ مِسواک کرلے کیونکہ جب وہ اپنی نَماز میں قِراءت (قِرا۔ءَت) کرتا ہے تو فِرِشتہ اپنا منہ اِس کے منہ پر رکھ لیتا ہے اور جو چیز اِس کے منہ سے نکلتی ہے وہ فرشتہ کے منہ میں داخِل ہوجاتی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج۹ ص۳۱۹) اور طبرانی نے کبیر میں حضرتِ سیِّدُنا ابواَیُّوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ دونوں فِرِشتوں پر اس سے زِیادہ کوئی چیز گِراں نہیں کہ وُہ اپنے ساتھی کو نَماز پڑھتا دیکھیں اور اس کے دانتوں میں کھانے کے رَیزے

پھنسے ہوں۔(معجم الکبیر ج۴ص ۱۷۷۔فتاوٰی رضویہ ج اوّل ص ۶۲۴ تا ۶۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور۔)

دانتوں میں کمزوری

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''جو کھانا (بوٹی کے ریشے وغیرہ) داڑھوں میں رہ جاتا ہے وہ داڑھوں کو کمزور کر دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد ج۵ص ۳۲ حدیث ۷۹۵۲)

خلال کیسا ہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کھانا یا کوئی غذا کھائیں خِلال کی عادت بنانی چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ خِلال نیم کی لکڑی کا ہو کہ اس کی تلخی سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور یہ مسُوڑھوں کیلئے مفید ہوتی ہے۔ بازار کی TOOTH PIK عُموماً موٹی اور کمزور ہوتی ہیں۔ ناریل کی تیلیوں کی غیر مستعمل جھاڑو کی ایک تیلی یا کھجور کی چٹائی کی ایک پٹّی سے بلیڈ کے ذریعے کئی مضبوط خِلال تیار ہو سکتے ہیں۔ بعض اوقات منہ کے کونے کے دانتوں میں خَلا ہوتا ہے اور اُس میں بوٹی وغیرہ کا ریشہ پھنس جاتا ہے جو کہ تنکے وغیرہ سے نہیں نکل پاتا۔ اس طرح کے ریشے نکالنے کیلئے میڈیکل اسٹور پر مخصوص طرح کے دھاگے (flossers) ملتے ہیں نیز آپریشن کے آلات کی دُکان پر دانتوں کی اِسٹیل کی گُریدنی (curved sickle scaler) بھی ملتی ہے مگر ان چیزوں کے استعمال کا طریقہ سیکھنا بےحد ضروری ہے ورنہ مسُوڑھے زخمی ہو سکتے ہیں۔

خلال کی سات نیات

حدیثِ پاک میں ہے، اللہ عزوجل کے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، ''مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے'' (طبرانی معجم کبیر ج۶ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) خِلال شروع کرنے سے قَبل بلکہ کھانا شروع کرنے سے پہلے ہی یہ نیّتیں کر کے ثواب کا خزانہ حاصِل کر لیجئے۔ ﴿۱﴾ کھانے کے بعد خِلال کی سنّت ادا کروں گا ﴿۲﴾ خِلال شروع کرنے سے قَبل بسمِ اللہ پڑھوں گا ﴿۳﴾ مسواک کرنے کے لئے مدد حاصِل کروں گا (کیوں کہ دانتوں کے خَلا میں اٹکے ہوئے غذائی اَجزاء جب سڑتے ہیں تو مسوڑھے کمزور اور بیمار پڑ جاتے اور ان سے خون بہنے لگتا ہے لہٰذا مسواک کرنا دشوار ہو جاتا ہے) ﴿۴﴾ وُضو میں کامل طور پر کلّیاں کرنے پر مدد حاصِل کروں گا (اندرونِ منہ ہر ہر پُرزے پر اور دانتوں کی درمیانی خلاؤں میں پانی بہ جائے اِس طرح تین بار کلّیاں کرنا وُضو میں سُنّتِ مؤکّدہ ہے اور مذکورہ طریقے پر غسل میں ایک بار کلّی کرنا فرض اور تین بار سنّت ہے) ﴿۵﴾ دانتوں کو اَمراض سے بچانے کی کوشش کر کے عبادت پر قُوّت حاصِل کروں گا (کیوں کہ خلال کرنے کی وجہ سے غذا کے اجزاء نکل جائیں گے اور یوں مسُوڑھوں کی بیماریوں سے تحفُّظ حاصِل ہو گا اور اچھی صحّت سے عبادت پر قوّت حاصِل ہوتی ہے) ﴿۶﴾ منہ کو بدبو سے بچا کر مسجد کے اندر داخِلہ بحال رکھنے پر مدد حاصِل کروں گا (ظاہر ہے کھانے کے اجزاء دانتوں میں اٹکے رہیں گے تو سڑ کر بدبو کا باعث ہوں گے اور جب مُنہ میں بدبو ہو تو مسجد میں داخِل ہونا حرام ہے) ﴿۷﴾ فِرِشتوں کو ایذاء دینے سے بچوں گا (منہ میں غِذائی رَیشہ ہوتے ہوئے نَماز میں قراٰنِ پاک پڑھنے سے فِرشتوں کو ایذاء ہوتی ہے)

کلّی کا طریقہ

وُضو میں اس طرح کُلّی کرنی ضَروری ہے کہ مُنہ کے ہر کل پُرزے اور دانتوں کی تمام کھڑکیوں وغیرہ میں پانی پہنچ جائے۔ وُضو میں تین مرتبہ اس طرح کُلّیاں کرنا سنّتِ مؤکَّدہ (مُ۔ءَک۔کَدَہْ) ہے اور غُسل میں ایک بار فرض اور تین بار سنّت۔ اگر روزہ نہ ہو تو غرغرہ بھی کیجئے۔ گوشت کے رَیشے وغیرہ نکالنے ضَروری ہیں۔ ہاں اگر کوئی رَیشہ یا چھالیہ وغیرہ کا ذرّہ نکل ہی نہیں رہا تو اب اِتنی بھی سختی نہ فرمائیں کہ مَسُوڑھے زخمی ہو جائیں کہ جو مجبور ہے وہ مَعذور ہے۔

خلال کی طبّی حکمتیں

ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آج سے ۱۴۰۰ سال سے بھی زائد عرصہ پہلے ہی کئی اَمراض سے تحفُّظ کیلئے خِلال کی اہمیّت (اَھَم۔مِیْ۔یَت) سمجھا دی۔ اب صدیوں بعد سائنس دانوں کی سمجھ میں بھی آ گیا۔ چُنانچہ خِلال کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے اَطِبّاء کہتے ہیں، ''کھانے کے بعد غِذائی اَجزاء دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان پھنس جاتے ہیں، اگر ان کو خِلال کے ذَرِیعے نکالا نہ جائے تو یہ سڑتے ہیں جس سے ایک خاص قسم کا پلاسمہ (PLASMA) بن کر مَسُوڑھوں کو مُتَوَرِّم کرتا (یعنی سُجاتا) اور اس کے بعد دانتوں اور مَسُوڑھوں کے تعلُّق کو ختم کر دیتا ہے، نتیجۃً دانت آہستہ آہستہ گِر جاتے ہیں، خِلال نہ کرنے سے دانتوں میں پائریا (PHYORRHEA) کی بیماری بھی ہوتی ہے۔ جس میں مَسُوڑھوں میں پیپ ہو جاتی ہے جو کھانے کے ساتھ پیٹ میں جاتی اور پھر مُہلِک (مُہْ۔لِک) اَمراض جنم لیتے ہیں۔

دانتوں کا کینسر

چائے پان کے عادی غذا کی کمی کے ساتھ ساتھ چائے اور پان میں بھی کمی کا ذِہن بنائیں یہ نہ ہو کہ آپ غِذا میں کمی کرتے جائیں اور نفسِ مکّار آپ کو بھوک مِٹانے کا جھانسا دیکر چائے اور پان کی کثرت کی آفت میں پھنسادے۔ چائے گُردوں کیلئے مُضِر (یعنی نقصان دِہ) ہے۔ پان، گُٹکا، مَین پوڑی اور خوشبودار سونف سُپاری وغیرہ کی عادت نکالدینے میں ہی عافیت ہے۔ جو لوگ ان کا کثرت سے استِعمال کرتے ہیں ان کو مَسُوڑھوں، مُنہ اور گلے کے کینسر کا اندیشہ رَہتا ہے۔ زِیادہ پان کھانے والوں کا مُنہ اندر سے لال ہو جاتا ہے، اگر مَسُوڑھوں میں خون یا پیپ ہو گیا تو ان کو نظر نہیں آئے گا اور پیٹ میں جاتا رہے گا۔ چونکہ ایک عرصہ تک پیپ نکلتا رہتا ہے مگر درد بالکل نہیں ہوتا لہٰذا ان کو شاید معلوم بھی اُس وقت ہو گا جب خدانخواستہ کسی خطرناک بیماری نے جڑ پکڑلی ہو گی!

نقلی کتھے کی تباہ کاریاں

پاکستان میں غالِباً کتھے کی پیداوار نہیں ہوتی، لہٰذا دولت کے حَرِیص اَفراد جنھیں کسی کی دنیا اور اپنی آخِرت کے برباد ہونے کی کوئی فِکر نہیں ہوتی وہ مِٹّی میں چمڑا رنگنے کا رنگ ملا کر اُسی مِٹّی کو کتھا کہہ کر بیچتے ہیں! اور یوں بے چارے پاکستانی پان خور گندی مِٹّی کھا کر طرح طرح کے اَمراض کا شکار اور سخت بیمار ہو کر تباہی کے غار میں جا پڑتے ہیں۔ جان بوجھ کر نقلی کتھا ہرگز استعمال نہ فرمائیں۔ نقلی کتھے کے تاجر اور نقلی کتھے والا پان بیچنے والے اِس فعل سے سچّی توبہ کریں نیز جان بوجھ

کرمٹی کھانے والے بھی باز آئیں ۔مٹی کے بارے میں شَرعی مسئلہ (مَس ۔ ءَ ۔لہ) یہ ہے،''معمولی مقدار میں مٹی کھانے میں حَرَج نہیں مگر حدِ ضرر تک یعنی نقصان دِہ مقدار میں کھانا حرام ہے۔''

(ردالمحتارج ۱ص ۳۶۴،بہارِشریعت حصہ۲ص ۶۳)

دانتوں میں خون آنے کے اسباب

بعض لوگوں کو مسواک کرنے سے خون آتا ہے بلکہ ایسوں کا خون کھانے کے ساتھ پیٹ میں بھی جاتا ہوگا۔اس کا ایک سبب پیٹ کی خرابی بھی ہوتا ہے۔ایسے مریض کو قبض وغیرہ کا علاج کرنا ضَروری ہے۔وزنی اور بادی غذاؤں سے پرہیز کرے اور کھانا بھوک سے کم کھائے، بے وقت کوئی چیز نہ کھائے۔دوسرا سبب یہ ہے کہ دانتوں کی صفائی میں لاپرواہی کی وجہ سے غذائی اَجزاء دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان جمع ہو کر چُونے کی طرح سخت ہو کر جم جاتے ہیں، ڈاکٹری زبان میں اس کو ٹاٹر TATAR بولتے ہیں، اس لئے دانتوں کے ڈاکٹر سے رُجوع کیجئے اگر نیک طبیعت ڈاکٹر ہوگا اور کوئی مانع نہ ہوا تو ایک ہی وَقت میں تمام دانتوں کی صفائی (SCALING) کردے گا۔ورنہ چند بار دھکّے کھلا کر تھوڑا تھوڑا کام کرکے زیادہ پیسے نکلوائے گا!

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دانتوں کا بہترین علاج مسواک

صحیح طریقے پر مسواک کی جائے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل کبھی بھی دانتوں کی بیماری نہ ہوگی۔آپ کے دل میں ہوسکتا ہے یہ خیال آئے کہ میں تو برسوں سے مسواک استِعمال کرتا ہوں مگر میرے تو دانت اور پیٹ دونوں ہی خراب ہیں۔میرے بھولے بھالے اِسلامی بھائی! اس میں مسواک کا نہیں آپ کا اپنا ہی قُصور ہے، میں سگِ مدینہ عُفی عنہ اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ آج شاید لاکھوں میں سے کوئی ایک آدھ ہی ایسا ہو جو صحیح اُصولوں کے مطابِق مسواک استِعمال کرتا ہو! ہم لوگ اکثر جلدی جلدی دانتوں پر مسواک مل کر وُضو کرکے چل پڑتے ہیں۔یعنی یوں کہئے کہ ہم مسواک نہیں بلکہ'' رسمِ مسواک'' ادا کرتے ہیں!

''مِسواک کرنا سنّت ہے'' کے ۱۴ حُرُوف کی نسبت سے مسواک کے 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ﴿۲﴾ مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿۳﴾ اس کے رَیشے نرم ہوں کہ سخت رَیشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلاء (GAP) کا باعِث بنتے ہیں ﴿۴﴾ مسواک تازہ ہو تو خوب ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بھگو کر نرم کرلیجئے ﴿۵﴾ اِس کے رَیشے روزانہ کاٹتے رہئے کہ رَیشے اُس وقت تک کار آمد رہتے ہیں جب تک ان میں تلخی باقی رہے ﴿۶﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے ﴿۷﴾ جب بھی مسواک کرنا ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴿۸﴾ ہر بار دھو لیجئے ﴿۹﴾ مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھنگلیا اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ﴿۱۰﴾ پہلے سیدھی طرف

کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ﴿۱۱﴾ چت لیٹ کر مسواک کرنے سے تِلّی بڑھ جانے اور ﴿۱۲﴾ مُٹّھی باندھ کر کرنے سے بواسیر ہوجانے کا اندیشہ ہے ﴿۱۳﴾ مسواک وُضو کی سُنّتِ قبلیہ ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدَہ اسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۲۳) ﴿۱۴﴾ مُستَعمَل (یعنی استعمال شدہ) مسواک کے رَیشے نیز جب یہ ناقابلِ استعمال ہوجائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا سَمُندر میں ڈال دیجئے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے بہارِ شریعت حصہ ۲ ص 17 تا 18 کا مطالعہ فرمالیجئے)

دانتوں کی حفاظت کے لئے چار (۴) مدنی پھول

﴿۱﴾ کوئی بھی چیز کھانے یا چائے وغیرہ پینے کے بعد تین بار اِس طرح کُلّی کریں کہ ہر بار پانی کو مُنہ میں ایک آدھ مِنَٹ تک اچھی طرح جنبشیں دینے یعنی ہلانے کے بعد اُگلیں ﴿۲﴾ جب بھی موقع ملے منہ میں کُلّی بھر لیں اور چند مِنَٹ تک ہلاتے رہیں پھر اُگل دیں۔ یہ عمل روزانہ مختلف اوقات میں چند بار کیجئے ﴿۳﴾ اگر مذکورہ انداز پر کُلّیوں کیلئے سادہ پانی کے بجائے نمک والا نیم گرم پانی استعمال کیا جائے تو مزید مُفید ہے۔ اگر پابندی سے کریں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دانتوں کے درمیان اٹکے ہوئے غذاء کے اَجزاء دُھل دُھل کر نکلتے رہیں گے، نہ وہ مَسُوڑھوں میں ٹھہریں گے کہ سڑیں، اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس طرح کرنے سے مَسُوڑھوں میں خون کی شکایت بھی نہ ہوگی۔ ﴿۴﴾ زیتون شریف کا تیل دانتوں پر ملنے سے مَسُوڑھے اور ہلتے ہوئے دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

منہ کی بدبو کا علاج

اگر مُنہ میں بدبو آتی ہو تو ہرا دھنیہ چبا کر کھائیے نیز گلاب کے تازہ یا سوکھے ہوئے پھولوں سے دانت مانجھنے سے بھی اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل دور ہوجائے گی۔ ہاں اگر پیٹ کی خرابی کی وجہ سے بدبو آتی ہو تو ''کم خوری'' کی سعادت حاصل کرکے بھوک کی بَرَکتیں لوٹنے سے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ٹانگوں اور بدن کے مختلف حصّوں کے درد، قبض، سینے کی جلن'' مُنہ کے چھالے، بار بار ہونے والے نزلے کھانسی اور گلے کے درد مَسُوڑھوں میں خون آنا وغیرہ بہُت سارے اَمراض کے ساتھ ساتھ مُنہ کی بدبو سے بھی جان چھوٹ جائے گی۔ بھوک سے کم کھانے میں 80 فیصد امراض سے بچت ہوسکتی ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فیضانِ سنّت کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مطالعہ فرمائیے) اگر نفس کی حِرص کا علاج ہوجائے تو کئی امراض خود ہی ختم ہوجائیں۔

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

منہ کی بدبو کا مدنی علاج

یہ دُرُود شریف موقع بہ موقع ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ مُنہ کی بدبو زائل ہوجائیگی:۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِیِّ الطَّاھِرِ

ایک سانس میں پڑھنے کا طریقہ

ایک ہی سانس میں پڑھنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مُنہ بند کر کے آہستہ آہستہ ناک سے سانس لینا شُروع کیجئے اور جتنا ممکن ہو اُتنی ہوا پھیپھڑوں میں بھر لیجئے۔ اب دُرُود شریف پڑھنا شُروع کیجئے۔ چند بار اس طرح مَشق کریں گے تو سانس ٹوٹنے سے قَبل اِن شاءَ اللہ عزوجل مکمّل گیارہ بار دُرُود شریف پڑھنے کی ترکیب بن جائے گی۔ مذکورہ طریقے پر ناک سے گہرا سانس لیکر ممکن حد تک روک رکھنے کے بعد مُنہ سے خارِج کرنا صحّت کیلئے انتہائی مفید ہے۔ دن بھر میں جب موقع ملے بِالخُصوص کُھلی فضاء میں روزانہ چند بار تو ایسا کر ہی لینا چاہئے۔ مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ) کو ایک سِن رسیدہ حکیم صاحِب نے بتایا تھا کہ میں سانس لینے کے بعد (آدھے گھنٹے تک یا کہا) دو گھنٹے تک ہوا کو اندر روک لیتا ہوں اور اس دوران اپنے ورد و وظائف بھی پڑھ سکتا ہوں۔ بقول اُن حکیم صاحِب کے سانس روکنے کے ایسے ایسے مَشّاق (یعنی مَشق کر کے ماہِر ہو جانے والے لوگ) بھی دنیا میں ہوتے ہیں کہ صبح سانس لیتے ہیں تو شام کو نکالتے ہیں!

پانچ خوشبودار منہ

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا ایک عظیم مُعجِزہ مُلاحظہ فرمایئے جس کی بَرَکت سے پانچ خوش نصیب صَحابِیات رضی اللہ تعالٰی عَنھُنَّ کے مُنہ ہمیشہ کیلئے خوشبو دار ہو گئے۔ چُنانچہ حضرتِ سَیِّدَتُنا عُمَیرہ بِنتِ مسعود انصاریہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پانچ بہنیں حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی خدمتِ معظّم میں بیعت کرنے کیلئے حاضِر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اُس وقت قَدِید (خشک کیا ہوا گوشت) تناوُل فرما رہے تھے۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ایک پارہ قَدِید (یعنی قدید کا ٹکڑا) چبا کر نرم کر کے ہم کو عطا فرمایا تو ہم میں سے ہر ایک نے تھوڑا تھوڑا کر کے کھالیا (اس کی بَرَکت سے) مرتے دم تک ہمارے منھوں سے ہمیشہ خوشبو ہی آئی۔ (الخصائص الکبریٰ ج۱ص۱۰۵)

حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ مدینۂ منوّرہ زادھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تکریما میں ایک بے شرم اور بد زَبان عورت تھی۔ ایک دَفعہ وہ حُضُور سراپا نور، فیض گنجور، شاہِ غَیُور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے پاس سے گزری، آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم اُس وَقت قَدِید یعنی خشک گوشت کے ٹکڑے تناوُل فرما رہے تھے، اُس نے بھی اِس میں سے مانگا۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اُس کو اپنے آگے کے حِصّے سے کچھ دے دیا، وہ بولی، نہیں، اپنے منہ شریف میں جو ہے وہ عطا فرمایئے۔ آپ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے دَہَن مبارَک سے نکال کر عنایت فرمایا، تو اُس نے اپنے منہ میں ڈالا اور کھالیا اس واقعہ کے بعد اُس عورت سے کبھی بدزَبانی یا فُحش کلامی نہیں سُنی گئی۔

(الخصائص الکبریٰ ج۱ص۱۰۵)

موسلادھار بارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمایا کیجئے۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل آخِرت کی بے شُمار بھلائیاں ہاتھ آئیں گی بلکہ دنیوی پریشانیاں بھی دُور ہوں گی، عاشقانِ

رسول کے قُرب میں اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعائیں بھی قبول ہوں گی۔ امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ مکّی مَدَنی سرکار، دوعالم کے مالِک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا، اَلدُّعاءُ سِلاحُ المؤ مِنِ وَعِمَادُالدِّیْنِ ،وَنُورُ السَّمٰواتِ وَالاَرْضِ (مُسنَدِاَبِی یَعلٰی ج ا ص ۲۱۵ حدیث ۴۳۵) یعنی ''دعاء مومن کا ہتھیار ہے اوردین کا سُتون ہے اور زمین وآسمان کا نُور ہے۔'' بالخصوص سفر میں دُعاء رَدّ نہیں کی جاتی اوراگر عاشِقانِ رسول کامَدَنی قافِلہ ہو پھر تو کیا ہی بات ہے! چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کاسنّتوں کی تربیّت کا ایک مَدَنی قافِلہ نِکیال (کشمیر، پاکستان) میں سفر پر تھا۔ مقامی لوگوں نے دُعا کی درخواست کرتے ہوئے بتایا کہ نِکیال کے مسلمان عرصۂ دراز سے برسات کی نعمت سے محروم ہیں۔ چُنانچہ مَدَنی قافِلے والوں نے اِجتماعی دُعاء کی ترکیب کی۔ نِکیال کے کافی مسلمان شریک ہوئے، دن کاوقت تھا، دھوپ نکلی ہوئی تھی، عاشِقانِ رسول نے گڑگڑا کر رقت انگیز دعاء شُروع کردی، الحمدللہ عزوجل دیکھتے ہی دیکھتے اَبرِ رَحمت چھا گیا، گھنگھور گھٹائیں اُمنڈ آئیں اور مُوسلا دھار بارِش برسنے لگی! خوشی کے نعرے بُلند ہونے لگے، لوگ بارِش میں شرابور ہو گئے، دعوتِ اسلامی کی محبت اور مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول کی عقیدت سے حاضِرین کے قُلُوب مالا مال ہوگئے، دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس عظیم کرم کا کُھلی آنکھوں سے مشاھَدہ کرنے کے سبب کافی اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگئے اور نِکیال میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی دھوم دھام ہوگئی۔

قافِلہ میں ذرا، مانگو آکر دعاء ہوں گی خوب بارِشیں قافِلے میں چلو
عاشِقانِ رسول لے لو جو کچھ بھی پھول تم کوسنّت کے دیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

ہاتھوں کی چکنائی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے رِوایت ہے کہ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ داوَر عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے، ''جو اِس حال میں رات گُزارے کہ اسکے ہاتھ پر (کھانے کی) چکنائی کا اثر ہو اور اسے کوئی مصیبت پہنچ جائے تو سِوائے اپنی جان کے کسی اور کو ملامت نہ کرے۔''

(مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۳ حدیث ۷۹۵۴)

سانپ کا خطرہ

مِیٹھے مِیٹھے اسلامی بھائیو! کھانے کے بعد ہاتھوں کو صابُون وغیرہ سے اچھی طرح دھو کر تولیہ سے پُونچھ لینا چاہئے تاکہ کھانے کی بُو اور چکناہٹ جاتی رہے، ورنہ آپ کسی سے مُصافَحہ کریں گے تو بُو کی وجہ سے اُس کو گھِن آ سکتی ہے۔ مُفسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، ''اس حدیثِ پاک میں مصیبت سے مُراد سانپ یا چوہے کا کاٹ جانا ہے۔ یہ دونوں جانور کھانے کی خوشبو پر دوڑتے ہیں یا اِس سے مُراد بَرَص کی بیماری ہے کہ کھانے سے سَنے ہوئے ہاتھ جسم کے پسینے سے لگ کر جہاں چُھو جائیں وہاں کوڑھ کے سفید داغ پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔''

(مراۃ شرحِ مشکوٰۃ ج ۶ ص ۳۸)

خلیلِ ملّت مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، "کھانے سے فارِغ ہو کر بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے تو شیطان ہاتھ چاٹتا ہے اور مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَص کا باعِث ہوتا ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۶۰۷)

دوسروں کے برتن استعمال کرنا کیسا؟

کسی کے گھر سے ھَدِیَّۃً کھانا آئے تو برتن فوراً خالی کر کے فوراً لوٹا دیجئے۔ اگر اُس وَقت نہ دے سکے تو امانتاً رکھ لیجئے اور بعد میں واپس کر دیجئے مگر یاد رہے دوسروں کے وہ برتن اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۵۶۹) اگر زندگی میں کبھی یہ گناہ سرزد ہوا ہے تو برتن کے مالِک سے مُعافی مانگ لیجئے اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں بھی توبہ کر لیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سرکار کی سنّت میں عظمت ہی عظمت ہے کے پچیس حُروف کی نِسبت سے کھانے کی 25 سنّتیں

﴿۱﴾ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر نہیں کھاتے تھے (مُلَخَّصاً سُنَن ابی داوٗد ج ۳ ص ۴۸۸ حدیث ۳۷۶۹) ﴿۲﴾ میز پر رکھ کر کھانا تناوُل نہ فرماتے (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۲۴ حدیث ۵۳۸۶) ﴿۳﴾ جو کچھ مل جاتا تناوُل فرما لیتے (مُلَخَّصاً صحیح مسلم ص ۱۱۳۴ حدیث ۲۰۵۲) ﴿۴﴾ نہ تو گھر والوں سے کھانا مانگتے اور نہ ان کے سامنے خواہش (یعنی فرمائش) ظاہر کرتے، اگر وہ پیش کرتے تناوُل فرما لیتے اور وہ جو کچھ سامنے رکھتے وہ قبول فرما لیتے اور جو کچھ پلاتے وہ نوش فرما لیتے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۴۸) ﴿۵﴾ بعض اوقات خود اُٹھ کر کھانے پینے کی چیز لے لیتے (مُلَخَّصاً سُنَن ابی داوٗد ج ۴ ص ۵ حدیث ۳۸۵۶) ﴿۶﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے سامنے سے (مُلَخَّصاً شُعَب الایمان ج ۵ ص ۹۷ حدیث ۵۸۴۶) ﴿۷﴾ اور تین انگلیوں سے تناوُل فرماتے تھے (مُلَخَّصاً المصنف ابی شیبۃ ج ۵ ص ۵۵۹ حدیث ۳) ﴿۸﴾ اور بعض اوقات چار اُنگلیوں سے بھی کھا لیتے (مُلَخَّصاً الجامع الصغیر ص ۲۵۰ حدیث ۶۹۴۲) مگر دو اُنگلیوں سے تناوُل نہ کرتے تھے، ارشاد فرماتے ہیں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ شیطان کے کھانے کا طریقہ ہے (مُلَخَّصاً فیض القدیر مع جامع الصغیر ج ۵ ص ۲۴۹ حدیث ۶۹۴۰) ﴿۹﴾ جَو کے بغیر چھنے آٹے کی روٹی تناوُل فرماتے (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۵۳۱ حدیث ۵۴۱۰) ﴿۱۰﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کھانا اکثر کھجور اور پانی پر مبنی ہوتا (مُلَخَّصاً صحیح بخاری ج ۳ ص ۵۲۳ حدیث ۵۳۸۳) ﴿۱۱﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دُودھ اور کھجور اکٹھے استعمال فرماتے اور ان کو دو عمدہ کھانے قرار دیتے (مُلَخَّصاً مسند امام احمد ج ۵ ص ۳۸۵ حدیث ۱۵۸۹۳) ﴿۱۲﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پسندیدہ کھانا گوشت تھا (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۵ ص ۵۳۳ حدیث ۱۷۸) ﴿۱۳﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے، گوشت کانوں کی سَماعت بڑھاتا ہے اور دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار ہے۔ اگر میں اللہ عزوجل سے سُوال کرتا کہ مجھے روزانہ گوشت عطا کرے تو عنایت فرماتا (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۸) ﴿۱۴﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گوشت اور کدّو

سے ثرید بنا کر کھاتے (یعنی گوشت اور کدّو شریف کے سالن میں روٹی کے ٹکڑے اچھی طرح بھگو کر تناوُل فرماتے) (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۹) ﴿۱۵﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب گوشت تناوُل فرماتے تو اُس کی طرف سرِ اقدس کو نہ جُھکاتے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۹) بلکہ اُس کو اپنے دَہَن (منہ) مبارَک کیطرف اٹھاتے اور پھر دندانِ مبارَک سے کاٹتے (ملخصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۲۹ حدیث ۱۸۴۲) ﴿۱۶﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بکری (اور بکرے) کے گوشت میں دست (یعنی بازو) اور شانہ (یعنی کندھا) پسند تھا (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۳۰ حدیث ۱۸۴۴،۱۸۴۲) ﴿۱۷﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے تھے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں (مُلَخَّصاً کنز العمال ج ۷ ص ۴۱ حدیث ۱۸۲۱۲) ﴿۱۸﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تِلّی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اِس کو حرام قرار نہیں دیا (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۴۳) ﴿۱۹﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی مبارَک اُنگلیوں سے رِکابی چاٹتے اور فرماتے ،کھانے کے آخِر میں بَرَکت زیادہ ہوتی ہے (شُعَبُ الایمان ج ۵ ص ۸۱ حدیث ۵۸۵۴) ﴿۲۰﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تازہ پھلوں میں خربوزہ اور انگور زیادہ پسند تھے (مُلَخَّصاً کنز العمال ج ۷ ص ۴۱ حدیث ۱۸۲۰۰) ﴿۲۱﴾ خربوزہ روٹی اور شکر کے ساتھ تناوُل فرماتے تھے (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۶) ﴿۲۲﴾ بعض اوقات تر کھجور کے ساتھ (خربوزہ) کھاتے (مُلَخَّصاً جامع ترمذی ج ۳ ص ۳۳۲ حدیث ۱۸۵۰) ﴿۲۳﴾ دونوں ہاتھوں سے مدد لیتے ایک بار تر کھجوریں دائیں ہاتھ سے تناوُل فرما رہے تھے اور گٹھلیاں بائیں ہاتھ میں رکھ رہے تھے ایک بکری گزری آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُس کو گٹھلی کے ساتھ ارشارہ فرمایا وہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بائیں ہاتھ سے (گٹھلیاں) کھانے لگی اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دائیں ہاتھ سے کھا رہے تھے حتّٰی کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فارِغ ہوئے تو وہ بھی چلی گئی (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۳۷) ﴿۲۴﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچا لہسن، کچی پیاز و گَندنا (ایک بدبودار سبزی) نہیں کھاتے تھے (مُلَخَّصاً تاریخ بغداد ج ۲ ص ۲۶۲) ﴿۲۵﴾ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کسی کھانے کو بُرا نہیں کہا اگر اچّھا لگا تو تناوُل فرمایا اور ناپسند ہوا تو ہاتھ مبارَک روک لیا۔ (مُلَخَّصاً صحیح مسلم ص ۱۱۴۱ حدیث ۲۰۶۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانے کے 92 مَدنی پھول

کھانے کی نیت کرلیجئے

کھانے سے مقصود حُصولِ لذّت اور خواہش کی تکمیل نہ ہو بلکہ کھاتے وقت یہ نیّت کرلیجئے، ''میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عِبادت پر قوّت حاصِل کرنے کیلئے کھا رہا ہوں'' یاد رہے! کھانے میں عبادت پر قوت حاصِل کرنے کی نیّت اُسی صورت میں سچّی ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھانے کا بھی ارادہ ہو ورنہ سرے سے نیّت ہی جھوٹی ہو جائے گی کیوں کہ خوب ڈٹ کر کھانے سے عبادت کیلئے قوّت حاصل ہونے کے بجائے مزید سُستی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی عظیم سُنّت یہ ہے کہ بھوک لگی ہوئی

ہو کہ بِغیر بھوک کے کھانے سے طاقت تو کیا آئے گی اُلٹا صحت خراب اور دِل بھی سخت ہو جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے، ''سیر ہونے کی حالت میں کھانا برص پیدا کرتا ہے۔

(قُوتُ القلوب ج ۲ ص ۳۲۶ مرکزِ اہلسنت برکاتِ رضا ہند)

ایسا دستر خوان بچھائیے جس پر کوئی حرف، لفظ، عِبارت، شِعر یا کمپنی وغیرہ کا نام اُردو، اِنگریزی کسی بھی زَبان میں نہ لکھا ہوا ہو۔ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا سنّت ہے، کُلّیاں کر کے مُنہ کا اگلا حصّہ بھی دھو لیجئے مگر کھانے سے قَبل دھوئے ہوئے ہاتھ مت پُونچھئے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضو کرنا (یعنی ہاتھ مُنہ دھونا) رِزق میں کشادگی کرتا اور شیطٰن کو دُور کرتا ہے۔''

(کنزُالعُمّال ج ۱۵ ص ۱۰۶ حدیث ۴۰۷۵۵)

اگر کھانے کیلئے کسی نے مُنہ نہ دھویا تو یہ نہیں کہیں گے کہ اِس نے سنّت ترک کردی۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

کھاتے وَقت اُلٹا پاؤں بچھا دیجئے اور سیدھا گھٹنہ کھڑا رکھئے یا سُرین پر بیٹھ جائیے اور دونوں گھٹنے کھڑے رکھئے یا دوزانو بیٹھئے، تینوں میں سے جِس طرح بھی بیٹھیں گے سُنّت ادا ہو جائے گی۔

پردے میں پردہ کی عادت بنائیے

اسلامی بھائی ہو یا اسلامی بہن سبھی چادر یا کُرتے کے دامن کے ذَرِیعے پردے میں پردہ ضَرور کریں ورنہ کپڑے تنگ ہوئے یا کُرتے کا دامن اٹھا ہو گا تو گھر کے افراد وغیرہ بدنگاہی کے گناہ میں پڑ سکتے ہیں۔ اگر ''پردے میں پردہ'' ممکن نہ ہو تو دوزانو بیٹھئے کہ سنّت بھی ادا ہو جائے گی اور خود بخود پردہ بھی ہو جائے گا۔ کھانے کے علاوہ بھی بیٹھنے میں پردے میں پردہ کی عادت بنائیے۔ چار زانو یعنی چوکڑی مار کر بیٹھے ہوئے کھانا سنّت نہیں، اس سے پیٹ باہَر نکلتا ہے۔ پہلے لقمہ پر بِسمِ اللہ دوسرے سے قبل بِسمِ اللہ الرحمٰن اور تیسرے سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم پڑھئے۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۳ ص ۶)

بِسمِ اللہ زور سے پڑھئے تاکہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔ شُروع کرنے سے قبل یہ دُعاء پڑھ لی جائے، اگر کھانے پینے میں زَہر بھی ہو گا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اَثَر نہیں کرے گا۔ دُعا یہ ہے:۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم.

(کنز العمال ج ۱۵ ص ۱۰۹ حدیث ۴۰۷۹۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے شُروع کرتا ہوں جسکے نام کی بَرَکت سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، اے ہمیشہ زندہ وقائم رہنے والے۔

اگرشُروع میں بِسمِ اللّٰہ پڑھنا بھول گئے تو دَورانِ طعام یادآنے پراِس طرح کہہ لیجئے؛۔

بِسمِ اللّٰہِ اوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ

ترجمہ:اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نام سے کھانے کی ابتداء اورانتہاء۔

کھاتے ہوئے بھی ذکراللہ جاری رکھئے

یاوَاجِدُ جوکوئی کھاناکھاتے وَقت ہرنوالہ پر پڑھا کریگاان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وہ کھانا اُس کے پیٹ میں نُور ہوگااور بیماری دورہوگی۔یاہرلقمہ سے قبل ''اللّٰہ'' یا''بِسمِ اللّٰہ'' کہتے جایئے تاکہ کھانے کی حِرص ذِکرُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے غافِل نہ کردے ۔ہردولقمہ کے درمیان اَلحمدُ لِلّٰہ، یاواجِدُ اور بِسمِ اللّٰہ کہتے جایئے، اِس طرح ہرلقمہ کا آغاز بِسمِ اللّٰہ سے ، بیچ میں یاواجِدُ اورختم لقمہ پرحَمد کی ترکیب ہوجائے گی۔مِٹّی کے برتن میں کھانا اَفضل ہے کہ ''جو اپنے گھر میں مِٹّی کے برتن بنواتا ہے فِرِشتے اُس گھر کی زِیارت کرنے آتے ہیں۔'' (رَدُّ الْمُحتار ج۹ ص۴۹۵)

سالن یاچٹنی کی پیالی روٹی پرمت رکھئے۔ (ایضاً ص۴۹۰)

ہاتھ یاچُھری کوروٹی سے نہ پُونچھئے۔ (ایضاً)

زمین پردَسترخوان بچھا کر کھانا سُنَّت ہے۔ٹیک لگاکر، ننگے سَر یاایک ہاتھ زمین پرٹیک کر،جُوتے پہن کر، لیٹے لیٹے یاچار زانو (یعنی چوکڑی مارکر) مت کھایئے۔روٹی اگر دَسترخوان پرآ گئی تَو سالن کااِنتِظار کئے بِغیر کھاناشُروع فرمادیجئے۔ (رَدُّ الْمُحتار ج۹ ص۴۹۰) اوّل آخِر نمک یانمکین کھایئے کہ اِس سے ستّر بیماریاں دُورہوتی ہیں۔(ایضاً ص۴۹۱)

روٹی ایک ہاتھ سے نہ توڑیئے کہ مُغروروں کاطریقہ ہے۔روٹی اُلٹے ہاتھ میں پکڑ کرسیدھے ہاتھ سے توڑیئے کہ یہ سُنَّت ہے۔ہاتھ بڑھاکرتھال یاسالن کے برتن کےعَین بیچ میں اوپرکرکے روٹی اورڈبل روٹی وغیرہ توڑنے کی عادت بنایئے ۔اِس طرح اَجزاء کھانے ہی میں گریں گے ورنہ دسترخوان پرگر کرضائع ہوسکتے ہیں۔سیدھے ہاتھ سے کھایئے،اُلٹے ہاتھ سے کھانا،پینا،لینا،دینا،شیطان کاطریقہ ہے۔

تین انگلیوں سے کھانے کی عادت ڈالئے

تین اُنگلیوں یعنی بیچ والی ،شہادت کی اورانگوٹھے سے کھانا کھایئے کہ یہ سنّت اَنبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہے ۔ عادت

بنانے کیلئے اگر چاہیں تو اِبتداءً سیدھے ہاتھ کی خِنصَر (چھوٹی اُنگلی کے برابر والی کو خِنصَر کہتے ہیں) کو خم کرکے اس میں ربڑ بینڈ پہن لیجئے یا روٹی کا ٹکڑا ان دونوں اُنگلیوں سے ہتھیلی کی طرف دبائے رکھئے یا دونوں عمل ایک ساتھ کر لیجئے، جب عادت ہو جائے گی تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ربڑ وغیرہ کی حاجت نہ رہے گی۔ حضرتِ سیِّدُنا مُلّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں، ''پانچ اُنگلیوں سے کھانا حریصوں کی نشانی ہے۔'' (مرقاۃ ج ۸ ص ۹) اگر چاول کے دانے جدا جدا ہوں اور تین اُنگلیوں سے نوالہ بننا ممکن نہ ہو تو چار یا پانچ اُنگلیوں سے کھا سکتے ہیں۔

روٹی کا کنارا توڑنا

روٹی کا کنارا توڑ کر ڈال دینا اور بیچ کا حصّہ کھا لینا اسراف ہے۔ ہاں اگر کنارے کچے رہ گئے ہیں اِس کے کھانے سے نقصان ہوگا تو توڑ سکتا ہے، اِسی طرح یہ معلوم ہے کہ روٹی کے کنارے دوسرے لوگ کھالیں گے ضائع نہ ہوں گے تو توڑنے میں حرج نہیں، یہی حکم اس کا بھی ہے کہ روٹی میں جو حصّہ پھولا ہوا ہے اُسے کھا لیتا ہے باقی کو چھوڑ دیتا ہے۔
(مُلخّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۸، ۱۹)

دانت کا کام آنت سے مت لیجئے

لقمہ چھوٹا لیجئے اور اس احتیاط کے ساتھ کہ چپڑ چپڑ کی آواز پیدا نہ ہو اور اچّھی طرح چبا کر کھائیے۔ اگر اچھی طرح چبائے بغیر نگل جائیں گے تو ہضم کرنے کیلئے مِعدہ کو سخت زَحمت کرنی پڑے گی لہٰذا دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے۔
جب تک حلق سے نیچے نہ اُتر جائے دوسرے لقمے کی طرف ہاتھ بڑھانا یا لقمہ اٹھالینا کھانے کی حرص کی علامت ہے۔
روٹی کو دانت سے کاٹ کر کھانا حد درجہ معیوب اور بے برکتی کا باعِث ہے، یوں ہی کھڑے کھڑے کھانا سنّتِ نصاریٰ ہے۔ (سُنّی بہشتی زیور ص ۵۶۵)

کھانا کھانے میں پھل پہلے کھانے چاہئیں

ہمارے یہاں پھل آخر میں کھانے کا رَواج ہے جبکہ حُجَّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ''اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ طبّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوافِق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہٰذا ان کو معدے کے نچلے حصّے میں ہونا چاہئے اور قرانِ پاک سے بھی پھل کے مُقدَّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصل ہوتی ہے چُنانچہ پارہ ۲۷ سورۃُ الواقعہ کی آیت نمبر ۲۰، ۲۱ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

وَ فَاکِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝	ترجمۂ کنز الایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔ ''

(پ ۲۷ الواقعہ ۲۰، ۲۱)

(اِحیاءُ العُلوم ج ۲ ص ۲۱)

میرے آقا اعلیٰحضرت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن روایت نَقل کرتے ہیں، ''کھانے سے پہلے تربوز

کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔" (فتاوٰی رضویہ جدید ج ۵ ص ۴۴۲)

کھانے کو عیب مت لگائیے

کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگایئے مَثَلاً یہ مت کہئے کہ ٹیسٹی (لذیذ) نہیں، کچّا رہ گیا ہے، نمک کم ہے، تیکھا ہے یا پھیکا پھیکا ہے وغیرہ وغیرہ۔ پسند ہے تو کھا لیجئے، ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ہاں پکانے والے کو مرچ مَصالحہ کی کمی بیشی کیلئے ہِدایت دینا مقصود ہو تو تنہائی میں رہنمائی میں مُضایقہ نہیں۔

پھلوں کو عیب لگانا زیادہ بُرا ہے

پھلوں کو عیب لگانا انسان کے پکائے ہوئے کھانے کے مقابلے میں زیادہ بُرا ہے کہ کھانا پکانے میں انسانی ہاتھوں کا زیادہ دخل ہے جبکہ پھلوں کے مُعاملے میں ایسا نہیں۔ کھانے یا سالن وغیرہ کے بیچ میں سے مت لیجئے کہ بیچ میں بَرَکت نازِل ہوتی ہے۔ اپنی طرف کے کَنارے سے کھایئے، ہر طرف ہاتھ مت ماریئے۔ اگر ایک تھال میں مختلف قسم کی چیزیں ہیں تو دوسری طرف سے بھی اُٹھا سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کھانے کے دوران اچھی باتیں کیجئے

کھانا کھاتے ہوئے اچّھا سمجھ کر چپ رہنا آتش پرستوں کا طریقہ ہے، ہاں بولنے کو جی نہیں چاہ رہا تو حَرَج نہیں، یوں ہی فُضول گوئی ہر حال میں نامناسب ہی ہے، لہٰذا کھانے کے دَوران اچھی اچھی باتیں کرتے جایئے مَثَلاً جب بھی گھر میں مل جُل کر یا مہمانوں وغیرہ کے ساتھ کھا رہے ہوں تو کھانے پینے کی سنّتیں بیان کیجئے۔ زہے نصیب! کھانے کے ان مَدَنی پھولوں کی فوٹو کاپیاں فریم کروا کر یا گتّے پر چسپاں کر کے کھانے کی جگہ پر آویزاں کر دی جائیں اور کھانے کے اوقات میں وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنائی جائیں۔ کھانے کے دَوران اِس قِسم کی گفتگو نہ کیجئے جس سے لوگوں کو گِھن آئے مَثَلاً دَست، پیچش، قَے وغیرہ کا تذ کرہ۔ کھانا کھانے والے کے لقمے مت تاڑیئے۔

اچھی اچھی بوٹیاں ایثار کیجئے

کھانے میں سے اچّھی اچّھی بوٹیاں چھانٹ لینا یا مل کر کھا رہے ہوں تو اس لئے بڑے بڑے نوالے اٹھا کر جلدی نِگلنا کہ کہیں میں رَہ نہ جاؤں یا اپنی طرف زِیادہ کھانا سمیٹ لینا اَلْغَرَض کسی بھی طریقے سے دوسروں کو محروم کر دینا دیکھنے والوں کو بدظن کرتا ہے اور یہ بے مُرُوَّتوں اور حریصوں کا شَیوہ ہے۔ اچّھی اَشیاء اپنے اسلامی بھائیوں یا اہلِ خانہ کیلئے ایثار کی نیت سے تَرک کریں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ثواب پائیں گے۔ جیسا کہ سلطانِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وا وسلّم کا فرمانِ بَخشش نشان ہے، "جو شخص اپنی ضَرورت کی چیز دوسرے کو دیدے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے بخش دیتا ہے۔"

(اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۷۷۹)

گرے ہوئے دانے کھالینے کے فضائل

کھانے کے دَوران اگر کوئی دانہ یا لقمہ وغیرہ گر جائے تو اُٹھا کر پُونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفِرت کی بِشارت ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے، جو کھانے کے گرے ہوئے ٹکڑے اُٹھا کر کھائے وہ فَراخی (یعنی خوش حالی) کی زندگی گزارتا ہے اور اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں کم عقلی سے حفاظت رہتی ہے۔ (کنزُ العُمّال ج ۱۵ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۱۵)

حُجَّۃُ الاِ سلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل فرماتے ہیں، ''روٹی کے ٹکڑوں اور ریزوں کو چُن لیجئے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش حالی نصیب ہوگی۔ بچے صحیح وسلامت اور بے عَیب ہوں گے اور وہ ٹکڑے حُوروں کا مہر گے۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۲ص ۷)

گری ہوئی روٹی کو اُٹھا کر چُومنا جائز ہے۔ دَستر خوان پر جو دانے وغیرہ گر گئے اُنہیں مُرغیوں، چڑیوں، گائے یا بکری وغیرہ کو کھلا دینا جائز ہے۔ یا ایسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ چیونٹیاں کھالیں۔

کھانے میں پھونک مارنا منع ہے

کھانے اور چائے وغیرہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک مت ماریئے کہ بے بَرَکتی ہوگی۔ زیادہ گرم کھانا مت کھایئے کھانے کے قابل ہو جانے کا انتِظار فرمالیجئے۔ (مُلَخَّصاً رَدُّ الْمُحتار ج ۹ص ۴۹۱)

کھانے کے دَوران بھی سیدھے ہاتھ سے پانی نوش کیجئے۔ یہ نہ ہو کہ ہاتھ آلُودہونے کے سبب اُلٹے ہاتھ میں گلاس تھام کر سیدھے ہاتھ کی اُنگلی مَس کر کے دل کو منا لیا کہ سیدھے ہاتھ سے پی رہا ہوں!

پانی چوس کر پینا سیکھئے

پانی ہو یا کوئی سا مشروب ہمیشہ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیم پڑھ کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ پینا چاہئے مگر چُوسنے میں آواز پیدا نہ ہو، پانی ہو یا کوئی اور مشروب، بڑے بڑے گھونٹ پینے سے جگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ آخِر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہئے۔ افسوس! چُوس چُوس کر پینے والی سنّت پر اب شاید ہی کوئی عمل کرتا ہو، برائے کرم! اِس کیلئے مَشق فرمایئے اور اِس سنّت کو اپنایئے۔ جب کچھ بھوک باقی رہ جائے کھانا تَرک کر دیجئے۔

لذّت صِرف زبان کی جڑ تک ہے

ڈٹ کر کھانا سُنّت نہیں، زیادہ کھانے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اِس طرح سمجھایئے کہ صِرف زَبان کی نوک سے جڑ تک لذّت رہتی ہے حلق میں پہنچتے ہی لذّت ختم ہو جاتی ہے تو لمحہ بھر کے ذائقے کی خاطِر سنّت کا ثواب چھوڑنا دانشمندی نہیں۔ نیز زیادہ کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی، عبادت میں سستی آتی، مِعدہ خراب ہوتا اور بعضوں کو موٹا پا آتا ہے۔ قبض، گیس شوگر اور دل وغیرہ کی بیماریوں کا اِمکان بڑھتا ہے۔ فراغت کے بعد پہلے بیچ کی پھر شہادت کی اُنگلی اور آخِر میں انگوٹھا تین تین بار چاٹئے۔ ''سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانے کے بعد مبارَک اُنگلیوں کو تین مرتبہ چاٹتے۔ (شمائل ترمذی ص ۶۱ حدیث ۱۳۸)

برتن چاٹ لیجئے

برتن بھی چاٹ لیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے، ''کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعاء کرتا ہے اور کہتا ہے، اللہ تعالیٰ تجھے جہنَّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تُو نے مجھے شیطان سے آزاد کیا۔'' (کنزُ العُمّال ج ۱۵

ص ۱۱۱ حدیث ۴۰۸۲۲) اور ایک رِوایَت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے اِستِغفار کرتا ہے۔ (ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۱۴ حدیث ۳۲۷۱) جس برتن میں کھایا اِس کو چاٹنے کے بعد دھو کر پی لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا۔ (اِحیاءُ العُلُوم ج ۲ ص ۷)

دھو کر پینے کا طریقہ

چاٹنا اور دھونا اُسی وَقت کہلائے گا جب کہ غذا کا کوئی جُز اور شوربے کا اثر وغیرہ باقی نہ رہے۔ لہٰذا تھوڑا سا پانی ڈالکر برتن کے اُوپری کَنارے سے لیکر نیچے تک ہر طرف اُنگلی وغیرہ سے اچھی طرح دھو کر پینا چاہئے۔ دو یا تین بار اسی طرح دھو کر پی لیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ برتن خوب صاف ہو جائیگا۔ پینے کے بعد رکابی یا تھال میں معمولی سا بچا ہوا پانی بھی اُنگلی سے جمع کر کے پی لینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ مصالحہ کا کوئی ذرّہ ہی کہیں چپکا رہ جائے اور اسی میں بَرَکت بھی چلی جائے! کہ حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے، "تم نہیں جانتے کہ کھانے کے کس حصّے میں بَرَکت ہے۔"
(صحیح مسلم ص ۱۱۲۳ حدیث ۲۰۳۳)

سالن کے شوربے سے آلُودہ کٹورے، چمچ نیز چائے، لسّی، پھلوں کے رس (JUICES) شربت اور دیگر مشروبات کے آلودہ، پیالے، گلاس اور جگ وغیرہ کو دھو پی کر اسی طرح صاف کر لیجئے۔ کہ غذا کا کوئی ذرہ یا اثر باقی نہ رہے اور یوں خوب بَرَکتیں لوٹئے۔ گلاس میں بچے ہوئے مسلمان کے صاف ستھرے جھوٹے پانی کو قابلِ استعمال ہونے کے باوُجُود خوامخواہ پھینک کر ضائع کر دینا اسراف ہے اور اسراف حرام۔ (مُلَخصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۶۷)

آخِر میں اَلحمدُ لِلّٰہ کہئے۔ اوّل آخِر ماثور (یعنی قرآن وحدیث کی) دعائیں بھی یاد ہوں تو پڑھئے۔
صابون سے اچھی طرح ہاتھ دھو لیجئے تا کہ بُو اور چکنا ہٹ جاتی رہے۔

کھانے کے بعد مَسح کرنا سنّت ہے

حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے، (کھانے سے فراغت کے بعد) "سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تَری سے منہ اور کلائیوں اور سرِ اقدس پر مَسح کر لیا اور اپنے پیارے صَحابی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "عِکراش! جس چیز کو آگ نے چُھوا (جو آگ سے پکائی گئی ہو) اُس کے کھانے کے بعد یہ وُضو ہے۔"
(ترمِذی شریف ج ۳ ص ۳۳۵ حدیث ۱۸۵۵) کھانے کے بعد دانتوں کا خِلال کرنا سُنّت ہے۔

پچھلے گناہ مُعاف

حُضُور صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کھانا کھائے اور یہ کلِمات کہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں
دعا کے وہ کلِمات یہ ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کسی مہارت وقوت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔"

(ترمذی شریف ج ۵ ص ۲۸۴)

کھانے کے بعد یہ دُعا بھی پڑھیے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.

ترجمہ: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مُسلمانوں میں سے بنایا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۵۱۳ حدیث ۳۸۵۰)

اگر کسی نے کھلایا ہو تو یہ دُعا بھی پڑھیے:۔

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَ اسْقِ مَنْ سَقَانِیْ.

ترجمہ: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کو کھلا جس نے مجھے کھلایا اور اُس کو پلا جس نے مجھے پلایا۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۶ حدیث ۲۰۵۵)

کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا بھی پڑھیے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ.

ترجمہ: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارے لئے اِس کھانے میں بَرَکت عطا فرما اور اِس سے بہتر کھانا ہمیں کھلا۔

(ابوداؤد شریف ج ۳ ص ۴۷۵ حدیث ۳۷۳۰)

دُودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیے:۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

(ایضاً)

ترجمہ: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! ہمارے لئے اِس میں بَرَکت دے اور ہمیں اِس سے زیادہ عِنایت فرما۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حلوا، شہد، سرکہ، کھجور، تربوز، ککڑی اور لوکی (کدُّو شریف) بہُت پسند تھے۔ گوشت میں دَست (بازُو) گردن اور کمر کا گوشت مَرغوب تھا۔ آقائے مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی کبھی کھجور اور تربُوز یا کھجور اور ککڑی یا کھجور اور روٹی مِلا کر تناوُل فرماتے تھے۔ کھُرچَن سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند تھی۔ ثَرِید یعنی سالن کے شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کے ٹکڑے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہُت پسند

تھے۔ایک اُنگلی سے کھانا شیطان کا اور دو اُنگلیوں سے کھانا مغرُوروں کا طریقہ ہے تین انگلیوں سے کھانا سُنَّتِ انبیاء علیہم السلام ہے۔

کتنا کھائے؟

بُھوک کے تین حصّے کرنا بہتر ہے۔ایک حصّہ کھانا، ایک حِصّہ پانی اور ایک حِصّہ ہوا۔ مثلاً تین روٹی میں سَیر ہو جاتے ہیں تَو ایک روٹی کھائیے ایک روٹی جتنا پانی اور باقی ہوا کیلئے خالی چھوڑ دیجئے۔اگر پَیٹ بھر کر بھی کھا لیا تو مُباح ہے کوئی گُناہ نہیں۔مگر کم کھانے کی دینی و دُنیوی بَرَکتیں مرحبا! تجربہ (تَجْ۔رِ۔بَہ) کرکے دیکھ لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہعَزَّ وَجلّ ایسا دُرُست ہو جائے گا کہ آپ حیران رہ جائیں گے۔اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہم سب کو پیٹ کا قُفلِ مدینہ نصیب فرمائے۔یعنی حرام سے بچنے اور حلال کھانا بھی ضَرورت سے زیادہ کھانے سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قَیلُولہ سنّت ہے

دوپہر کے کھانے کے بعد قَیلُولہ کیجئے کہ دوپہر کے وقت لیٹنے کو قَیلُولہ کہتے ہیں اور یہ خُصُوصاً رات کو عبادت کرنے والوں کے لئے سنّت ہے کہ اس سے رات کی عبادت میں آسانی ہو جاتی ہے۔شام کو کھانے کے بعد کم ازکم 150 قدم چلئے۔شام کے کھانے کے بعد مطلقاً ٹہلنا بہتر ہے اور یہ ڈیڑھ سو قدم چلنے کا قول اَطِبّاء کا ہے۔کھانے کے بعد اَلحمدُ لِلّٰہ ضَرور کہئے۔دسترخوان اٹھائے جانے سے پہلے مت اٹھئے۔کھانے کے بعد ہاتھ اچھی طرح دھو کر پونچھ لیجئے۔صابون بھی استعمال کرسکتے ہیں۔کاغذ سے ہاتھ پُونچھنا مَنع ہے۔تَولیہ سے ہاتھ پُونچھ سکتے ہیں، پہنے ہوئے کپڑے سے ہاتھ مت پُونچھئے۔

بَرَکت اُڑانے والے افعال

خلیلُ العُلَما مُفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''جس برتن میں کھانا کھایا ہے اُس میں ہاتھ دھونا یا ہاتھ دھو کر کُرتے یا تہبند کے دامن یا آنچل سے پُونچھنا بَرَکت کو اُڑا دیتا ہے۔(مُلَخصاً سُنّی بہشتی زیور ص ۵۷۸)

کھانا کھانے کے فوراً بعد سخت ورزش کرنا یا زیادہ وزنی چیز اُٹھانا، گھِسیٹنا وغیرہ سخت محنت کے کام سے آنت اُتر جانے، اپنڈکس ہو جانے یا پیٹ بڑھنے کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بُلند آواز سے اُس وَقت کہئے جب سب کھانے سے فارِغ ہو چکے ہوں ورنہ آہستہ کہئے۔(رَدُّ الْمُحْتار ج۹ ص۴۹۰) کھانے کے بعد دعائیں بھی اُسی وَقت پڑھائی جائیں جب ہر فرد فارِغ ہو چکا وہ ورنہ جو کھا رہا ہے وہ شرمندہ ہو گا۔

کسی کے درخت کا پھل کھانا کیسا؟

باغ میں پہنچا وہاں پھل گِرے ہوئے ہیں تو جب تک مالِکِ باغ کی اجازت نہ ہو، پھل نہیں کھا سکتا اور اجازت دونوں طرح ہو سکتی ہے۔یا صَراحۃً اجازت ہو مَثَلاً مالِک نے کہہ دیا کہ گِرے ہوئے پھلوں کو کھا سکتے ہو یا دَلالۃً اجازت ہو یعنی وہاں ایسا عُرف وعادت ہے کہ باغ والے گِرے ہوئے پھلوں سے لوگوں کو مَنع نہیں کرتے۔درختوں سے پھل توڑ کر

کھانیکی اجازت نہیں مگر جب کہ پھلوں کی کثرت ہواور معلوم ہو کہ توڑ کر کھانے میں مالِک کو ناگواری نہیں ہوگی تو توڑ کر بھی کھاسکتا ہے۔ مگر کسی صورت میں یہ اجازت نہیں کہ وہاں سے پھل اُٹھالائے (عالمگیری ملخصاً ج ۵ ص ۳۲۹) ان سب صورتوں میں عُرف وعادت کا لحاظ ہے اور اگر عُرف وعادت نہ ہو یا معلوم ہو کہ مالِک کو ناگواری ہوگی تو گرے ہوئے پھل بھی کھانا جائز نہیں ۔

بغیر پوچھے کھانا کیسا؟

دوست کے گھر گیا کوئی چیز پکی ہوئی ملی خود لیکر کھالی یا اُس کے باغ میں گیا اور پھل توڑ کر کھالیے اگر معلوم ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا تو کھانا جائز ہے مگر یہاں اچھی طرح غور کرلینے کی ضرورت ہے، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سمجھتا ہے کہ اُسے ناگوار نہ ہوگا حالانکہ اُسے ناگوار ہے۔ (عالمگیری مُلَخَّصاً ج ۵ ص ۳۲۹)

ذَبیحہ کا ''حرام مَغز'' کھانا حرام ہے لہٰذا پکاتے وَقت گردن، چانپ اور پیٹھ کی ریڑھ کی ہڈی کے گوشت کو اچّھی طرح دیکھ کر حرام مغز الگ کر لیجئے۔ مرغی کا حرام مَغز باریک ہوتا ہے اور اس کے نکالنے میں حَرَج ہے لہٰذا پکانے میں رَہ گیا تو مُضایقہ نہیں۔ مگر کھایا نہ جائے، اسی طرح مرغی کی گردن کے پٹھے اور کالی ڈوری نُما خون کی رگیں بھی نہ کھائیں۔ ذَبیحہ کا ''غُدُود'' (یعنی گانٹھ، گلٹی) کھانا حرام ہے لہٰذا پکانے سے قبل ہی اس کو نکال دیجئے۔

مُرغی کا دل

مرغی کا دِل پھینک دینا اِسراف ہے۔ اس کو لمبائی میں چار چیرے کرکے یا جس طرح بھی ممکن ہو چیر کر اس میں سے خون اچھی طرح صاف کرکے پھر سالن میں ڈالئے۔

پکی ہوئی خُون کی رگیں مت کھایئے

ذَبیحکے گوشت کے اندر جو خون رہ گیا وہ پاک ہے مگر اُس خون کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا گوشت کے وہ حصّے جن میں عُمُوماً خون رَہ جاتا ہے اُن کو اچھی طرح دیکھ لیجئے۔ مَثَلاً مرغی کی گردن، پَر اور ٹانگ وغیرہ کے اندر سے کالی ڈوریاں نکال لیا کریں کہ یہ خون کی نَسیں ہوتی ہیں، خون پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔

''بسم اللہ کرو'' کہنا سخت ممنوع ہے

ایک کھانا کھا رہا ہے دوسرا آیا پہلے نے اُس سے کہا، ''آؤ کھانا کھالو'' دوسرے نے کہا، ''بسم اللہ کرو!'' یہ بَہُت سخت ممنوع ہے ایسے موقعے پر دُعائیہ الفاظ کہنے چاہئیں مثلاً کہے، ''اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکت دے۔''

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۳۲)

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

گوشت سڑ گیا تو اس کا کھانا حرام ہے۔ اِسی طرح جو کھانا خراب ہو جاتا ہے وہ بھی نہیں کھا سکتے۔ خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ اُس میں پھپھوندی، بدبُو یا کھٹّی بُو پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر شوربہ ہو تو اُس پر جھاگ بھی آجاتا ہے۔ دالیں، کھچڑا اور کھٹائی والا سالن جلد خراب ہوتا ہے۔

ثابِت ہری مرچیں

کھانے کے اندر پکی ہوئی ثابِت ہری یا سُرخ مرچیں کھاتے وَقت پھینک دینے کے بجائے ممکن ہو تو پہلے سے چُن کر الگ کر لیجئے اور پِیس کر دوبارہ کام میں لایئے۔ اِسی طرح پکے ہوئے گرم مسالے بھی اگر قابلِ استعمال ہوں تو ضائع نہ کیجئے۔

بچی ہوئی روٹیوں کا کیا کریں؟

بچی ہوئی روٹی اور شوربہ وغیرہ پھینکنا اِسراف ہے۔ مرغی، بکری یا گائے وغیرہ کو کھلا دیں۔ چند روز کی بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بہترین کھانا بن جائیگا۔

کِیکڑا اور جھینگا کھانا کیسا؟

مچھلی کے سِوا دریا کا ہر جانور حرام ہے۔ جو مچھلی بغیر مارے خود ہی مر کر پانی میں اُلٹی تیر گئی وہ حرام ہے، کیکڑا کھانا بھی حرام ہے، جھینگے میں اختِلاف ہے کھانا جائز ہے مگر بچنا افضل۔

ٹِڈی مری ہوئی بھی حلال ہے ٹِڈی اور مچھلی دونوں بغیر ذَبح کے حلال ہیں۔

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہماری مغفِرت فرما، ہمیں اتنی بار آدابِ طعام کا مُطالَعَہ کرنے کی توفیق عطا فرما کہ کھانے کی سُنّتیں اور آداب یاد ہو جائیں اور ہمیں ان پر عمل کرنے کی بھی توفیق عنایت فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

۱۷ مُحَرَّم الحرام ۱۴۲۷ھ

جِنّات کی غذاؤں کا بیان

جِنّات کا وفد بارگاہِ رسالت میں

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عظمت میں جِنّات کا ایک وَفد حاضِر ہوکر عرض گزار ہوا، ''آپ کی اُمّت ہڈّی، گوبر اور کوئلہ سے اِستِنجاء نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رِزق مقرَّر فرمادیا ہے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اُمّت کو) اس سے منع فرمادیا۔'' (ابوداؤ د ج ۱ ص ۴۸ الحدیث ۳۹ دار احیاء التراث العربی بیروت)

جِنّات انسانوں سے نو گنا ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنّات بھی اللہ عزوجل کی ایک مخلوق ہے جسے آگ سے پیدا کیا گیا ہے، یہ کھاتے پیتے ہیں اور نکاح بھی کرتے ہیں۔ انسانوں کے مقابلے میں ان کی تعداد نو گنا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بِکالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب انسان کا ایک بچّہ پیدا ہوتا ہے تو جِنّات کے یہاں نو بچّے پیدا ہوتے ہیں۔

(جامع البیان ج ۹ ص ۸۵ رقم ۲۴۸۰۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

مسلمان کے دسترخوان پر جِنّات

حضرتِ علّامہ جلال الدّین سُیُوطی الشّافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک تابِعی بُزُرگ سے نَقل فرماتے ہیں، ''تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں پر مسلمان جنّات رہتے ہیں۔ جب دوپہر اور رات کو دسترخوان لگایا جاتا ہے یعنی گھر کے افراد کھانا کھاتے ہیں تو جِنّات بھی چھتوں سے اُتر آتے اور ساتھ ہی بیٹھ کر کھانے لگ جاتے ہیں! ان کے ذَرِیعے اللہ عزوجل شریر جِنّات کو بھگا دیتا ہے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان للسیوطی ص ۴۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سانپ کی سرگوشی

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں رسولُ اللہ عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر تھا کہ اچانک ایک سانپ آیا اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلوئے مبارَک میں کھڑا ہو گیا پھر اُس نے اپنا منہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کان مبارَک کے قریب کر لیا گویا آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سرگوشی کرنے لگا تو نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَالتَّسلیم نے ارشاد فرمایا، ''ہاں ٹھیک ہے۔'' پھر وہ سانپ واپَس چلا گیا۔ میں نے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دریافت کیا؟ تو سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے خبر دی کہ وہ جِنّات کا ایک فرد تھا اور وہ یہ کہہ گیا ہے کہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی اُمّت کو حکم فرمادیجئے کہ وہ گوبر اور بوسیدہ ہڈّی سے اِستِنجاء نہ کیا کریں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارا رزق بنادیا ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ۳۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس میں جِنّات بھی

فریاد لاتے ہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ ہڈی اور گوبر جنّات کی غذا ہے۔ ہمارے لئے ہڈی، گوبر اور کوئلے سے استنجاء کرنا مکروہ ہے۔ اِس ضمن میں ایک اور حکایت ملاحظہ ہو چُنانچِہ

کالے آدمی

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہجرت سے پہلے ایک مرتبہ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مَکّۂ مکرّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کے قُرب وجوار میں تشریف لے گئے وہاں پرحُضُورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے میرے لئے ایک لکیر کھینچ دی اور فرمایا، جب تک میں تمہارے پاس نہ آجاؤں تم کسی سے کوئی گفتگو نہ کرنا پھر فرمایا، کوئی چیز دیکھ کر گھبرانا بھی مت۔ پھر تھوڑا سا آگے بڑھ کر بیٹھ گئے۔ اچانک آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس کالے آدمی آگئے گویا وہ لوگ زَنگی (حبشی) ہیں اور وہ لوگ اس شکل کے ساتھ جیسا کہ اللہ تبارَکَ وَ تَعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا ۝ (پ۲۹،جن ۱۹) ترجَمۂ کنزالایمان، تو قریب تھا کہ جن اس پر گرُوہ کے گرُوہ ہو جائیں۔'' پھر وہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے پاس سے جانے لگے تو میں نے ان سے سنا وہ عرض کر رہے تھے، یارسولَ اللہ! عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمارا گھر بہُت دُور ہے، اب ہم جارہے ہیں، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم ہمیں زادِ سفر عنایت فرمادیجئے۔ سلطانِ اِنس وجان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، گوبر تمہاری غذا ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اُس پر تمہارے لئے گوشت ہوگا اور جس گوبر کے پاس جاؤ گے وہ تمہارے لئے کھجور بن جائے گی۔ جب لوگ واپس چلے گئے تو میں نے حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی، یہ کون لوگ تھے؟ حُضُور رحمۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، یہ نَصِیبِین شہر کے جِنّات تھے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ۴۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

شَہَنشاہ و گدا جِنّ و بَشَر اور اولیاءُ اللہ
ہے سب کا تیرے ٹکڑوں پر گزارا یا رسولَ اللہ

جِنّات لیموں سے گھبراتے ہیں

قاضی علی بن حسن خلعی کی ''سوانحِ حیات'' میں ہے کہ جنّات ان کے پاس آتے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ عرصۂ دراز تک نہیں آئے تو قاضی صاحِب نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو جنّوں نے بتایا کہ آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم ایسے گھر میں نہیں آتے جس میں لیموں ہوتا ہے۔ (لقط المرجان فی احکام الجان ص ۱۰۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جِنّات سفید مُرغے سے ڈرتے ہیں

دو فرامین مصطَفٰے : صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

﴿۱﴾ سفید مرغ رکھا کرو اس لئے کہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا تو نہ شیطان اس گھر کے قریب ہوگا اور نہ جادوگر ان گھروں کے قریب ہوگا جو اس گھر کے اردگرد ہیں۔ (المعجم الاوسط ج ا ص ۱۲۰۱ حدیث ۶۷۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

﴿۲﴾ سفید مرغ کو برا بھلا مت کہو اس لئے کہ یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں اور اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنّات کو دفع کرتا ہے۔

(لقط المرجان فی احکام الجان ص ۱۶۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنّات کے جانوروں کا چارا

قومِ جِنّ کے وَفد جو حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ محترم میں حاضِر ہوئے اور اپنے لئے اور اپنے جانوروں کے لئے خوراک طلب کی۔ اُن سے ارشاد ہوا، تمہارے لیے ہڈّی ہے جس پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام پاک لیا جائے یعنی حلال مُزَکّٰی (پاک) جانور کی ہڈّی ہو وہ تمہارے ہاتھ میں اُس حال پر ہوگی جیسی اُس وقت تھی جب اُس پر گوشت پورا اور کامل تھا (یعنی گوشت چُھڑائی ہوئی ہڈّی تمہیں مَع گوشت ملے گی) اور ہر مینگنی تمہارے چوپایوں کے لیے چارا ہے۔ اور پھر انسانوں سے ارشاد فرمایا، ہڈّی اور مینگنی سے اِستِنجاء نہ کرو کہ وہ تمہارے بھائیوں (مسلمان جِنّات) کی خوراک ہے۔ (صحیح مسلم ص ۲۳۶ الحدیث ۴۵۰ دار ابن حزم بیروت)

جنّات اِغواء بھی کرتے ہیں!

ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عشاء کی نَماز کے لئے گھر سے نکلے تو اُن کو جنّات نے اِغواء کرلیا اور کئی سال تک غائب رکھا۔ پھر وہ مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً تشریف لائے تو امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے اِس سلسلے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھے جنّات پکڑ کر لے گئے تھے اور میں ایک زمانہ تک ان کے پاس رہا۔ اس کے بعد مسلمان جنّات نے (اُن جنّات سے) جہاد کیا اور ان میں سے بَہُت سے افراد کے ساتھ مجھے بھی قید کرلیا۔ مسلمان جنّات آپس میں کہنے لگے کہ یہ انسان مسلمان ہے اِس کو قید کرنا مناسِب نہیں۔ پھر اُنہوں نے مجھے اختیار دیا کہ چاہے میں ان کے پاس قِیام کروں یا اپنے اَہل وعِیال کے پاس چلا جاؤں۔ میں نے گھر آنے کو اختیار کرلیا تو وہ جنّات مجھے مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً لے آئے۔ امیرُ المُؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے غذاؤں کے بارے میں دریافت کیا تو اس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ لُوبِیا (نامی سبزی) کھاتے ہیں اور وہ چیزیں جن میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام نہیں لیا جاتا۔ (مَثَلاً بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے والے کی غذا) پھر حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے پینے کے بارے میں پُوچھا تو بتایا تَلْچھٹ (یعنی وہ چیز جو پانی وغیرہ کے تلے میں بیٹھ جائے) نیز کھانے پینے کی چیزیں رکھے ہوئے ہر اُس برتن سے کھاتے ہیں جو ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ا ص ۲۹۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

جنّات اور جادو سے حفاظت کیلئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے کافِر جِنّات کی مختلف غذائیں سامنے آئیں یعنی وہ لوبیا بھی کھاتے ہیں اور جن کھانوں پر بسم اللہ نہیں پڑھی جاتی اُن کو بھی استعمال کرتے ہیں نیز کھانے پینے کی چیز موجود ہونے کے باوُجود جو برتن کُھلا چھوڑ دیا جاتا ہے اُس میں سے بھی کھاتے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جنّات انسانوں کو اِغواء بھی کر جاتے ہیں اور

یہ انتہائی تشویش کی بات ہے ان سے حفاظت کیلئے دُنیوی اسلحہ بلکہ اِنسانی فوج بھی کارآمد نہیں۔ اِس کیلئے ''مَدَنی ہتھیار'' درکار ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے ادارے ''مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے شائع کردہ ۱۶ صَفْحات پر مشتمل جیبی سائز کے رسالے 40 روحانی علاج میں سے چار ''مَدَنی ہتھیار'' حاضِر ہیں ﴿۱﴾ یا مُھَیْمِنُ 29 بار (دن میں کسی بھی وَقت) روزانہ پڑھنے والا اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہر آفت وبلا سے محفوظ رہے گا ﴿۲﴾ یاوَکِیلُ سات بار جو روزانہ عصر وَقت پڑھ لیا کرے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہر آفت سے پناہ پائے ﴿۳﴾ یا مُقِیتُ سات بار روزانہ پڑھ کر جو اپنے اُوپر دم کرلیا کرے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اُس پر جادو اثر نہیں کرے گا ﴿۴﴾ یا قادِرُ جو وُضُو کے دَوران ہر عُضْو دھو ہوئے پڑھنے کا معمول بنالے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دشمن (جن اور انسان) اِس کو اِغوا نہیں کرسکے گا۔ (وُضو میں ہر عضو دھوتے وَقت دُرُود شریف بھی پڑھئے کہ مستحب ہے اور یا قادِرُ بھی پڑھتے رہئے) اپنے اپنے پیر و مرشد کی اجازت سے حفاظت کے اَوراد بھی پڑھتے رہئے (امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اردو زبان میں شجرۂ قادریہ رضویہ عطاریہ مرتب کیا ہے اِس میں حفاظت کے مختلف اوراد شامل ہیں اس شجرہ کا دنیا کی مختلف زبانوں مَثَلاً تادم تحریر عربی، سندھی، ہندی، گجراتی، انگلش اور بروکن فرنچ میں ترجمہ کیا جاچکا ہے تامل، فارسی اور پشتو میں ہورہا ہے، امیرِ اہلسنّت مدظلہ العالی نے اپنے مریدین وطالبین کو اِس کو پڑھنے کی عام اجازت دی ہوئی ہے۔ یہ پاکٹ سائز شجرۂ مکتبۃ المدینہ کی ہر شاخ سے ھدِیَّۃً طلب کیا جاسکتا ہے۔)

جِنّات قتل بھی کرتے ہیں

بعض اوقات مسلمان جِنّات بدکار انسانوں کو سزائیں بھی دیتے ہیں چُنانچہ ابنِ عقیل ''کتابُ الفُنون'' میں فرماتے ہیں، ہمارا ایک مکان تھا جو بھی اس میں رہتا اور رات قِیام کرتا تو صبح کو اُس کی لاش ہی ملتی! ایک مرتبہ ایک مغربی مسلمان آیا اور اس نے اس مکان کو پسند کرکے خرید لیا۔ وہاں رات بسر کی اور صبح کو بِالکل صحیح وسلامت رہا۔ اس بات سے پڑوسیوں کو تعجب ہوا۔ وہ شخص اس گھر میں کافی عرصہ تک مقیم رہا پھر کہیں چلا گیا۔ جب اس سے (اس گھر میں سلامت رہنے کا سبب) پوچھا گیا تو اُس نے جواب دیا، جب میں اس گھر میں رات گزارتا تو عشاء کی نَماز کے بعد قراٰنِ کریم کی تلاوت کیا کرتا۔ ایک بار ایک پُر اَسرار نوجوان نے کنوئیں سے باہَر نکل کر مجھے سلام کیا۔ میں ڈر گیا۔ وہ کہنے لگا، ڈرو مت مجھے بھی کچھ قراٰنِ کریم سکھایئے۔ چُنانچہ میں اسے قراٰنِ کریم سکھانے لگا۔ میں نے اُس سے پوچھا، اِس گھر کا کیا قِصّہ ہے؟ اُس نے بتایا، ہم مسلمان جِنّات ہیں ہم قراٰن پاک کی تِلاوت بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی پڑھتے ہیں۔ اِس گھر میں اکثر وبیشتر شرابی اور بدکار لوگ رہنے کیلئے آئے اِس لئے ہم نے گلا گھونٹ کر ان کو مارڈالا۔ میں نے اس سے کہا، رات میں آپ سے ڈر لگتا ہے، برائے کرم! دن میں تشریف لایا کریں، اُس نے کہا، ٹھیک ہے۔ چُنانچہ وہ دن میں کُنویں سے باہَر آتا اور میں اُسے پڑھاتا۔ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ وہ جِنّ مجھ سے قراٰن سیکھ رہا تھا کہ ایک عَمَلِیّات کرنے والا محلے میں آیا اور صدائیں لگانے لگا، ''میں سانپ کے ڈسنے، نظرِ بد اور آسیب کا دم کرتا ہوں'' اُس جِنّ نے کہا، یہ کون ہے؟ میں نے کہا، یہ جھاڑ پھونک کرنے والا ہے۔ جِنّ بولا، اسے میرے پاس بُلاؤ، لِہٰذا میں گیا اور اُسے بُلا لایا۔ یکا یک وہ جِنّ چھت

پر ایک بہُت بڑا اژدھا بن گیا! اُس عامل نے دَم کیا تو وہ اژدھا تڑپنے لگا یہاں تک کہ گھر کے درمیانی حصّے میں گر پڑا ۔اس عامل نے (سانپ سمجھ کر) اسے پکڑ کر اپنی زنبیل (ٹوکری) میں بند کر دیا میں نے اُسے منْع کیا تو کہنے لگا، یہ میرا شکار ہے میں اس کو لے جاؤں گا۔ میں نے اسے ایک اشرفی دی تو وہ چھوڑ کر چلا گیا۔اس کے جانے کے بعد اس اژدھے نے حرکت کی اور پہلی والی شکل میں ظاہر ہوا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ گیا تھا! میں نے اس سے پوچھا، تمہیں کیا ہو گیا؟ جِنّ نے جواب دیا عامل نے اَسمائے مبارَکہ پڑھ کر دم کیا جس سے میری یہ حالت ہوئی، مجھے زندہ بچنے کی امید نہ تھی ۔جب تم کنویں میں چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا۔ مغربی مسلمان کا کہنا ہے، میں نے رات میں چیخ کی آواز سنی تو میں گھر چھوڑ کر دور چلا گیا۔ (لقط المرجان فی احکام الجان ص ۱۰۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سنسنی خیز حکایت سے یہ سیکھنے کو ملا کہ بسا اَوقات مذاق مہنگا پڑ جاتا ہے۔ غالباً اُس جِنّ نے اَژدھا بن کر اُس عامل کو چھیڑنے کی کوشش کی تھی کہ دیکھو یہ کیا کرتا ہے مگر وہ عامل اپنے فن میں کامل نکلا اور اُس نے اسمائے مبارَکہ پڑھ کر ایسا دم کیا کہ اس بے چارے جِنّ کو جان کے لالے پڑ گئے لہٰذا کسی کو کمزور سمجھ کر چھیڑنا نہیں چاہیے نیز پتا چلا کہ گناہوں کی نُحوست کے سبب دنیا میں بھی بلائیں اور آفتیں آسکتی ہیں جیسا کہ اُس آسیب زدہ مکان میں آنے والے شرابیوں اور بدکاروں کو جِنّات گلا گھونٹ کر مار دیتے تھے اِس سے گھروں میں فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناھوں میں مشغول رہنے والوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ کہیں دُنیا میں بھی گناھوں کی پاداش میں کوئی جِن مسلّط نہ ہو جائے! نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ عبادت و تلاوت سے بلائیں ٹلتی ہیں۔ جیسا کہ اُس پُراَسرار مکان کے جِنّ نے نَمازی و تلاوت کرنے والے مسلمان کی شاگردی اختیار کر لی۔ لہٰذا اپنے گھر کو نَمازوں، تِلاوتوں اور نعتوں سے آباد رکھئے اور فلموں ڈراموں، گانے باجوں کی نُحوستوں سے دور رہیئے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَرَکتیں ہی بَرَکتیں ہوں گی۔ گناہوں کی عادتوں سے نَجات اور عبادت کی تربیّت کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آخِرت کے عظیم ثوابات ساتھ ساتھ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیوی آفات و بلّیات سے نَجات کا بھی سامان ہو گا چُنانچہ

میرے حرام مغز کا بَل ختم ہو گیا

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، 2001ء میں میرے حرام مَغْز میں بَل آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں سخت اذِیّت میں تھا، عرصہ تک علاج کروایا مگر فائدہ نہ ہوا، ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ آپریشن کے علاوہ اِس تکلیف کا کوئی حل نہیں مگر یہ بھی امکان ہے کہ آپریشن ناکام ہو جائے۔ ایک اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش کے سبب ہمّت کر کے 30 دن کے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافِلے کی بَرَکت سے بغیر کسی آپریشن کے حرام مَغز کا بَل ختم ہو گیا اور میں صحّت مند ہو گیا۔

گر کوئی مرض ہے تو بڑی غرض ہے پاؤ گے راحتیں قافِلے میں چلو
دردِ سر ہو اگر یا ہو دردِ کمر پاؤ گے صحّتیں قافِلے میں چلو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلوں میں کتنی بَرَکتیں ہیں! یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ ضَروری نہیں کہ مَدَنی قافِلے کے مسافِر کی بیماریاں اور پریشانیاں دُور ہو ہی جائیں ۔ یہ سب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی مرضی پر موقوف ہوتا ہے، آپ بھی جانتے ہیں کہ صحّت کی ضَمانت نہ ہونے کے باوُجُود لوگ علاج پر لاکھوں روپے خرچ کرتے ہیں اور شِفا نہ ملنے کے باوُجُود کوئی علاج ترک نہیں کرتا ہے بلکہ بہتر سے بہترین علاج کروانے کے باوُجُود مریض دم توڑ دیتے ہیں پھر بھی علاج مُعالِجہ کی کوئی مخالفت نہیں کرتا ہے ۔ تو اگر مَدَنی قافِلے میں بھی مرض دور نہ ہو تو شیطان کے وسوسوں کا شکار نہیں ہونا چاہئے ۔ بلکہ صِرف دُنیاوی مسائل کے حل کی نیّت کرنے کے بجائے مَدَنی قافِلے میں علمِ دین سیکھنے اور ثوابِ آخِرت کمانے کی نیّتیں بھی کرنی چاہئیں ۔ اور یہ بھی ذِہن میں رکھئے کہ شِفاء بھی رَحمت ہے اور مرض بھی سببِ نُزولِ رَحمت ۔ ہمیں ہر حال میں صَبر و تَحَمُّل (تَ۔حَم۔مُل) سے کام لینا چاہئے ۔ بیماری اور مصیبت کے بہُت فَضائل ہیں اور خوش نصیب مسلمان صَبر کر کے خوب اَجر کماتے ہیں چُنانچِہ

مجھے نابینا رہنا منظور ہے!

حضرتِ سیِّدُنا ابوبَصیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر نابینا تھے ۔ فرماتے ہیں، میں ایکبار حضرتِ سیِّدُنا امام باقِر علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القادِر کی خدمتِ سراپا عظمت میں حاضِر ہوا ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہنے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں روشن ہوگئیں، جب دوبارہ ہاتھ پھیرا تو پھر نابینا ہوگیا ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے مجھ سے فرمایا، آپ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ ﴿۱﴾ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور قِیامت کے روز آپ سے بینائی کی نعمت کا اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے ﴿۲﴾ آپ نابینا ہی رہیں اور بِغیر حساب و کتاب جنّت کا داخِلہ نصیب ہو جائے ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوبصیر علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القدیر فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، جنّت میں بے حساب داخِلہ چاہئے، مجھے نابینا رہنا منظور ہے ۔ (ملخصاً شواہدُ النُّبُوَّۃ ص ۲۴۱ مکتبۃُ الحقیقۃ اِستنبول تُرکی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے مقبول بندوں کو کس قدر عُروج و کمال کا بخشا ہے کہ اندھوں کو آنکھیں بھی دے سکتے ہیں اور بے حساب جنّۃ میں داخِلہ کی بِشارت بھی ۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت پر صَبر کرنے سے زبردست اَجر ملتا ہے ۔ آنکھیں چلی جانے پر صَبر کرنے والے کیلئے تو خود حدیثِ قُدسی میں جنّت کی بِشارت موجود ہے ۔ چُنانچِہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ فرماتا ہے، "جب میں اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں اور وہ صَبر کرے تو آنکھوں کے بدلے اُسے جنّت دوں گا ۔ (صحیح البخاری ج ۴ ص ۶ الحدیث ۵۶۵۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صبر کر، اے مسلمان! نہ تُو ڈگمگا صَبر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبر کر کہ یہی سنّتِ شاہِ ابرار ہے

اللّٰہ عزَّوَجلَّ کے مشہور ننانوے ناموں کی نِسبت سے 99 حکایات

دُرُودشریف کی فضیلت

خاتم المُرسَلین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیع المُذنِبین، انیسُ الغَرِیبین، سِراجُ السَّالکین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق واَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جب جُمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالٰی فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جُمعرات اور شبِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھتا ہے۔ (کنزالعمال ج۱ص۲۵۰ الحدیث ۲۱۷۴)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۱﴾ تین پرندے

حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، امامُ المُتَوَکِّلین، سیِّدُ القانِعین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں تین پرندے ہدیۃً پیش کئے گئے تو آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک پرندہ اپنی کنیز کو کھانے کے لئے عطا فرمادیا، دوسرے روز کنیز وہ پرندہ لے آئی تو رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اس سے فرمایا کہ میں نے تجھے منع نہ کیا تھا کہ کل کے لئے کچھ بچا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالٰی ہر دوسرے دن کا رِزق عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الایمان ج۲ص۱۱۱۸ الحدیث ۱۳۴۷ دارالکتب العلمیہ بیروت) اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دوسرے دن کیلئے جمع رکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا مقامِ تَوَکُّل یقیناً سب سے بُلند تر تھا، آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اپنے واسطے دوسرے دن کے لئے کبھی بھی کھانا بچا کر نہیں رکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے مال کی کبھی زکوٰۃ نہیں دی، اِس لئے کہ کبھی مال جمع ہی نہیں فرمایا۔ جو زکوٰۃ فرض ہوتی۔ مُفسِّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرزند کے گلے پر چُھری چلادی، حضرتِ اَدھم (رحمۃ اللہ تعالی علیہ) نے اپنے بیٹے ابراھیم کیلئے دُعاء کی، خُدایا اس کو موت دیدے کہ اسے چومنے کی وجہ سے میں ایک آن تجھ سے غافِل ہوگیا۔ یہ ان حضرات کا جذبہ تھا گویا "جو چیز یار سے آڑ بنے اُس کو پھاڑ دو۔" حضرتِ سیِّدُنا ابوذَرّ غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ زاہد ترین صَحابی تھے ان کے جذبات اِس شِعر کے مِصداق تھے۔

کوڑی نہ رکھ کفن کو، تج ڈال مال و دھن کو
جس نے دیا ہے تن کو ، دیگا وُہی کفن کو

یہ یاد رہے! مالِ حلال جمع کرنا حرام نہیں، چُنانچہ مفتی صاحِب مزید فرماتے ہیں، مال جمع رکھنا بعدِ وفات چھوڑ جانا حلال ہے جبکہ اِس سے زکوٰۃ، فطرہ، قُربانی اور حُقوقُ العِبا ادا کئے جاتے رہے ہوں۔
(مُلَخَّصاً مِراٰۃ ج ۳ ص ۸۸، ۸۹ ضیاء القران پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

﴿۲﴾ مُردہ بکری کان جھاڑتی اُٹھ کھڑی ہوئی

حضرتِ سیِّدُنا کعب بن مالِک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حُضُورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہوئے تو آپ کے چہرۂ انور کو مُتَغَیِّر پایا۔ یہ دیکھ کر اُسی وَقت وہ اپنے گھر پہنچے اور اپنی زوجۂ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں نے رسولُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ا چہرۂ زیبا بدلا ہوا دیکھا ہے، میرا گمان ہے کہ بھوک کے سبب سے ایسا ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ موجود ہے؟ جواب دیا، وَاللہ عَزَّ وَجَلَّ اِس بکری اور تھوڑے سے بچے کُھچے آٹے کے سِوا اور کچھ نہیں۔ اُسی وقت بکری کو ذَبح کر دیا اور فرمایا کہ جلدی جلدی گوشت اور روٹیاں تیّار کرو۔ جب کھانا تیّار ہو گیا تو ایک بڑے پیالے میں رکھ کر سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَربارِ دُربار میں حاضِر ہو گئے اور کھانا پیش کر دیا۔ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، شافِعِ اُمَم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، اے جابر! اپنی قوم کو جمع کر لے۔ میں لوگوں کو لے کر حاضِرِ خدمتِ بابَرَکت ہوا، فرمایا، ان کو جُدا جُدا ٹولیاں بنا کر میرے پاس بھیجتے رہو۔ اِس طرح وہ کھانے لگے۔ جب ایک ٹولی سَیر ہو جاتی تو وہ نِکل جاتی اور دوسری آ جاتی یہاں تک کہ سب کھا چکے اور برتن میں جتنا کھانا پہلے تھا اُتنا ہی سب کے کھانے کے بعد بھی موجود تھا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے تھے کھاؤ اور ہڈّی نہ توڑو۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برتن کے بیچ میں ہڈّیوں کو جمع کیا اور ان پر اپنا ہاتھ مبارَک رکھا اور کچھ کلام پڑھا جسے میں نے نہیں سُنا۔ ابھی جس کا گوشت کھایا تھا وُہی بکری یکا یک کان جھاڑتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، اپنی بکری لے جاؤ! میں بکری اپنی زوجۂ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لے آیا۔ وہ (حیرت سے) بولیں، یہ کیا؟ میں نے کہا، وَاللہ! عَزَّ وَجَلَّ یہ ہماری وُہی بکری ہے جس کو ہم نے ذَبح کیا تھا۔ دُعائے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسے زندہ کر دیا ہے! یہ سُن کر ان کی زوجۂ مُحترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے ساختہ پکار اُٹھیں، میں گواہی دیتی ہوں کہ بے شک وہ اللہ عزوجل کے رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۱۱۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۳﴾فوت شدہ مَدنی مُنّے زندہ ہو گئے!

مشہور عاشقِ رسول حضرتِ علّامہ عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ روایت فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی حقیقی مَدَنی مُنّوں کی موجودگی میں بکری ذبح کی تھی۔ جب فارغ ہو کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لے گئے تو وہ دونوں مَدَنی مُنّے چُھری لے کر چھت پر جا پہنچے، بڑے نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا، آؤ میں بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی کروں جیسا کہ ہمارے والِد صاحِب نے اس بکری کے ساتھ کیا ہے۔ چُنانچہ بڑے نے چھوٹے کو باندھا اور حلق پر چُھری چلادی اور سر جُدا کر کے ہاتھوں میں اُٹھالیا! جُونہی ان کی امّی جان نے یہ منظر دیکھا تو اُس کے پیچھے دوڑیں وہ ڈر کر بھاگا اور چھت سے گرا اور فوت ہو گیا۔ اُس صابِرہ خاتون نے چیخ و پکار اور کسی قسم کا واویلا نہ کیا کہ کہیں عظیم الشّان، مہمانِ سلطانِ دوجہان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پریشان نہ جائیں، نہایت صَبر واستِقلال سے دونوں کی ننّھی لاشوں کو اندر لا کر ان پر کپڑا اُڑھا دیا اور کسی کو خبر نہ دی یہاں تک کہ حضرتِ جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بھی نہ بتایا۔ دل اگرچہ صدمہ سے خون کے آنسو رو رہا تھا مگر چہرے کو تر و تازہ و شگفتہ رکھا اور کھانا وغیرہ پکایا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے اور کھانا آپ کے آگے رکھا گیا۔ اِسی وقت جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاضِر ہو کر عرض کی، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جابر سے فرماؤ، اپنے فرزندوں کو لائے تاکہ وہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ کھانا کھانے کا شَرَف حاصِل کرلیں۔ سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے فرمایا، اپنے فرزندوں کو لاؤ! وہ فوراً باہَر آئے اور زوجہ سے پوچھا، فرزند کہاں ہیں؟ اُس نے کہا کہ حُضُورِ پُرنور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کیجئے کہ وہ موجود نہیں ہیں۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، اللہ تعالٰی کا فرمان آیا ہے کہ ان کو جلدی بلاؤ! غم کی ماری زوجہ رو پڑی اور بولی، اے جابر! اب میں ان کو نہیں لاسکتی۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، آخِر بات کیا ہے؟ روتی کیوں ہو؟ زوجہ نے اندر لے جا کر سارا ماجرا سُنایا اور کپڑا اُٹھا کر مَدَنی مُنّوں کو دکھایا، تو وہ بھی رونے لگے کیونکہ وہ ان کے حال سے بے خبر تھے۔ پس حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہنے دونوں کی ننّھی ننّھی لاشوں کو لا کر حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے قدموں میں رکھ دیا۔ اس وقت گھر سے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔ اللہ تعالٰی نے جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا اور فرمایا، اے جبرئیل! میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماؤ، اللہ ربُّ العزّت فرماتا ہے، اے پیارے حبیب! تم دُعا کرو ہم ان کو زندہ کر دیں گے۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محتشم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دُعا فرمائی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُکم سے دونوں مَدَنی مُنّے اُسی وَقت زندہ ہو گئے۔ (شواہِدُ النُّبُوَّۃ ص ۱۰۵ مکتبۃ الحقیقۃ اِستنبول ترکی، مدارِجُ النّبوّت حصہ ۱ ص ۱۹۹ نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی مرکز الاولیاء لاہور)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! میرے پیارے پیارے آقا مدینے والے مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بھی کیا خوب شان ہے کہ مختصر سا کھانا بَہُت سارے لوگوں نے کھالیا پھر بھی اُس میں کسی قسم کی کمی واقِع نہ ہوئی اور پھر بکری کے گوشت کی بچی ہوئی ہڈّیوں پر کلام پڑھا تو گوشت پوست پہن کر بِعَینِہٖ وُہی بکری کان جھاڑتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی۔ نیز حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فوت شدہ دونوں حقیقی مَدَنی منّوں کو بِاِذنِ اللہ عزَّ وَجَلَّ زندہ کردیا۔

مُردوں کو جِلاتے ہیں رَوتوں کو ہنساتے ہیں　　آلام مٹاتے ہیں بگڑی کو بناتے ہیں

سرکار کِھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں　　سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

﴿۴﴾ سات کَھجوریں

حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن سارِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، غَزوۂ تَبوک میں ایک رات سرورِ کائنات، شاہِ موجودات، دافِعِ آفات وبَلِیّات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے بِلال! تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عَرض کی، حُضُور! آپ کے ربّ عزَّ وَجَلَّ کی قسم! ہم تو اپنے تَوشہ دان خالی کئے بیٹھے ہیں۔ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، اچّھی طرح دیکھو اور اپنے تَوشہ دان جھاڑ و شاید کُچھ نکل آئے۔ (اُس وقت ہم تین افراد تھے) سب نے اپنے اپنے تَوشہ دان جھاڑے تو کُل سات کَھجوریں برآمد ہوئیں۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کو ایک صَفحہ پر رکھ کر ان پر اپنا دستِ مبارَک رکھ دیا، اور فرمایا، بِسمِ اللہ پڑھ کر کھاؤ، ہم تینوں نے محبوبِ داوَر عزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ انور کے نیچے سے اُٹھا کر خوب کھائیں، حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گُٹھلیاں اُلٹے ہاتھ میں رکھتا جاتا تھا، جب میں نے سیر ہو کر ان کو شُمار کیا تو 54 تھیں! اِسی طرح ان دونوں صَحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی سیر ہو کر کھائیں۔ جب ہم نے کھانے سے ہاتھ روک لیا تو سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اپنے دستِ پُر انوار اُٹھالیا۔ وہ ساتوں کَھجوریں اِسی طرح موجود تھیں! شَہَنْشاہِ خوش خِصال، سلطانِ شیریں مقال، پیکرِ حُسنِ و جمال، بے مِثل و بے مثال، اپنی ہر صفت میں باکمال، محبوبِ ربِّ ذوالجلال عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، اے بِلال! ان کو سنبھال کر رکھو اور ان میں سے کوئی نہ کھائے، پھر کام آئیں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا بِلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نے ان کو نہ کھایا، جب دوسرا دن آیا اور کھانے کا وَقت ہُوا تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وُہی سات کَھجوریں لانے کا حکم دیا، آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھر اِسی طرح ان پر اپنا دستِ مبارَک رکھا اور فرمایا، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ! اب ہم دس آدمی تھے سب سَیر ہو گئے۔ حُضُور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، اے بلال! اگر مجھے حق تعالیٰ سے حیا نہ آرہی ہوتی تو واپس مدینہ پہنچنے تک ان ہی سات کھجوروں سے کھاتے۔ پھر سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے وہ کھجوریں ایک لڑکے کوعطا فرمادیں۔ وہ انھیں کھا کر جاتا رہا۔ (الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۴۵۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہواوران کے صد قے ہماری مغفرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ربِّ کائنات عزَّوَجَلَّ نے، شہنشاہِ موجودات صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو کس قدر وسیع اختیارات سے نوازا تھا۔ سات کھجوروں میں کس قدر بَرَکت ہوئی کہ کئی صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے شکم سیر ہو کرتناوُل کیا

مالِک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

﴿۵﴾ میں روزانہ دو فلمیں دیکھتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول نے بے شمار افراد کی تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا کردیا۔ چنانچہ عطّار آباد (جیکب آباد) بابُ الاسلام سندھ کے ایک اسلامی بھائی نے اپنے مَدَنی ماحول میں آنے کا واقِعہ کچھ اِس طرح تحریر فرمایا ہے، میں بہت زیادہ گناہوں میں ڈوبا رہتا، عُموماً روزانہ دو فلمیں دیکھتا، ہر وَقت اپنے ساتھ ریڈیو رکھتا، ایک بیچتا اور دوسرا خریدتا، رات کو سوتے وَقت بھی سرہانے ریڈیو چلا کر رکھتا، ریڈیو سنتے سنتے رات دو بجے جب مجھے نیند گھیر لیتی تو اُٹھ کر امّی جان ریڈیو بند کرتی۔ غالباً ۱۴۱۶ھ کے رَمَضانُ المبارَک کی کسی جُمعرات کا واقِعہ ہے کہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے حَیدر آباد گیا، وہ مجھے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں فیضانِ مدینہ لے گئے۔ بابُ المدینہ کراچی سے آپ (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) کا ٹیلیفونک بیان سنا، سُنتے ہی میری زندگی میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا، خوفِ خدا عزَّوَجَلَّ کے سبب میں نے رو رو کر گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک ہو گیا۔ عطّار آباد میں دعوتِ اسلامی کے ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشش کے ذَریعے اَلْحَمْدُلِلّٰہ عزَّوَجَلَّ مجھے ایک مٹھی داڑھی رکھوائی۔

میں تو نادان تھا دانِستہ بھی کیا کیا نہ کیا
لاج رکھ لی مرے لجپال نے رُسوا نہ کیا
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶﴾ تھوڑے کھانے میں بَرَکت

حضرتِ سیِّدُنا صُہَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ مدینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے لئے تھوڑا سا

کھانا پکایا اور دعوت عرض کرنے کے لئے حاضِر ہُوا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ مارے شَرم کے کچھ عرض نہ کرسکا اور خاموش کھڑا رہا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے میری طرف دیکھا میں نے اشارہ سے کھانے کے لئے چلنے کی اِلتِجاء کی، فرمایا، اور یہ لوگ؟ میں نے عَرض کی نہیں۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم خاموش ہوگئے اور میں اِسی مقام پر کھڑا رہا۔ حُضُورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے پھر میری طرف نظر فرمائی۔ میں نے اِسی طرح پھر اشارۃً عَرض کی۔ فرمایا، یہ لوگ؟ میں نے عَرض کی، نہیں۔ دوسری یا تیسری مرتبہ کے جواب میں میں نے عَرض کی، ''بہُت اچّھا'' یعنی ان کو بھی لے چلئے اور ساتھ یہ بھی عَرض کردی کہ صِرف تھوڑا سا کھانا آپ ہی کے لئے پکایا ہے۔ شاہِ خَیرُ الْاَ نام صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم ان تمام صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ تشریف لائے، سب نے اچھی طرح کھایا اور کھانا پھر بھی بچ رہا۔

(الخصائص الکبریٰ ج ۲ ص ۸۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرورِ کائنات، شہنشاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی ذاتِ سِتُودہ صِفات یقیناً باعثِ نُزولِ بَرَکات ہے۔ اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صدقے ہم پر ہر دم رَحمت کی برسات ہے۔ کھانے کی قلّت کے سبب فقط تنہا جانِ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی دعوت تھی مگر مالِکِ جنّت، قاسِمِ نِعمت، سراپا جود وسخاوت، محبوبِ ربُّ العزّت عزوجل و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بَرَکت سے قلیل طعام کثیر صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کو نہ صِرف کافی ہوگیا بلکہ بچ رہا۔

یہ سُن کر تخی آپ کا آستانہ، ہے دامن پَسارے ہوئے سب زمانہ
نواسوں کا صدقہ نگاہِ کرم ہو، ترے در پہ تیرے گدا آ گئے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی شانِ عظمت نشان اور آپ سے ظاہِر ہونے والے معجِزات کی تو بات ہی کیا ہے! آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے غلاموں سے بھی عظیم الشّان کرامات کا ظُہُور رہتا ہے چُنانچِہ

﴿۷﴾ جشنِ ولادت کے لڈّوؤں میں بَرَکت

مُرادآباد (الھند) میں ایک عاشقِ رسول ہر سال ربیعُ النُّور شریف میں دھوم دھام سے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا جشنِ ولادت مناتے اور زبردست محفلِ میلاد مُنعَقِد فرماتے، سرکارِ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے خلیفہ صاحبِ خزائنُ العِرفان حضرت صدرُ الافاضل علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی اُس میں خُصوصی شرکت فرماتے تھے۔ ایک بار محفلِ میلاد میں معمول سے بہُت زیادہ افراد آگئے۔ اِختِتام پر حسبِ معمول پاؤ پاؤ بھر (تقریباً 250 گرام) کے لڈّو کی تقسیم شُروع ہوئی مگر وہ آدھوں آدھ کم پڑنے لگے۔ بانیٔ محفل

نے گھبرا کر حضرتِ صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمتِ باکرامت میں ماجراعرض کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا رُومال نکال کر دیا اور فرمایا، لڈّو کے برتن پر ڈال دیجئے، اور تاکید فرمائی کہ تبرُّک رومال کے نیچے سے نکال کر تقسیم کیا جائے مگر برتن کھول کر نہ دیکھا جائے۔ چُنانچہ خوب لڈّو تقسیم ہوئے اور ہر ہر فرد کو لڈّو مل گیا۔ آخِر میں جب برتن کھولا گیا تو رُومال اُٹھاتے وقت برتن میں جتنے لڈّو تھے اُتنے ہی اب بھی موجود تھے! (مُلَخَّصاً، تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت صدرالافاضل ص ۳۴۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کایا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمتگاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸﴾ والِد صاحِب سے عذاب اُٹھ گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں شامل ہونے والے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں کی بھلائیاں پانے کے حقدار قرار پاتے ہیں، ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، میں عید کے دوسرے روز عاشِقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اِسی دَوران والِد مرحوم جن کو فوت ہوئے دو برس گزر چکے تھے، میرے خواب میں بہُت اچّھی حالت میں تشریف لائے، میں نے پوچھا، ابّو! اِنتِقال کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا، کچھ عرصہ گناہوں کی سزا ملی مگر اب عذاب اُٹھ گیا ہے، تم دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ہرگز مت چھوڑنا کہ اِسی کی بَرَکت سے مجھ پر کرم ہوا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت بہُت بڑی ہے، نیک اولاد صَدَقۂ جارِیہ ہوتی ہے اور ان کی دُعاؤں کے طُفیل فوت شُدہ والِدین کیلئے آسانیاں ہوجاتی ہیں۔ اولاد کو نیک بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک بہترین ذَرِیعہ ہے۔

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مَدَنی ماحول
یہاں سنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز
تم آجاؤ سکھلائے گا مَدَنی ماحول

﴿۹﴾ 300 آدمی سُؤر بن گئے!

حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت سراپا عظمت میں حواریوں نے عَرض کی، کہ (کیا) آپ کا ربّ عَزَّوَجَلَّ آپ کی دُعا سے یہ کرم نوازی فرما دیگا کہ ہم پر آسمان سے غیبی دسترخوان نعمتوں سے بھرا ہوا اُتارے؟ اس پر حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، ایسے سُوالات نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، منہ مانگے مُعجزات نہ مانگو اگر تم مومِن ہو تو اِس سے باز آجاوٴ۔ اُنہوں نے جواباً عرض کی، حُضُور والا! ہمارا یہ مَعرُوضہ آپ کی نُبُوّت یا ربّ تعالیٰ کی قُدرتِ کامِلہ میں کسی شک وشُبہ کی بنا پر نہیں بلکہ اس کے چار مقصد ہیں: ﴿۱﴾ ایک یہ کہ ہم وہ غیبی کھانا کھائیں، بَرَکت حاصِل کریں، اس سے ہمارے دل منوّر ہو جائیں، ہم کو قُربِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور زیادہ حاصِل ہو جائے ﴿۲﴾ دوسرے یہ کہ آپ علیہ السلام نے جو ہم سے وعدہ فرمایا ہے کہ تم لوگ مقبولُ الدُّعا ہو، ربّ تعالیٰ تمہاری مانتا ہے اِس کا ہم کو عَینُ الیقین حاصِل ہو جائے دل ہمارے مطمَئن ہو جائیں ہم کو اپنے کامِلُ الایمان ہونے پر اطمینان ہو جائے ﴿۳﴾ تیسرے یہ کہ ہم کو آپ علیہ السلام کی صَداقت عَینُ الیقین سے معلوم ہو جائے ﴿۴﴾ چوتھے یہ کہ ہم اِس آسمانی مُعجِزے کا مُشاہَدہ کرلیں اور دُوسروں کے لیے ہم عَینی گواہ بن جائیں نیز تا قِیامت لوگوں کے لیے ہمارا یہ واقِعہ کمالِ ایمان کا باعِث بنے ہم آپ کے زندہٴ جاوِید گواہ بن جاویں۔ حضرتِ سیِّدُ نا سلمان فارسی وعبداللہ ابن عبّاس وجمہور مُفسِّرین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِین کا قول یہ ہے کہ جب حواریوں نے حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہر طرح کا اطمینان دلایا کہ ہم یہ خوان مَحض شوق یا تفریح کیلئے نہیں مانگتے بلکہ اس میں ہمارے دینی مقاصِد ہیں۔ تب حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ٹاٹ کا لباس پہنا اور رو رو کر وہ دُعا کی،

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ اٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۝ (پ ۷ المائدہ ۱۱۴)

ترجَمہٴ کنزالایمان: اے اللہ! اے رب ہمارے! ہم پر آسمان سے ایک خوان اُتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی اور ہمیں رزق دے اور تُو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

چُنانچہ سُرخ رنگ کا دسترخوان بادَلوں میں ڈھکا ہوا آیا، یہ تمام لوگ اسے اُترتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ یہ دسترخوان مَع بادَلوں کے آہستہ آہستہ نیچے اترا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان رکھ دیا گیا۔ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علیٰ نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِس دسترخوان کو دیکھ کر بہُت روئے اور دُعا کی، مولیٰ! مجھے شاکِرین سے بنا، الٰہی! اسے اِن حواریوں کے لئے رَحمت بنا، عذاب نہ بنا۔ حواریوں نے اس سے ایسی خوشبو محسوس کی جو اس سے پہلے کبھی نہ کی تھی۔ حضرتِ سیِّدُ نا

عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور حواری سجدۂ شکر میں گر گئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، کہ اسے کون کھولے گا؟ یہ خوان سُرخ غلاف سے ڈھکا ہوا تھا۔ تمام نے عرض کی، حُضُور! آپ ہی کھولیں۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تازہ وُضو کیا نوافِل پڑھے، دیر تک دعائیں مانگیں، پھر دستر خوان سے غِلاف ہٹایا، اس میں یہ چیزیں تھیں:۔ سات مچھلیاں، سات روٹیاں، ان مچھلیوں پر سِنّے نہ تھے، اندر کانٹا نہ تھا۔ اس سے روغن ٹپک رہا تھا ان کے سروں کے آگے سِرکہ دُم کی طرف نمک آس پاس سبزیاں۔ بعض روایات میں ہے کہ پانچ روٹیاں تھیں۔ ایک روٹی پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر۔ پانچویں پر بُھنا ہوا گوشت۔ شمعون حواری نے پوچھا کہ اے روحُ اللہ! یہ کھانا جنّت کا ہے یا زمین کا؟ فرمایا، نہ زمین کا نہ جنّت کا، یہ مَحض قدرتی ہے۔ اوّلاً بیمار و فُقَراء، فاقہ مست، بَرَص و جُذام والے اور اپاہج بلائے گئے۔ آپ نے فرمایا، بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ تمہارے لئے مبارَک ہے اور مُنکِرِین کے لئے بلا۔ پھر دوسرے لوگوں سے یہی فرمایا، چُنانچہ پہلے دن سات ہزار تین سو آدمیوں نے کھایا، پھر وہ خوان اُٹھا، لوگ دیکھتے رہے، اُڑتا ہوا ان کی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔ تمام بیمار مصیبت زدہ اچھے تندرست ہو گئے فُقَراء غنی (یعنی غریب مالدار) ہو گئے پھر یہ خوان چالیس دن مسلسل یا ایک دن کے بعد ایک دن آتا رہا، لوگ کھاتے رہے۔ پھر حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر وحی آئی کہ اب اِس سے صِرف فُقَرا کھائیں کوئی غنی نہ کھائے۔ جب یہ اعلان ہوا تو اَغنیاء (یعنی مالدار لوگ) ناراض ہو گئے اور بولے کہ یہ مَحض جادو ہے! یہ مُنکِرِین (یعنی انکار کرنے والے) تین سو آدمی تھے یہ لوگ شب کو اپنے بال بچّوں میں بخیریت سوئے مگر صبح کو اُٹھے تو سُوَّر تھے راستوں میں بھاگتے پھرتے تھے گندگی پاخانہ کھاتے تھے۔ جب لوگوں نے ان کا حال یہ دیکھا تو حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پاس بھاگے آئے، بُہت روئے، یہ سُوَّر بھی آپ کے گرد جمع ہو گئے اور روتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام انہیں نام بنام پکارتے تھے یہ جواب میں سر ہلاتے تھے مگر بول نہ سکتے تھے۔ تین دن نہایت ذِلّت و خواری سے جیئے، چوتھے دن سب کے سب ہلاک ہو گئے ان میں کوئی عورت یا بچّہ نہ تھا سب مرد تھے۔ جتنی قومیں دُنیا میں مَسخ کی گئیں وہ ہلاک کر دی گئیں ان کی نسل نہ چلی یہ قانونِ قدرت ہے۔ (مُلخصاً التفسیر الکبیر ج۴ص۴۲۳ دار احیاء التراث العربی بیروت) ترمِذی شریف کی حدیث میں ہے، نبیِّ کریم رءُوف رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے، آسمان سے روٹی اور گوشت کا خوان نازل کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ نہ خیانت کریں نہ دوسرے دن کے لیے بچا کر رکھیں، پس انہوں نے خیانت کی اور دوسرے دن جمع بھی کیا تو انہیں بندر اور خنزیر کی شکل کر دیا گیا (جامع ترمذی ج۵ص۴۴ الحدیث ۳۰۷۲ دار الفکر بیروت) اُن لوگوں کو تاکید کی گئی تھی کہ اِس خوان میں سے کل کے لیے بچا کر چُھپا کر نہ رکھیں بعض لوگوں نے کل کے لیے بچایا وہ سُوَّر بنا دیئے گئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبدُاللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، قیامت میں سخت عذاب، دستر خوان والے عیسائیوں، فرعونی لوگوں اور مُنافقوں کو ہوگا۔

(الدرُّ المنثور ج۳ص۲۳۷ دار الفکر بیروت)

کیا سُؤر کا نام لینے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی شانِ عظمت نشان آپ نے دیکھی! آپ کی دُعا سے اللّٰہعَزَّ وَجَلَّ نے نعمتوں بھرا مائدہ (یعنی دسترخوان) نازِل فرمادیا۔ دنیا میں جو بھی نِعمت ملتی ہے عُموماً اُس میں زحمت بھی ہوتی ہے۔ شُکرانِ نِعمت کرنے والے کامیاب اور کُفرانِ نِعمت کرنے والے ناکام ہو جاتے ہیں۔ نعمتوں کی فَراوانیوں کو دیکھ کر نافرمانیوں پر اُتر آنے والے انجام کار ذلیل وخوار ہوتے ہیں جیسا کہ اِس قرآنی حکایت سے معلوم ہوا کہ 300 نافرمان سُؤر (خِنزیر) کی شکل میں مُتَشَکِّل ہوگئے اور تین دن تک دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرے اور چوتھے دن ذِلّت کے ساتھ موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُس کے قہر وغضب سے پناہ مانگتے ہیں۔ بعض لوگوں کو یہ وَہم ہوتا ہے کہ "سُؤر" یا خِنزیر کا نام لینے سے زَبان ناپاک ہوجاتی اور وُضو ٹوٹ جاتا ہے! یہ سراسر غَلَط فہمی ہے۔ خِنزیر کا لفظ قرانِ کریم میں بھی موجود ہے۔ لہٰذا یہ لفظ بولنے سے نہ زَبان ناپاک ہوتی ہے اور نہ ہی وُضو ٹوٹتا ہے۔

﴿۱۰﴾ تیسری روٹی کہاں گئی؟

حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی خدمت میں ایک آدَمی نے عرض کی، "یا روحَ اللہ! میں آپ کی صُحبتِ بابَرَکت میں رَہ کر خدمت کرنا علمِ شریعت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس کو اجازت دے دی۔ چلتے چلتے جب دونوں ایک نَہر کے کَنارے پہنچے تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، "آؤ کھانا کھا لیں۔" آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تین روٹیاں تھیں، جب ایک ایک روٹی دونوں کھا چکے تو حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نَہر سے پانی نوش فرمانے لگے، اُس شخص نے تیسری روٹی چُھپالی۔ جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پانی پی کر واپَس تشریف لائے تو روٹی موجود نہ پا کر اِستِفسار فرمایا، "تیسری روٹی کہاں گئی؟" اُس نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام خاموش ہورہے۔ تھوڑی دیر بعد فرمایا، "آؤ آگے چلیں۔" راستہ میں ایک ہرنی ملی جس کے ساتھ دو بچّے تھے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے ہرنی کے ایک بچّے کو اپنے پاس بلایا، وہ آگیا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُسے ذَبح کیا، بھونا اور دونوں نے مل کر کھایا۔ گوشت کھاچکنے کے بعد آپ نے ہڈّیوں کو جمع کیا اور فرمایا، "قُم بِاِذنِ اللہ (اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حکم سے زندہ ہو کر کھڑا ہوجا) ہرنی کا بچّہ زندہ ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلا گیا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا، "تجھے اُس اللّٰہعَزَّ وَجَلَّ کی قسم جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی۔ سچ بتا، وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟" وہ بولا، "مجھے نہیں معلوم۔" فرمایا، "آؤ آگے چلیں۔" چلتے چلتے ایک دریا پر پہنچے، اور بیٹھ گئے، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص کا ہاتھ پکڑا اور پانی کے اُوپر چلتے ہوئے دریا کے دوسرے کَنارے پہنچ گئے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اُس شخص سے فرمایا، "تجھے اُس خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جس نے مجھے یہ مُعجِزہ دکھانے کی قُدرت عطا کی، سچ بتا کہ وہ تیسری روٹی کہاں گئی؟ وہ بولا، "مجھے نہیں معلوم!" آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، "آؤ آگے چلیں۔" چلتے چلتے ایک ریگستان میں پہنچے، آپ عَلَیْہِ

الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے رَیت کی ایک ڈھیری بنائی اور فرمایا،''اے رَیت کی ڈھیری! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے حُکم سے سونا بن جا۔'' وہ فوراً سونا بن گئی، آپ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے اُس کے تین حصّے کئے پھر فرمایا،''یہ ایک حصّہ میرا ہے اور ایک حصّہ تیرا اور ایک اُس کا جس نے وہ تیسری روٹی لی۔'' یہ سُنتے ہی وہ شخص جھٹ بول اُٹھا! یا روحَ اللہ! وہ تیسری روٹی میں نے ہی لی تھی۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام نے فرمایا،''یہ سارا سونا تُو ہی لے لے۔ پھر اس کو چھوڑ کر آگے تشریف لے گئے۔ یہ شخص سونا چادر میں لپیٹ کر اکیلا ہی روانہ ہوا، راستے میں اسے دو شخص ملے، اُنہوں نے جب دیکھا کہ اس کے پاس سونا ہے تو اس کو قتل کر دینے کے لئے تیار ہو گئے تا کہ سونا لے لیں۔ وہ شخص جان بچانے کی خاطر بولا،''تم مجھے قتل کیوں کرتے ہو! ہم اس سونے کے تین حصّے کر لیتے ہیں اور ایک ایک حصّہ بانٹ لیتے ہیں۔ وہ دونوں شخص اس پر راضی ہو گئے۔ وہ شخص بولا،''بہتر یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی تھوڑا سا سونا لے کر قریب کے شہر میں جائے اور کھانا خرید کر لے آئے تا کہ کھا، پی، کر سونا تقسیم کر لیں۔ چُنانچِہ ان میں سے ایک آدمی شہر پہنچا، کھانا خرید کر واپَس ہونے لگا تو اس نے سوچا، بہتر یہ ہے کہ کھانے میں زَہر ملا دُوں تا کہ وہ دونوں کھا کر مر جائیں اور سارا سونا میں ہی لے لوں۔ یہ سوچ کر اس نے زَہر خرید کر کھانے میں ملا دیا۔ اُدھر اُن دونوں نے یہ سازش کی کہ جیسے ہی وہ کھانا لیکر آئے گا ہم دونوں ملکر اُس کو مار ڈالیں گے اور پھر سارا سونا آدھا آدھا بانٹ لیں گے۔ چُنانچِہ جب وہ شخص کھانا لیکر آیا تو دونوں اُس پر پل پڑے اور اُس کو قتل کر دیا۔ اس کے بعد خوشی خوشی کھانا کھانے کیلئے بیٹھے تو زَہر نے اپنا کام کر دکھایا اور یہ دونوں بھی تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے اور سونا جُوں کا تُوں پڑا رہا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام واپَس لوٹے تو چند آدمی آپ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کے ہمراہ تھے آپ نے سونے اور تینوں لاشوں کی طرف اشارہ کر کے ہمراہیوں سے فرمایا،'' دیکھو دُنیا کا یہ حال ہے پس تم کو لازم ہے کہ اس سے بچتے رہو۔

(اِتحافُ السّادَۃِ المُتّقین ج۹ ص۸۳۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دولت کی مَحَبَّت کیسے کیسے گُل کِھلاتی، گناہوں پر اُکساتی، دربدر پھراتی، لوٹ مار کرواتی حتّٰی کہ لاشیں گِرواتی ہے مگر کسی کے ہاتھ نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو بے حد ستاتی اور خوب رُلاتی ہے۔ لہٰذا ہمارے بُزُرگانِ دین علیہ رَحِمَہُمُ اللّٰہِ المُبین مال و دولت کے مُعامَلے میں نہایت ہی مُحتاط تھے چُنانچِہ

مال کی مذمّت میں بُزُرگوں کے ارشادات

حُجّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، ﴿۱﴾ حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں، خدا کی قسم! جو دِرہم (یعنی دولت) کی عزّت کرتا ہے، اللہ ربُّ العزّت اُسے ذِلّت دیتا ہے ﴿۲﴾ منقول ہے، سب سے پہلے دِرہم و دینار بنے تو شیطان نے ان کو اُٹھا کر اپنی پیشانی پر رکھا پھر ان کو چُوما اور بولا، جس نے ان سے مَحَبَّت کی وہ میرا غلام ہے (اَلعِیاذُ بِاللّٰہ) ﴿۳﴾ حضرتِ سیِّدُنا سمیط بن عجلان علیہ رحمۃ المنّان نے فرمایا، دِرہم و دینار لت) مُنافِقوں کی لگام میں ہیں وہ ان کے ذَرِیعے دوزخ کی طرف کھینچے جائیں گے ﴿۴﴾ حضرتِ سیِّدُنا یَحْیٰی بن

مُعاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دِرہَم (یا روپے) بچھو ہیں اگر تم اِس کے زَہر کا اُتار نہیں جانتے تو اسے مت پکڑو کیوں کہ اگر اس نے ڈس لیا تو اس کا زَہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔ عرض کی، اِس کا اُتار کیا ہے؟ فرمایا، حلال طریقے سے حاصِل کرنا لو اور اس کے حقوقِ واجِبہ ادا کرنا ﴿۵﴾ حضرتِ سیِّدُ ناعلاء بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، دنیا خوب بناؤ سِنگھار کر کے میرے سامنے مِثالی صورت میں آئی۔ میں نے کہا، میں تیرے شَر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں۔ وہ بولی، اگر آپ مجھ سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو دِرہَم و دینار (روپے پیسوں) سے نفرت کیجئے کیوں کہ دِرَہم و دِینار وہ چیزیں ہیں جن کے ذَرِیعہ آدمی ہر قسم کی دنیا حاصِل کرتا ہے لہٰذا جو ان دونوں (یعنی درہم و دینار سے) صَبر کرے گا یعنی دُور رہے گا وہ دنیا سے بھی صَبر کرلے گا۔ مزید سیِّدُ نا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے عربی اشعار نقل کئے ہیں، ان کا ترجَمہ ہے:۔ "میں نے تو (یہ راز) پالیا ہے پس تم بھی اِس کے علاوہ کچھ اور گمان مت کرو اور یہ نہ سمجھو کہ تقویٰ اس دِرہَم کے پاس ہے۔ تو جب تم اس (مال) پر قادِر ہونے کے باوُجُود اسے ترک کر دو تو جان لو کہ تمہارا تقویٰ ایک مسلمان کا تقویٰ ہے۔ کسی آدمی کی قمیص پر لگے ہوئے پیوند یا پِنڈلی سے اُوپر کی ہوئی شلوار یا اس کی پیشانی جس میں (سجدے کے) نِشانات ہوں، کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھانا یہ دیکھو کہ وہ دِرہَم (مال دولت) سے مَحَبَّت کرتا ہے یا اس سے دُور رہتا ہے۔"

(اِحیاء عُلوم الدین ج ۳ ص ۲۸۸ دار صادر بیروت)

حُبِّ دنیا سے تُو بچا یا ربّ!
اپنا شیدا مجھے بنا یا ربّ!

﴿۱۱﴾ مَدنی محبوب کی زلفوں کا اسیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے بڑے بڑے چور ڈاکوؤں کے راہِ راست پر آجانے کے واقعات سُننے کو ملتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے وسیع دائرہ کار کو حُسنِ خوبی چلانے کیلئے مختلف ملکوں اور شہروں میں مُتعدَّد مجالس بنائی جاتی ہیں۔ مِنْجُملہ مجلسِ رابطہ بِالعُلَماءِ و المَشائخ بھی ہے جو کہ اکثر عُلَمائے کرام پر مُشتمل ہے۔ اِس مجلس کے اسلامی بھائی مشہور دینی درسگاہ جامِعہ راشِدیہ (پیر جو گوٹھ بابُ الاسلام سندھ) تشریف لے گئے۔ بر سبیلِ تذکرہ جَیل خانوں میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی بات چلی تو وہاں کے شیخُ الحدیث صاحِب کچھ اِس طرح فرمانے لگے، جَیل خانوں کے مَدَنی کام کی تابناک مَدَنی کارکردگی میں خود آپ کو سُناتا ہوں، پیر جو گوٹھ کے نَواح میں ایک ڈاکو نے تباہی مچا رکھی تھی، میں اُس کو جانتا تھا، آئے دن پولیس کے ساتھ اُس کی آنکھ مچولی جاری رہتی، کئی بار گرفتار بھی ہوا مگر اثر و رُسُوخ استعمال کر کے چھوٹ گیا۔ آخرِش کسی جُرم کی پاداش میں بابُ المدینہ کراچی کی پولیس کے ہتّھے چڑھ گیا، سزا ہوئی اور جیل میں چلا گیا۔ سزا کاٹ لینے کے بعد رِہائی ملنے پر مجھ سے ملنے آیا۔ میں پہلی نظر میں اُس کو پہچان نہ سکا کیوں کہ میں نے اِس کو داڑھی مُنڈا اور سر بَرَہنہ دیکھا تھا مگر اب اِس کے چہرے پر میٹھے میٹھے آقا مَدَینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی نورانی داڑھی

جگمگا رہی تھی، سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج اپنی بہاریں لُٹا رہا تھا، پیشانی پر نَمازوں کا نور نُمایاں نظر آ رہا تھا۔ میری حیرت کا طِلِسم (طِ۔لِسم) توڑتے ہوئے وہ بولا، قید کے دَوران جَیل کے اندر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول مُیَسَّر آ گیا اور عاشِقانِ رسول کی انفِرادی کوشِش کی بَرَکت سے میں نے گناہوں کی بیڑیاں کاٹ کر اپنے آپ کو مَدَنی محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زلفوں کا اَسیر بنا لیا۔

رَحمتوں والے نبی کے گیت گنبدِ خَضرا کے نظاروں میں
جب گاتا ہوں میں کھو جاتا ہوں میں
جاؤں تو جاؤں کہاں میں کس کا لاج والے لاج رکھنا تیرا
ڈھونڈوں آسرا کہلاتا ہوں میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۱۲﴾ ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے

حضرتِ سیِّدُنا سُوَید بن غَفلہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم کی خدمتِ سراپا عظمت میں دارُالاِمارۃ کوفہ میں حاضِر ہُوا۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم کے سامنے جَو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہُوا تھا، روٹی خشک اور اِس قَدَر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم کی کنیز فِضّہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا سے کہا، آپ کو اِن پر تَرس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے اِن کیلئے جَو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تا کہ توڑنے میں مَشَقَّت نہ ہو۔ فِضّہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا، امیرُ الْمُؤمِنین کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی جَو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیرُ الْمُؤمِنین کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا، اے ابنِ غَفلہ! آپ اِس کنیز سے کیا فرما رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عَرض کر دیا اور اِلتِجاء کی، یا امیرُ الْمُؤمِنین! آپ اپنی جان پر رَحم فرمایئے اور اِتنی مَشَقَّت نہ اُٹھایئے۔ تو آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیم نے فرمایا، اے ابنِ غَفلہ! دو عالم کے مالِک ومختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے اَہل وعِیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی شِکم سیر ہو کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک دَفعہ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا میں بھوک نے بَہُت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مِٹّی کے ڈھیلوں کو جَمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اُس سے فی ڈَول ایک کھجور اُجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اُس مِٹّی کو بھگو دیا یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے پھر وہ کھجوریں لے کر میں حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حُضُور حاضِر ہُوا اور سارا واقِعہ بیان کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ان میں سے

کچھ کھجوریں تناوُل فرمائیں۔(سفینۂ نوح حصّہ اوّل ص ۹۹ ضیاء القران پبلیکیشنز لاہور)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۱۳﴾دل کو نرم کرنے کا نُسخہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مَشَقّتیں برداشت کرنے باوُجُود زَبان پر کبھی حَرفِ شکایت نہ لاتے۔ غذا کے ساتھ ساتھ آپ کا لباس بھی انتہائی سادہ ہوا کرتا تھا۔ ایکبار آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ اپنی قمیص میں پیوند کیوں لگاتے ہیں؟ فرمایا، یَخْشَعُ الْقَلْبُ وَیَقْتَدِی بِہِ الْمُؤمِنُ یعنی اس سے دل نرم رہتا ہے اور مومن اِس کی پیروی کرتا ہے (یعنی مومن کا دل نرم ہی ہونا چاہئے) (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۱۴﴾جوتی سی رہے تھے

حضرتِ سَیِّدُ نا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، میں ایک دن امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا، دیکھا کہ آپ کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم اپنے مبارَک جوتے کو پیوند لگا رہے ہیں۔ میں نے تعجّب کیا تو فرمایا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی نعلینِ شریفین اور لباس مبارَک کو پیوند لگا لیا کرتے اور اپنے پیچھے دوسرے کو بھی بٹھا لیا کرتے تھے۔ (سفینۂ نوح حصّہ اوّل ص ۹۸ ضیاء القران پبلیکیشنز لاہور)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کہدے کوئی گھیرا ہے بلاؤں نے حسؔن کو
اے شیرِ خدا بہرِ مدد تیغ بکف جا

﴿۱۵﴾خوش ذائقہ فالودہ

امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں ایکبار خوش ذائقہ فالودہ پیش کیا گیا۔ فرمایا، اِس کی خوشبو، رنگ اور ذائقہ کتنا اچّھا ہے! میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اپنے نَفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کی اسے عادت نہیں (حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۳ رقم ۲۴۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جیسی نِعمت وَیسا حساب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم کی نَفس کُشی مرحَبا! کاش! ہم بھی سخت گرمی میں نَفس کے مطالَبہ پر آئسکریم یا فالودہ کھاتے اور ٹھنڈے مَشروبات غٹاغٹ چڑھاتے وَقت امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیم کی اِس ایمان افروز حِکایت کو بھی کبھی کبھی یاد کر لیا کریں۔ یاد رکھئے! نَفس کو جس قَدَر آسائشوں کی عادت ڈالی جائے وہ اُسی قَدَر ڈھیٹ اور عیش پرست ہو جاتا ہے۔ دیکھئے! جب پنکھا اِیجاد نہیں ہوا تھا اُس وَقت بھی لوگ گزارہ کر ہی لیتے تھے اور آج بَہُت سوں کی ایئر کنڈیشنڈ روم میں سونے کی عادت پڑ گئی ہے ان کو اب گرمیوں میں A.C. کے بِغیر نیند آنا دشوار ہوتا ہوگا۔ اِسی طرح جو عُمدہ و لذیذ اور گرما گرم کھانوں کے عادی ہیں، سادہ کھانا دیکھ کر اُن کا "مُوڈ آف" ہو جاتا ہوگا۔ بلکہ کبھی اتّفاق سے گھر میں اِن کی مرضی کے خلاف کھانا پیش کیا جاتا ہوگا تو بک بک کرتے، لڑتے جھگڑتے، اپنے بچّوں کی امّی جان بلکہ خود اپنی ماں سے مَعاذَ اللہ اُلجھ پڑتے اور یوں دل آزاریوں وغیرہ کے کبیرہ گناہوں میں جا پڑتے ہوں گے۔ اگر کبھی آپ نے اِس طرح کی خطا کی ہے تو میرا مشورہ ہے کہ توبہ بھی کیجئے اور جس جس کی دل آزاری کی ہے اُس سے مُعافی تلافی بھی فرما لیجئے۔ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضگی کی صورت میں مرنے کے بعد سخت پچھتاوا ہوگا۔ یاد رکھئے! دنیا میں نعمت جتنی عُمدہ ہوگی بروزِ قِیامت اُس کا حساب بھی اُتنا ہی زِیادہ ہوگا۔ حسابِ آخِرت کے مُعامَلے میں عمدَگی کا معیار اپنی اپنی پسند کے اعتبار سے ہوگا۔ مَثَلاً جو چاول کے بجائے روٹی زیادہ پسند کرتا ہے اُس کیلئے چاول کے مقابلے میں روٹی بڑی نعمت ہے اور اِسی مُناسَبَت سے اُس سے روٹی کا حِساب زیادہ اور جو چاول کا شوقین ہوگا اُس کیلئے روٹی کے مقابلے میں چاول کا حساب زیادہ۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اسی پر ہر چیز کو قِیاس کر لیجئے)

اللہ تبارَکَ وَتعالٰی پارہ ۳۰ سورۃُ التَّکاثُر کی آخِری آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۝ (پ ۳۰ التکاثر ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: پھر بے شک ضَرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

نعمت کی اقسام اور ان کے بارے میں قِیامت کے سُوالات

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس آیتِ مبارَکہ کے تحت یہ بھی فرماتے ہیں، یہ سُوال ہر نعمت کے مُتَعلّق ہوگا، جسمانی یا رُوحانی، ضَرورت کی ہو یا عیش و راحت کی، ٹھنڈے پانی، دَرَخت کے سائے، راحت کی نیند کا بھی۔ جیسے کہ حدیث شریف میں ہے اور "نَعِیم" کے اِطلاق سے (بھی) معلوم ہوتا ہے۔ بِغیر اِستحقاق جو عطا ہو وہ "نعمت" ہے، ربّ عَزَّوَجَلَّ کا ہر عَطِیّہ نعمت ہے خواہ جسمانی ہو یا رُوحانی۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ کسبی

﴿۲﴾ وَہبی۔ جونعمتیں ہماری کمائی سے ملیں وہ کسبی ہیں، جیسے دولت سلطنت وغیرہ۔ جو محض ربِّ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا سے ہوں، وہ وَہبی جیسے ہمارے اَعضاء، چاند سورج، وغیرہ۔ کسبی نعمت کے مُتَعَلِّق تین سُوال ہوں گے ﴿۱﴾ کہاں سے حاصل کیں؟ ﴿۲﴾ کہاں خرچ کیں؟ (۳) ان کا شکریہ کیا ادا کیا؟ وَہبی نعمتوں کے مُتَعَلِّق آخری دو سُوال ہوں گے۔

(نورالعرفان ص ۹۵۶)

لاج رکھ لے گنہگاروں کی نام رحمٰن ہے ترا یاربّ
عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یا ربّ
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل
نام غفّار ہے ترا یا ربّ

مُباح کب عبادت بنتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُباح (یعنی ایسا عمل جس پر ثواب ملے نہ گناہ) میں اگر اچھی نیّت شامل کرلی جائے تو وہ کارِ ثواب بن جاتا ہے اب جس قَدَر اچھی نیّتیں زیادہ ہوگی اُسی قَدَر ثواب میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائیگا مگر اُس اچھی نیّت کا تعلُّق عملِ آخِرت سے ہونا ضَروری ہے۔ فِقْہ کی مشہور کتاب اَلْاَشْباہُ وَ النَّظائِر میں ہے، ''مُباحات کا مُعامَلہ نِیّات کے اِعتِبار سے مختلف ہوتا ہے اگر ان سے طاعات پر تَقْوِیَت (یعنی عبادات پر قُوّت حاصل کرنا) یا ان تک پہنچنا مقصود ہو تو پھر یہ (مُباح بھی) عبادت ہے۔ (اَلْاَشْباہُ وَ النَّظائِر ج ۱ ص ۲۸ بابُ المدینہ کراچی)

لُطف اَندوزی کیلئے مُباح کا استِعمال

کوشِش کرنی چاہئے کہ جو بھی مُباح (یعنی جس کا کرنا صِرف جائز ہو، ثواب یا گناہ نہ ہو) کام کیا جائے یا مُباح غذا استِعمال کی جائے اُس میں زِیادہ سے زِیادہ اچھی نیّتیں شامِل کرلی جائیں تاکہ خوب خوب ثواب ملے۔ اگرچہ اچھی نیّت کے بِغیر صِرف لُطف اندوز ہونے کیلئے مُباح چیزیں استِعمال کرنے والا گنہگار نہیں تاہم حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کا ارشادِ عالی ہے، ''اس سے سُوال ضَرور ہوگا اور جس سے حساب میں جھگڑا ہوا اسے عذاب دیا گیا اور جو آدمی دُنیا میں مُباح چیزوں کو استِعمال کرتا ہے اگرچہ اِسے قِیامت میں عذاب نہیں ہوگا لیکن اِسی مقدار میں آخِرت کی نعمتیں کم ہوجائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حُصول میں بہُت جلدی کرے اور اِس کے بدلے اُخروی نعمتوں میں کمی کے ذَرِیعے نقصان اُٹھائے۔''

(اِحیاءُ عُلُومِ الدین ج ۵ ص ۹۸ دار صادر بیروت)

آخِرت میں سو حصّے کمی

پِزّوں، پراٹھوں، کبابوں، سموسوں، گرما گرم پکوڑوں، آئسکریموں، ٹھنڈی ٹھنڈی بوتلوں، خوش ذائِقہ فالودوں، میٹھے مزیدار شربتوں وغیرہ عمدہ غذاؤں کے شوقینوں، نیز عالیشان کوٹھیوں، وسیع مکانوں، نت نئے بیش قیمت لباسوں، ہر طرح کی آسائشوں اور سہولتوں کے طلبگاروں، مالداروں، سرمایہ داروں، دنیا میں خوب خوشیاں پانے والوں، اچھی صحّت والوں، اقتدار کی ہوس میں بدمست رہنے والوں کیلئے بالخصوص غور وفکر کا مقام ہے، آہ! آہ! آہ! ''تذکِرۃُ الاولیاء'' میں حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، جب دُنیا میں کسی کو نعمتوں سے نوازا جاتا ہے تو آخِرت میں اُس کے سو حصّے کم کردیئے جاتے ہیں، کیوں کہ وہاں تو صرف وُہی ملیگا جو دُنیا میں کمایا ہے، لہٰذا انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ حصہ آخِرت میں کمی کرے یا زیادتی۔ مزید فرمایا، دُنیا میں عُمدہ لباس اور اچّھا کھانے کی عادت مت ڈالو کہ محشر میں ان چیزوں سے محروم کردیئے جاؤ گے۔ (تذکرۃُ الاولیاء ج ا ص ۵ ۷ انتشارات گنجینہ ایران)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب
بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا کی ساری لذّتیں بالآخر ختم ہو جائیں گی کاش! مرنے سے پہلے پہلے ہماری حِرص کا خاتمہ ہو جائے۔ ہائے! ہائے! دنیا کی نیرنگیاں! اور اِس بے وفا دنیا پر فریفتہ ہونے والوں کی بے نور زندگیاں! آیئے! میں آپ کو ایک عبرتناک واقِعہ سناتا ہوں، ہے کوئی عبرت حاصل کرنے والا!

﴿۱۶﴾ ناچ رنگ کی محفِل جاری تھی کہ

کہتے ہیں، ۳ رَمَضانُ المبارک ۱۴۲۶ھ (بمطابق 8.10.05) کو اسلام آباد کی پُر شِکوہ عمارت ''مارگلہ ٹاور'' میں کچھ مغرِبی تہذیب کے دلدادہ مسلمانوں نے یہود ونصاریٰ کے ساتھ مل کر معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِحترامِ رَمَضانُ المبارَک کو بالائے طاق رکھ کر شراب پی کر خوب ناچ رنگ کی محفِل برپا کی۔ یہ لوگ اپنی عاقبت کے انجام سے بالکل بے خبر گناہوں کے اِن گھنونے کاموں میں ابھی مشغول تھے کہ اچانک خوفناک زَلزلہ آیا اور اس نے عیش پرستوں کی تمام ترشادکامیوں اور بدمستیوں کو خاک میں ملا کر رکھ دیا!

یاد رکھو! موت اچانک آئیگی
ساری مستی خاک میں مل جائیگی

زلزلہ گناھوں کی وجہ سے آتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ

القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''(زلزلہ کا) اصلی باعِث آدمیوں کے گناہ ہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۷ ص ۹۳) آہ! آج کل گناہوں کا زوردار سیلاب ہے، خود بُرائیوں سے بچنا تو ایک طرف رہا، نیکیاں کرنے اور سنّتوں پر عمل کرنے والوں کیلئے بھی گویا زمین تنگ کردی گئی ہے! آہ! آہ! آہ! بروز ہفتہ ۳ رَمَضانُ الْمبارَک ۱۴۲۶ھ 8.10.05 کو کچھ لوگ طرح طرح کے گناہوں میں مشغول تھے کہ یکا یک خوفناک زلزلہ آیا اور اُس نے ہمارے وطنِ عزیز پاکستان کے مشرقی حصّے کو اُجاڑ کر رکھ دیا! زلزلے کے ضِمن میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں کے مسافر عاشِقانِ رسول کے عبرتناک تجرِبات ومُشاہَدات پڑھئے اور خوب توبہ واستِغفار کیجئے۔

﴿۱۷﴾ زندہ بچّی پریشر ککر میں اُبال دی!

کہتے ہیں، کشمیر کے کسی علاقہ میں ایک شخص جس کی 5 بچّیاں تھیں، چھٹی بار وِلادت ہونے والی تھی۔ اُس نے ایک دن اپنی بیوی سے کہا کہ اگر اب کی بار بھی تُو نے بچّی کو جَنا تو میں تجھے نومولود بچّی سمیت قتل کر دوں گا۔ رَمَضانُ الْمبارَک کی تیسری شب ایک بار پھر بچّی ہی کی وِلادت ہوئی۔ صُبح کے وَقت بچّی کی ماں کی چیخ وپکار کی پرواہ کئے بغیر اُس بے رَحم باپ نے مَعاذَ اللہ عزوجل اپنی پھول جیسی زندہ بچّی کو اٹھا کر پریشر کُکر میں ڈال کر چُولہے پر چڑھا دیا۔ یکا یک پریشر کُکر پھٹا اور ساتھ ہی خوفناک زَلزلہ آگیا! دیکھتے ہی دیکھتے وہ ظالم شخص زمین کے اندر زندہ دھنس گیا۔ بچّی کی ماں کو زخمی حالت میں بچا لیا گیا اور غالِباً اُسی کے ذَرِیعے اِس دردناک قصّے کا انکشاف ہوا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۱۸﴾ کٹا ہوا سر

اسلام آباد کے زلزلہ زدہ مارگلہ ٹاور کے ملبہ میں سے ایک شخص کا کٹا ہوا سر ملا، دھڑ نہ مل سکا، بعض افراد نے سر کو پہچان کر بتایا کہ یہ بدنصیب شخص جب اذان شروع ہوتی تو گانوں کی آواز مزید اونچی کر لیتا تھا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس خوفناک زلزلے نے پاکستان کے مشرِقی حصّے میں یعنی پنجاب کے بعض مقامات کے علاوہ کشمیر اور صوبہ سرحد میں بے حد تباہی مچائی، لاکھوں افراد مارے گئے اور زخمیوں کا تو کوئی شمار ہی نہیں۔ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے کچھ مَدَنی قافلے بھی زَلزلہ زدہ علاقوں میں لاپتا ہوگئے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مَدَنی قافِلے کی مَدَنی بہا مُلاحَظہ ہو چُنانچہ

﴿۱۹﴾ "یا رسولَ اللّٰہ" لکھنے کی بَرَکت

لانڈھی بابُ المدینہ کراچی کے 7 اسلامی بھائیوں پر مُشتَمِل ایک 30 دن کے مَدَنی قافِلے کا کچھ اِس طرح بیان ہے، ہمارا مَدَنی قافِلہ عبّاس پور تحصیل نکر بالا کشمیر کی جامع مسجد غوثیہ میں ٹھہرا ہوتھا، ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (بمطابق 8.10.05) کو نمازِ فَجر و اِشراق وغیرہ کے بعد جَدوَل کے مطابِق عاشِقانِ رسول آرام کر رہے تھے کہ یکا یک زوردار جھٹکے سے سب ہڑ بڑا کر جاگ اُٹھے، حواس قائم ہوں اس سے پہلے ہی مسجِد کے درودیوار کڑا کے دھڑا کے کے ساتھ ٹوٹنے لگے، مگر یارسولَ اللّٰہ کے نعرے پر ہماری جان قربان! مسجِد کی جنوبی دیوار کا وہ حصّہ جس پر یارسولَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لکھا ہوا تھا وہ گرنے سے بچ گیا اور چھت اُس پر گر کر ترچھی کھڑی ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم یوں بال بال بچ کر زندہ سلامت باہَر نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔ چاروں طرف مکانات مِسمار ہو چکے تھے، زخمیوں کی چیخ و پکار سے فَضا کا سینہ دہل رہا تھا، جگہ جگہ لوگ ملبے تلے دبے پڑے تھے، کئی دم توڑ چکے تھے اور کچھ آخِری ہچکیاں لے رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے ساتھ ملکر امدادی کام کیا، مسجِد کے سامنے واقِع ایک مکان کے ملبے سے ایک ڈیڑھ سالہ بچّی کو زندہ نکالنے میں کامیابی ملی۔ جس طرح بن پڑا کئی شُہداء کے جنازے پڑھے اور ان کی تدفین میں حصّہ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہماری ان کوششوں کے سبب تباہ حالی کے باوُجُود وہاں کے مسلمانوں کی دعوتِ اسلامی سے مَحَبَّت قابلِ دید تھی۔

یارسولَ اللّٰہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۰﴾ دُشوار گزار گھاٹی

حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز اپنے اَحباب میں تشریف فرما تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور کہنے لگیں، آپ یہاں ان لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور بخدا گھر میں مٹھی بھر بھی آٹا نہیں۔ اُنہوں نے جواب دیا، یہ کیوں بھولتی ہو کہ ہمارے سامنے ایک نہایت دُشوار گزار گھاٹی ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سِوا کوئی نَجات نہیں پائے گا۔ یہ سُن کر وہ خوشی کے ساتھ واپَس چلی گئیں۔ (رَوضُ الرِیاحین ص ۱۰۰ المیمنۃ مصر) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

شکوہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوالدَّرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس قَدَر قَناعت پسند تھے اور آپ کی اَہلیۂ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی کیسی اِطاعت گزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوُجُود حضرت کا خوفِ خدا سے مَملو جُملہ سُن کر بِطِیبِ خاطِر واپَس لوٹ گئیں۔ تنگدستیوں اور گھریلو پریشانیوں سے گھبرا کر شکوہ

شکایت کرنے کے بجائے ہمیشہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجوع کرنا چاہئے اور اُس کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔

زباں پر شکوۂ رنج واَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

﴿۲۱﴾ پریشان حال کی دعا

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی، حُضُور! اَہل وعِیال کی فکر نے مجھے پریشان کر رکھا ہے۔ میرے حق میں دعا فرمایئے۔ جواب دیا، تیرے اَہل وعِیال جب تجھ سے آٹا اور روٹی نہ ہونے کی شِکایت کریں اُس وَقت اللہ تبارَکَ وَتعالٰی سے دُعا کیا کر کہ تیری اُس وَقت کی دُعا قَبولیّت کے زیادہ قریب ہے۔

(ملخصاً روض الرِ یاحین ص ۱۱۱ المیمنۃ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہِر ہے کہ جس کی تنگدستی عروجِ بام پر ہوگی وہ شخص بے حد دُکھی اور غمگین ہوگا اور دُکھیاروں کی دُعاء قَبول ہوتی ہے جیسا کہ رئیس المتکلّمین حضرتِ علاّمہ مولٰینا نقی علی خان علیہ رحمۃ المنان نے اپنی کتابِ مستطاب "اَحسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدابِ الدُّعاء" میں ص ۱۱۱ پر جن لوگوں کی دعائیں قَبول ہوتی ہیں اُن میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، ''اوّل: مُضطَر (یعنی دُکھیارا) اس کے حاشیہ میں سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''اس کی طرف یعنی دُکھیارے اور لاچار و ناشاد کی دعاء کی قَبولیّت کی طرف تو خود قراٰنِ کریم میں ارشاد موجود ہے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَکْشِفُ السُّوْٓءَ. (پ ۲۰ النمل ۶۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دُور کر دیتا ہے برائی۔

﴿۲۲﴾ مرحبا! اے فاقہ مستی

کسی مردِ صالح سے جب ان کے بال بچّوں نے کہا، آج کی رات کھانے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ فرمایا، ہمارا ایسا مقام نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھوکا رکھے! یہ دَرَجہ تو وہ اپنے وَلیوں کو عطا فرماتا ہے۔ مشائخ میں سے بعض کا یہ حال تھا کہ انہیں جب تنگدستی پیش آتی تو فرماتے، مرحبا! اے شِعارِ صالحین! (یعنی اے غُربت وفاقہ مستی! تُو تو اہل اللہ کی نشانی ہے تجھے خوش آمدید کہ ہمارے پاس تیری تشریف آوری ہوگئی) (روض الرِ یاحین ص ۱۱۱ المیمنۃ مصر)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج ومصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

فُضول فکریں چھوڑ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان حِکایت میں اُن بے صبروں کیلئے کافی درس ہے جو دُنیوی مُستقبِل کی بے جا فِکروں میں پڑتے ، کُڑھتے اور خوامخواہ دل مَسوستے رہتے ہیں ، ان کی بچّیاں ابھی تو کم سِن ہوتی ہیں پھر بھی ان کی شادیوں کیلئے سوچ سوچ کر پاگل ہوئے جاتے ہیں ۔ فَرض ہوجانے کے باوُجود حج کی سعادت سے خودکو محروم رکھتے ہیں اور عُذر یِہی ہوتا ہے کہ پہلے بچیوں کی شادی کے ''فرض'' سے سبکدوش ہوجائیں ! حالانکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ، بچیوں کی جوانی تک خود زندہ رہیں گے یا نہیں اس کی کسی کے پاس کوئی گارنٹی نہیں یا بچّیاں جوانی کی دہلیز پر قدم رکھنے سے قبل ہی موت کے دروازے سے قَبر کی سیڑھیاں اُتر جائیں گی اِس کا کسی کو بھی پتا نہیں ۔ آہ ! کئی لوگ ہائے دُنیا ! ہائے دُنیا ! کرتے ہوئے دُنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں ، مگر جیتے جی آخِرت کی طرف ان کی کوئی توجُّہ نہیں ہوتی ۔ مسلمان کو ہمّت اور خوش عقیدگی سے کام لینا چاہئے ۔ ہمیں خواہ مخواہ ''دو جان'' کی فِکر کھائے جاتی ہے حالانکہ دو جہان کو پالنے والا ہمارا حامی و ناصر ہے ۔

مَصائب میں کبھی حُرفِ شکایت لب پہ مت لانا

مصیبت میں خدا بندوں کو اپنے آزماتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ایسے ایسے صابر بندے گُزرے ہیں جنہوں نے مصیبتوں کو اِس طرح گلے لگایا کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ان کے ٹلنے کی دعا کرنے کو بھی مقامِ تسلیم ورضا کے مُنافی جانا چُنانچِہ

﴿۲۳﴾ عجیب و غریب مریض

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے فرمایا ، میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں ۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین علیہ السّلام آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل گٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا ، ''یا اللہ تُو نے جب تک چاہا ان اَعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی ، اے میرے پیدا کرنے والے ! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے ۔'' حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا ، اے جبرئیلِ امین ! میں نے آپ کو نَمازی روزہ دار شخص دکھانے کا کہا تھا ۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے جواب دیا ، اِس مصیبت میں مُبتَلا ہونے سے قَبل یہ اَیسا ہی تھا ، اب مجھے یہ حُکم ملا ہے کہ اس کی آنکھیں بھی لے لوں ۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں ! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی ، ''یا اللہ عَزَّ وَجَلَّ ! جب تک تُو نے چاہا اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں واپَس لے لیا ۔ اے خالق ! عَزَّ وَجَلَّ میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا ، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے ۔'' حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے عابِد سے فرمایا ، آؤ ہم تم باہَم ملکر دُعا کریں کہ اللہ تعالٰی تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو ۔ عابد

نے کہا، ہرگز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، آخر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا، ''جب میرے ربّعَزَّ وَجَلَّ کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صحّت نہیں چاہئے۔'' حضرتِ سیِّدُ نا یُوسُف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے فرمایا، واقِعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُ نا جبرئیلِ امین عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے کہا، یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (رَوضُ الرِّیاحین ص ۱۵۵ المیمنۃ مصر) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جے سوہنا مِرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

مصیبت چھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صابِر ہو تو اَیسا! آخر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُس بُزُرگ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ بالآخر آنکھوں کے چَراغ بھی بجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبر و اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ ''راضی بَرِضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ'' کی اُس عظیم منزِل پر فائز تھے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے شفاطَلَب کرنے کے لئے بھی تیار نہیں تھے کہ جب اللہ عَزَّ وَجَلَّنے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندرُست ہونا نہیں چاہتا۔ سُبحٰنَ اللّٰہ! یہ انھیں کا حِصّہ تھا۔ ایسے ہی اہلُ اللہ کا مَقُولہ ہے، لَنْ نَفْرَحْ بِالْبَلَاءِ کَمَا یَفْرَحُ اَھْلُ الدُّنیا بِالنِّعَمِ ۔ یعنی ''ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔'' یاد رہے! مصیبت بسا اوقات مومِن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے اور صَبر کر کے عظیم اَجر کمانے اور بے حساب جنّت میں جانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرما دے۔'' (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۴۵۰ الحدیث ۱۷۸۷۲ دار الفکر بیروت) ایک اور روایت میں ہے، ''مسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اِذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اسے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔'' (صحیح البخاری ج ۴ ص ۳ الحدیث ۵۶۴۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

چُپ کرسیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرے تاں ہیرے
پا گلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۲۴﴾ بی بی عائشہ کے ایصالِ ثواب کی حکایت

امامِ ربّانی حضرتِ مجدِّدِ الفِ ثانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، پہلے اگر میں کبھی کھانا پکاتا تو اُس کا ثواب حُضُورِ سرورِ عالم صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم وحضرتِ امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجہَہُ الْکَرِیم وحضرتِ خاتونِ جنّت فاطمۃ الزَّہراء وحضراتِ حَسَنَین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اَرواحِ مقدّسہ کے لئے ہی خاص ایصالِ ثواب کرتا تھا اور اُمّہاتُ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا نام شامل نہ کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جنابِ رسالت مآب، محبوبِ خدائے تَوّاب عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم تشریف فرما ہیں۔ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں سلام عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم میری جانب مُتَوَجِّہ نہ ہوئے اور چہرۂ انوار دوسری جانب پھیر لیا اور مجھ سے فرمایا، "میں عائشہ (صِدّیقہ) کے گھر کھانا کھاتا ہوں، جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) عائشہ کے گھر بھیجا کرے۔" اِس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے توجُّہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ میں اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریکِ طعام (یعنی ایصالِ ثواب) نہ کرتا تھا۔ اس کے بعد فقیر، حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلکہ تمام اُمّہاتُ الْمُؤمِنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بلکہ سب اہلِ بَیت کو شریک کیا کرتا ہوں اور تمام اہلِ بَیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا ہوں۔

(مکتوبات امام ربانی ج ۲ ص ۸۵ کوئٹہ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

سبھی کو ایصالِ ثواب کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جن کو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اُن کو پہنچ جاتا ہے یہ بھی پتا چلا کہ ایصالِ ثواب محدود بُزُرگوں کو کرنے کے بجائے سبھی کو کر دینا چاہئے۔ ہم جتنوں کو بھی ایصالِ ثواب کریں گے سبھی کو برابر برابر ہی پہنچے گا اور ہمارے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ یہ بھی پتا چلا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد اُنسیّت رکھتے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بنُ العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب "غَزوۂ سَلاسِل" سے واپَس لوٹے تو اُنہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہُ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا، عائشہ۔ اُنہوں نے پھر عرض کی، مردوں میں؟ فرمایا، ان کے والد (یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۵۱۹ حدیث ۳۶۶۲ دار الکتب العلمیہ بیروت)

بنتِ صِدّیق آرامِ جانِ نبی اُس حَریمِ بَراءت پہ لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ اُن کی پُرنور صورت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۵﴾بڑی بی کا ایمان افروز خواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں پر جھوم جھوم کر بارانِ رحمت برستی ہے،علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں۔چنانچہ بَرمِنگھم (u.k) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان اپنے انداز والفاظ میں پیش خدمت ہے ،ہم ایک بار مسلمانوں کی گنجان آبادی والے علاقے small health جس کو ہم اپنے مَدَنی ماحول میں ''مکّی حلقہ'' کہتے ہیں میں علاقائی دورہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے گھر گھر جارہے تھے۔اس دَوران ایک گھر پر دستک دی تو ایک عمر رسیدہ خاتون نکلیں جن کا میرپور(کشمیر) سے تعلق تھا،اردو اور انگلش سے نابلد تھیں۔ہم نے سر جُھکا کر پنجابی میں نیکی کی دعوت پیش کی اور عرض کی کہ گھر کے مَردوں کو فُلاں وَقت مسجِد میں بھیج دیجئے۔ہم جب جانے لگے تو وہ کہنے لگیں،اب میری بھی سنو،ہمارے پاس وَقت کم تھا اس لئے آگے بڑھ گئے مگر ہمارے ایک اسلامی بھائی ٹھہر گئے۔بڑی بی فرمانے لگیں،اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میں نے چندہی روز پہلے یہ مبارَک خواب دیکھا تھا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سبز عمامہ شریف والوں کے جھرمٹ میں مسجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام سے باہَر کی طرف تشریف لارہے ہیں۔'' اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قدرت کہ آج وُہی سبز عمامے والے میرے گھر نیکی کی دعوت دینے آگئے!اُن کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع کی دعوت دی گئی۔اب وہ اپنے خاندان کی اسلامی بہنوں سمیت باقاعِدگی کے ساتھ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی ہیں۔

ہیں غلاموں کے جُھرمَٹ میں بدرالدُّجےٰ

نورہی نور ہر سُو مدینے میں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اسلامی بہنوں میں مَدَنی اِنقلاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!دیکھا آپ نے!دعوتِ اسلامی والوں پر سرکارِ نامدار،دوعالم کے مالِک ومختار،شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا کتنا بڑا کرم ہے!اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں میں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دھومیں ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ لاکھوں لاکھ اسلامی بہنوں نے بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی پیغام کو قَبول کیا،فیشن پرستی سے سَرشار مُعاشَرہ میں پروان چڑھنے والی بے شمار اسلامی بہنیں گناھوں کے دَلدَل سے نکل کر اُمّہاتُ الْمُؤمِنِین اور شہزادیِ کونَین بی بی فاطِمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ کی دیوانیاں بن گئیں۔گلے میں دُوپٹا لٹکا کر شاپنگ سینٹروں اور مَخلوط تفریح گاہوں میں بھٹکنے والیوں،نائٹ کلبوں اور سنیما گھروں کی زینت بننے والیوں کو کربلا والی عِفَّت مآب شہزادیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی شرم وحیا کی وہ بَرَکتیں نصیب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقَع اُن کے لباس کا جُزوِ لاینفک بن گیا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنی مُنّیوں اور اسلامی بہنوں کو قراٰنِ کریم حِفظ وناظِرہ کی مفت تعلیم دینے کیلئے مدارِسُ المدینہ اور عالِمہ بنانے کیلئے جامِعاتُ المدینہ قائم ہیں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی میں''

حافِظات'' اور ''مَدَنِیّہ عالِمات'' کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔

مِری جس قدر ہیں بہنیں، سبھی مَدَنی بُرقع پہنیں
انہیں نیک تم بنانا مَدَنی مدینے والے

﴿۲۶﴾با کمال رومال

حضرتِ سیِّدُنا عُباد بن عبدُ الصَّمد رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، ہم ایک روز حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالِک رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دولت خانہ پر حاضِر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حکم پاکر کنیز نے دسترخوان بچھایا۔ فرمایا، رومال بھی لاؤ۔ وہ ایک رومال لے آئی جسے دھونے کی ضَرورت تھی۔ حکم دیا، اِس کو تنُّور میں ڈال دو! اُس نے بھڑکتے تنُّور میں ڈال دیا! تھوڑی دیر کے بعد جب اُسے آگ سے نکالا گیا تو وہ ایسا سفید تھا جیسا کہ دودھ۔ ہم نے حیران ہوکر عرض کی، اِس میں کیا راز ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا، یہ وہ رومال ہے جس سے حُضُور سراپا نور، فیض گنُجور، شاہِ غَیُور ،صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنا رُخِ پُر نور صاف فرمایا کرتے تھے۔ جب دھونے کی ضَرورت پڑتی ہے ہم اِس کو اِسی طرح آگ میں دھو لیتے ہیں! کیونکہ جو چیز اَنبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے مبارَک چہروں پر گزرے آگ اُسے نہیں جلاتی (الخصائص الکبرٰی ج ۲ ص ۱۳۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عارِفِ کامِل حضرتِ سیِّدُنا مولانا رُوم علیہ رحمۃ القیوم ''مثنوی شریف'' میں اِس واقِعہ مُبارَک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں

اے دلِ تَرسِندہ اَز نارو عذاب با چُناں دَست و لَبے کُن اِقتِراب
چُوں جَمادے راچُناں تشریف داد جانِ عاشِق را چِہا خواہَد گشاد

(یعنی اے وہ دل جس کو عذابِ نار کا ڈر ہے، ان پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدّس ہاتھوں سے نَزدیکی کیوں نہیں حاصِل کرلیتا جنہوں نے بے جان چیز رومال تک کو ایسی فضیلت وبُزُرگی عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے، تو ان کے جو عاشِقِ زار ہیں ان پر عذابِ نار کیوں نہ حرام ہو!)

آقا کا گدا ہوں اے جہنَّم! تُو بھی سُن لے!
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مَدَنی ہو

﴿۲۷﴾ ابوہُریرہ کا توشہ دان

حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک غزوہ میں لشکرِ اسلام کے پاس کھانے کو کچھ نہ رہا۔ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہانے مجھ سے فرمایا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی، تَوشہ دان میں تھوڑی سی کھجوریں ہیں۔ فرمایا، لے آؤ۔ میں نے حاضِر کردیں جو کُل 21 تھیں۔ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان پر دستِ مبارَک رکھ کر دُعا مانگی پھر فرمایا، دس افراد کو بلاؤ! میں نے بُلایا، وہ آئے اور سیر ہو کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر دس افراد کو بلانے کا حکم دیا، وہ بھی کھا کر چلے گئے۔ اِسی طرح دس دس آدمی آتے اور سیر ہو کر کھاتے اور تشریف لے جاتے، یہاں تک کہ تمام لشکر نے کھائیں اور جو باقی رَہ گئیں ان کے بارے میں فرمایا، اے ابوہُریرہ! ان کو اپنے تَوشہ دان میں رکھ لو اور جب چاہو ہاتھ ڈال کر ان میں سے نِکال لیا کرو لیکن تَوشہ دان نہ اُنڈیلنا! حضرتِ سیِّدُ نا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حُضُور سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہِری حیاتِ مبارکہ کے زمانے میں اور حضرتِ سیِّدُ نا ابوبکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُ نا عمر فاروقِ اعظم اور حضرتِ سیِّدُ نا عثمان غنی علیہم الرضوان کے عَہدِ خِلافت تک ان ہی کھجوروں سے کھاتا رہا، اور خَرچ کرتا رہا تخمیناً (یعنی اندازاً) پچاس وَسْق تو فی سبیلِ اللہ دیں اور دوسو وَسْق سے زِیادہ میں نے کھائیں۔ جب حضرتِ سیِّدُ نا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو وہ تَوشہ دان میرے گھر سے چوری ہو گیا۔

(الخصائص الکُبریٰ ج ۲ ص ۸۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی
(حدائقِ بخشش شریف)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَسْق ساٹھ صاع کا اور ایک صاع 270 تولہ (یعنی تین سیر چھ چھٹانک) کا ہوتا ہے۔ اِس حساب سے ان 21 کھجوروں میں سے ہزار من سے زائد کھجوریں کھائی گئیں۔ یہ سب اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی شانِ کرم ہے کہ اُس نے اپنے پیارے حبیبِ مکرّم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بے شُمار اختیارات اور عظیم الشّان مُعجزات سے نوازا۔ یقیناً سرکارِ دوجہان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان تو بہُت بڑی ہے۔ آپ کے صَدقے میں آپ کے غلاموں کو بھی بڑے بڑے کمالات عطا ہوئے ہیں۔ چُنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرّحمٰن کے خلیفہ مجاز حضرتِ صدرُ الافاضل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت مُلاحَظہ فرمائیے۔

﴿۲۸﴾ صدرُ الافاضِل کی کرامت

حضرتِ مولانا منظور احمد صاحِب گھوسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنا مُشاہَدہ بیان فرماتے ہیں کہ صاحِبُ الْعِرفان صدرُ الافاضِل علاّمہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی کا روزانہ کا معمول تھا کہ نَمازِ صُبح مَحَلّہ کی مسجِد میں باجماعت ادا فرماتے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مسجِد جانے سے قَبل ہی ایک چار فٹ کے سماوَر (سماوَر تانبے یا پیتل کے اس دوہرے برتن کو بولتے ہیں جس کے اندر آگ جلتی ہے اور باہر پانی گرم ہوتا یا چائے پکتی ہے) میں چائے کا سامان ڈال دیا جاتا اور آگ جلا دیجاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب نَماز پڑھ کر واپَس تشریف لاتے، چائے تیّار ہو جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیٹھک میں تشریف فرما ہوجاتے اور دیکھتے ہی دیکھتے عقیدتمندوں کی اچھی خاصی بِھیڑ جمع ہو جاتی۔ عام طور سے پچاس سے دوسو آدمیوں تک کا ہجوم ہوتا اور کبھی کبھی تو آنے والوں کی اتنی کثرت ہوتی کہ بیٹھک اور باہَری دالان دونوں میں بالکل جگہ نہ رہتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تشریف رکھتے ہی خُدّام چائے سے بھرا ہوا ایک کپ، پِرَچ (یعنی چھوٹی طشتری) میں لگا کر چائے کی پیالی پر ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) رکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہ پیالی اپنے دستِ مبارَک سے اُٹھا کر اپنے دائیں بیٹھنے والے کو دیدیتے، اِسی طرح چار چھ پیالیاں خود تقسیم فرماتے، بَقِیّہ پورے مجمع کو خُدّام اِسی طرح ایک ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) اور ایک ایک پیالی چائے تقسیم کرتے ایک پیالی چائے اور ایک پاؤ (یعنی بسکٹ) کے ساتھ آپ بھی تناوُل فرماتے۔ گویا یہ صُبح کا ناشتہ ہوتا تھا۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وُثُوق کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حاضِرین کم ہوں یا زِیادہ میں نے یہ بات خاص طور سے نوٹ کی وُہی ایک سَماوَر کی چائے روزانہ آنے والے تمام آدَمیوں کے لئے کافی ہوتی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حاضِرین کی تعداد زیادہ ہوگئی تو مزید اِنتِظام کرنے کی ضَرورت محسوس کی ہو۔ حضرت مولانا سیِّد منظور احمد صاحِب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذکورہ بالا بیان اِس بات کیطرف واضِح اشارہ دے رہا ہے کہ یہ حضرتِ صدرُ الا فاضِل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولاتِ یومیّہ کی کرامتوں میں سے ایک انتِہائی کریمانہ کرامت ہے۔

(مُلَخَّصاً تاریخِ اسلام کی عظیم شخصیت صدرالافاضل ص۳۳۳ تا ۳۳۴، تنظیم افکار صدرالافاضل بمبئ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہم کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے

اِن شاءَ اللہ عزوجل دوجہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

﴿۲۹﴾ لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے

حکیم محمد اشرف قادری چشتی انارکلی سردار آباد (فیصل آباد) لکھتے ہیں، ''میری شادی ہونے کے طویل عرصہ بعد تک اولاد نہ ہوئی۔ حُصُولِ اولاد کے لئے دوائیں استِعمال کیں، دعائیں مانگیں اور وظائف پڑھے مگر گوہرِ مُراد ہاتھ نہ آیا۔ بالآخر حضرت مُحَدِّث اعظم پاکستان حضرتِ مولیٰنا سردار احمد قُدِّسَ سِرُّہُ الْعزیز کی خدمتِ بابَرَکت میں محرومیِ اولاد کا تذکِرہ کر

کے دُعا کا طالِب ہوا۔ انہی دنوں میرے ہمسائے چودھری عبدالغفور نے مجھے بتایا، تین دن سے مجھے خواب میں ایک بُزُرگ نظر آتے ہیں، ان کے سامنے آپ کھڑے ہیں اور آپ کی گود میں چاند سا خوبصورت بیٹا ہے۔ اُن بُزُرگ نے فرمایا، "حکیم صاحِب! ایک بکرا صَدَقہ دیں جس میں سے لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے" چُنانچِہ میں نے حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنّان کی جناب میں اس خواب کا ذکر کیا اور عرض کی، میرا خیال ہے کہ ایک بکرا ذَبح کر کے جامِعہ رِضویہ کے لنگر میں پیش کر دوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، "حکیم صاحِب! یہاں تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، بکرے آتے ہی رہتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ جُمُعہ کو گھر میں گوشت اور روٹیاں پکائی جائیں اور جُمُعہ کی نَماز کے بعد خَتم شریف پڑھا جائے، پکا ہوا گوشت روٹیوں سمیت وَہیں غُرَباء میں تقسیم کیا جائے۔ تم میاں بیوی بھی کھاؤ اور اس میں سے وہاں کے لنگڑے لُولوں کو بھی حصّہ ملے۔" یہ یاد رہے کہ خواب کا ذکر کرتے وَقت میں نے لنگڑے لُولوں کے مُتَعَلِّق بُزُرگ کا ارشاد قبلہ مُحَدِّث اعظم سے عرض نہیں کیا تھا۔ آپ نے خود ہی ارشاد فرمایا اور یہ آپ کی زندہ کرامت تھی کہ غیب کی بات بتا دی! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارشاد کے مطابِق عمل کیا گیا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرتِ مُحَدِّثِ اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں کے صَدَقے بیٹا عنایت فرمایا۔ (مُلَخَّصاً حیاتِ مُحَدِّثِ اعظم ص ۲۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۳۰﴾ عقیدت ہو تو نام بھی کام کر جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُستاذُ العلماء، سَنَدُ العُرَفا، نائبِ اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان مولٰینا محمد سردار احمد قادِری چشتی علیہ رحمۃ اللہ القوی بَہُت بڑے عالِمِ دین تھے، آپ کے شاگردوں میں بڑے بڑے عُلَمائے کرام کے نام ہیں، آپ ایک با کرامت بُزُرگ تھے چُنانچِہ مولانا کرم دین (خطیب جامع مسجد چک نمبر ۳۵۶ گ ب) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ڈھانہ گھوگھر انوالہ نزد شَرَقپور شریف بھینس لینے گیا۔ لیکن اِس سفر میں مجھے دردِ شَقیقہ (یعنی آدھے سر کے درد) نے بَہُت پریشان کیا۔ شَرَقپور شریف قریب ہی تھا، وَہاں حاضِر ہوا مگر پتا چلا کہ دونوں صاحبزادگان حج کے لئے گئے تھے۔ واپَس جاتے ہوئے راستہ میں دَرد نے بَہُت پریشان کیا، کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آ رہی تھی، نَہر کے کَنارے چلتے چلتے سامنے کاغذ کا ایک سادہ ٹکڑا نظر آیا، میں نے اُسے اٹھایا اور اس پر ولیِ کامِل حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنّان کا مبارَک نام لکھ کر درد کی جگہ باندھا، آپ کے نام کا تعویذ باندھنا تھا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ درد فوراً جاتا رہا اور طبیعت بِالکل دُرُست ہوگئی۔ (ایضاً ۲۶۱)

﴿۳۱﴾ ٹیوب لائٹ نے اطاعت کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس کے "نام" کی یہ شان ہے اُس کے "کلام" کا عالم کیا ہوگا! لہٰذا کلام سے مُتَعَلِّق بھی ایک کرامت مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ حضرتِ مُحَدِّث اعظم پاکستان علیہ رحمۃ المنّان جھنگ بازار گھنٹہ گھر میں مُنعقِد ہونے والی محفلِ

میلاد میں بیان فرما رہے تھے۔ بیان کا موضوع نورانیتِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم تھا۔ بیان جاری تھا کہ تقریباً آدھ گھنٹہ بعد آپ کی توجہ دائیں طرف لگی ہوئی ایک ٹیوب لائٹ کی طرف گئی، یہ ٹیوب کسی فنی خرابی کی وجہ سے کبھی جلتی تھی، کبھی بجھتی تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ٹیوب سے مخاطب ہو کر فرمایا، ''اری ٹیوب! تو کبھی جلتی ہے، کبھی بجھتی ہے، حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نورِ مبارک سے تمام جہان روشن ہو گیا اور تو کیوں ناشکری بنتی ہے۔ خبردار! خبردار! تو بُجھی تو۔۔۔۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اس ارشاد سے نعرۂ رسالت کی گونج پڑ گئی، تمام حاضِرین نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ٹیوب لائٹ اختِتامِ جلسہ تک مُتَواتِر روشن رہی۔ (ایضاً ۲۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

گیہوں گھن سے بچیں، سروں کے درد مِٹیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ! باعمل عُلَماء کی بھی کیا شان ہوتی ہے! ہمیں ہر دم علمائے اہلسنّت کے دامن سے وابستہ رَہنا چاہئے۔ عُلَمائے حق کی رِفعتوں کا اس سے اندازہ لگایئے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا کمال الدین الدّمیری رحمۃ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، بعض اہلِ علم حضرات کے ذَرِیعے مجھے معلوم ہوا ہے، اگر مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تعظیماً کے مشہور ''فُقَہائے سبعہ'' یعنی سات عُلَمائے کرام رَحِمَہُم اللّٰہُ تعالٰی کے اسمائے گرامی کسی پرچے میں لکھ کر گیہوں میں رکھ دیئے جائیں تو اِن شاءَاللّٰہعَزَّ وَجَلَّ گھن (یعنی اناج کا کیڑا) نہیں لگے گا، اگر دردِ سر والے کے سر پر لٹکائیں (یا باندھیں) یا یہی سات نام پڑھ کر سر پر دم کریں تو اِن شاءَاللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دردِ سر جاتا رہے گا۔ وہ سات اسمائے مبارَکہ یہ ہیں: عُبَیْدُ اللّٰہ، عُروہ، قاسِم، سَعِید، ابوبکر، سُلَیمان، خارِجہ رَحِمَہُم اللّٰہُ تعالٰی (حیاۃُ الحیوانُ الکبرٰی ج ۲ ص ۵۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، عُلَمائے حق اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندوں کے ناموں میں بھی عجیب بَرَکتیں ہوتی ہیں، جن کے ناموں کی یہ شان ہے، ان کی کتابوں، بیانوں، صُحبتوں اور ایسوں کے مزاروں کی حاضِریوں اور ان کے ایصالِ ثواب کے لنگروں کی عظمتوں کا کیا پوچھنا!

﴿۳۲﴾ گندھا ہوا آٹا دیدیا

حضرتِ سیِّدُنا حبیب عَجَمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی زوجۂ محترمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا گندھا ہوا آٹا رکھ کر پڑوس سے آگ لینے گئی تھیں تا کہ روٹی پکائیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے وُہی آٹا اٹھا کر سائل کو دے دیا۔ جب وہ آگ لے کر آئیں تو آٹا نَدارَد (یعنی غائب)۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، اسے روٹی پکانے کے لئے لے گئے ہیں۔ بَہُت پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے خیرات کر دینے کا واقِعہ بتایا۔ وہ بولیں، سُبحٰنَ اللّٰہ! یہ تو اچھی بات ہے مگر ہمیں بھی تو کچھ کھانے کیلئے درکار ہے! اِتنے میں ایک شخص ایک بڑی لگن میں بھر کر گوشت اور روٹی لے آیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، دیکھو تمہیں کس قَدَر جلد لوٹا دیا گیا، گویا روٹی بھی پکا دی اور گوشت کا سالن مزید بھیج دیا! (روضُ الریاحین ص ۱۵۲) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے

ہماری مغفِرت ہو۔

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہو گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں دی جانے والی چیز ہرگز ضائع نہیں ہوتی آخرت میں اجرو ثواب کی حقداری تو ہے ہی، بعض اَوقات دنیا میں بھی اضافے کے ساتھ ہاتھوں ہاتھ اس کا نعم البدل عطا کیا جاتا ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں دینے سے بڑھتا ہے گھٹتا نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، دو عالم کے مالِک و مختار، مکّی مَدَنی سرکار، محبوبِ پروردگار عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ مُعاف کرنے کی وجہ سے بندے کی عزّت ہی بڑھاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر انکساری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۷ الحدیث ۲۵۸۸)

کنویں سے بھرنے سے پانی بڑھتا ہے

مُفسّرِ شہیر حکیم الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رَہتی ہے۔ یہ تجرِبہ ہے۔ جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کر لیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافہ کے بھر لیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہو جاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو، اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ، تو بڑھے ہی جائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح ج ۳ ص ۹۳)

زکوٰۃ نہ دینے کے عذابات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! زکوٰۃ ادا کرنے کے جہاں بے شُمار ثوابات ہیں نہ دینے والے کیلئے وَہاں خوفناک عذابات بھی ہیں، چُنانچہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خانعلیہ رحمۃُ الرَّحمٰن قران و حدیث میں بیان کردہ عذابات کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں، ''خُلاصہ یہ ہے کہ جس سونے چاندی کی زکوٰۃ نہ دی جائے، روزِ قیامت جہنَّم کی آگ میں تپا کر اُس سے اُن کی پیشانیاں، کروٹیں، پیٹھیں داغی جائیں گی۔ اُن کے سر، پستان پر جہنَّم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ چھاتی توڑ کر شانے سے نکل جائیگا اور شانے کی ہڈّی پر رکھیں گے کہ ہڈّیاں توڑتا سینے سے نکل آئے گا، پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا، گُدّی توڑ کر پیشانی سے اُبھرے گا۔ جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے گی روزِ قیامت پُرانا خبیث خونخوار اَژدہا بن کر اُس کے پیچھے دوڑے گا، یہ ہاتھ سے روکے گا، وہ ہاتھ چبالے گا، پھر گلے میں طوق بن کر پڑے گا، اس کا مُنہ اپنے مُنہ میں لے کر چبائے گا کہ میں ہوں تیرا مال، میں ہُوں تیرا خزانہ۔ پھر اسکا سارا بدن چبا ڈالے گا۔ والعِیاذُ باللہِ ربِّ العٰلمین (فتاوٰی رضویہ جدید ج ۱۰ ص ۱۵۳) میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زکوٰۃ نہ دینے والے کو قیامت کے عذاب سے ڈرا کر سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں، اے عزیز! کیا خدا اور رسول عَزَّ وَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے یا (قیامت کے ایک دن یعنی) پچاس ہزار برس کی

مدّت میں یہ جان کاہ مصیبتیں جھیلنی سَہل جانتا ہے، ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ (چھوٹا سا سکّہ) گرم کر کے بدن پر رکھ کر دیکھ، پھر کہاں یہ خفیف (ہلکی سی) گرمی، کہاں وہ قہر آگ، کہاں یہ ایک ہی روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال، کہاں یہ مِنَٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت، کہاں یہ ہلکا سا چہکا (یعنی معمولی سا داغ) کہاں وہ ہڈّیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمان کو ہدایت بخشے، (اَیضاً ص ۱۷۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہیے اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ زکوٰۃ و خیرات کے ضَروری احکامات کی معلومات ہوتی رہیں گی اور عمل کے جذبے میں بھی اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ دعوتِ اسلامی سے محبّت بڑھانے کیلئے ایک ''مَدَنی بہار'' پیشِ خدمت ہے چُنانچِہ

﴿۳۳﴾ ایک کورین کا قبولِ اسلام

سنّتوں کی تربیّت کا عاشِقانِ رسول کا ایک مَدَنی قافِلہ ''کوریا'' کے ایک علاقے میں گیا، وہاں پر ایک غیر مسلم کورین نے مَدَنی قافِلے کو دیکھ کر پوچھا، کیا آپ لوگ مسلمان ہیں؟ مَدَنی قافِلے والوں نے کہا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہم مسلمان ہیں۔ اُس نے پوچھا، یہ سر پر کیا باندھا ہوا ہے؟ جواب دیا، یہ عمامہ شریف ہے جو کہ ہمارے پیارے پیارے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری پیاری سنّت ہے۔ اِسی طرح اُس نے داڑھی شریف کے بارے میں سُوال کیا، جواب ملا، یہ بھی ہمارے میٹھے میٹھے نبی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی میٹھی میٹھی سنّت ہے۔ وہ کہنے لگا، میں نے اسلام کو کتابوں میں پڑھا تھا مگر نِگاہوں سے نہیں دیکھا تھا۔ آج پہلی بار اسلام کی عملی تصویر نظروں کے سامنے آئی، جو دل کو بے حد بھائی ہے، مہربانی فرما کر مجھے کلِمہ پڑھا کر مسلمان کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مَدَنی قافِلے والے عاشِقانِ رسول کے نورانی داڑھیوں اور پُر نور عماموں سے جگمگاتے نُور برساتے دلربا چہروں کی زِیارت کی بَرَکت سے وہ کورین کافر مُشرّف بہ اسلام ہو گیا۔

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ! دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعاذَ اللہ آج مسلمان کا جینے کا انداز بے حد خراب ہوتا جا رہا ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! اکثر مسلمانوں کے لباس کی تراش خراش، سر اور چہرے کا انداز وغیرہ سب کافروں کی سڑی ہوئی تہذیب کا عکّاس ہے۔ شیطان کے اس وسوسے میں نہیں آنا چاہئے کہ ہم اگر داڑھی اور عمامہ شریف میں رہیں گے تو لوگ ہم سے دُور بھاگیں گے۔ ہرگز ایسا نہیں، لوگ مَدَنی حُلیوں سے نہیں بُری حَرَکتوں، چرب زَبانیوں اور بد اخلاقیوں سے دُور بھاگتے ہیں۔ آپ بَصَد اخلاص سنّتوں کی چلتی پھرتی تصویر بن جائیے، اپنے اَخلاق سنوار لیجئے، زَبان کو قابو رکھنے کی مشق کیجئے، میٹھے بول بولئے پھر دیکھئے کسی طرح لوگوں کے دل آپ کی طرف مائل ہوتے ہیں! ابھی آپ نے عاشِقانِ رسول کے بارے

میں سنا کہ کس طرح سنّتوں بھرے حُلیوں اور مسکراتے پھول برساتے میٹھے میٹھے بولوں نے شیطان کے پجاری کو مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بھکاری بنادیا! داڑھی شریف اور سبز سبز عمامہ شریف سے جگمگاتے، پھول برساتے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی حُلیوں اور "اللہ اللہ اللہ اللہ" کی پُر کیف صداؤں کی بَرَکتوں سے مالامال ایک اور باکمال حکایت سنئے اور جھومئے۔ چُنانچِہ

﴿۳۴﴾ نورانی چہرے دیکھ کر مسلمان ہو گیا

۱۴۲۵ھ (جنوری 2005ء) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شورٰی کے نگران اور مجلسِ بینَ الاقوامی اُمور کے بعض اراکین وغیرہ کامَدَنی قافِلہ بابُ المدینہ (کراچی پاکستان) سے سفر کر کے ساؤتھ افریقہ پہنچا، اِسی دوران دعوتِ اسلامی کامَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بنانے کیلئے جگہ دیکھنے کے لئے یہ قافِلہ ایک مقام پر پہنچا، وہاں پہلے سے موجود اسلامی بھائیوں نے مَدَنی قافِلے کاپُر تپاک طریقے پر خیر مقدم کیا۔ اُس جگہ کا مالِک جو کہ عیسائی تھا، باعمامہ و باریش چمکدار و نور بار چہرے والے عاشِقانِ رسول کے جلووں اور اللہ اللہ کے پُر کیف نغموں میں مست ہو گیا، بے قرار ہو کر آگے بڑھا اور نگرانِ شورٰی سے کہنے لگا، "مجھے مسلمان کر لیجئے۔" اُسے فوراً نصرانی مذہب سے توبہ کروا کر کلمہ شریف پڑھا کر مسلمان کر لیا گیا، اسلامی بھائیوں کی خوشی کی انتہاء نہ رہی، اللہ اللہ کی زوردار صداؤں سے فَضا کا سینہ دَہل اُٹھا۔

تو داڑھی بڑھالے عمامہ سجالے ہے اچّھا نہیں ہے بُرا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۳۵﴾ قاضی صاحب کا خمیر

کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم المرتبت پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے شہزادے حضرتِ صالح رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اِصفہان کے قاضی تھے۔ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے خادِم نے حضرتِ صالح کے مَطبَخ (یعنی باورچی خانہ) سے خمیر لے کر روٹی تیّار کر کے امام صاحِب کی خدمت میں پیش کی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اِستِفسار فرمایا، یہ اس قدر نرم کیوں ہے؟ خادِم نے خمیر لینے کی کیفیّت بتادی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا، میرا بیٹا جو کہ اِصفہان کا قاضی ہے اُس کے یہاں سے خمیر کیوں لیا! اب یہ روٹی میں نہیں کھاؤں گا یہ کسی سائل کو دیدو مگر اُس کو بتا دینا کہ اس روٹی میں قاضی کا خمیر شامل ہے۔ اِتّفاق سے چالیس روز تک کوئی سائل نہیں آیا یہاں تک کہ روٹی میں بُو پیدا ہو گئی۔ خادِم نے وہ روٹی دریائے دِجلہ میں ڈال دی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تقوٰی مرحبا! آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس دن کے بعد دریائے دِجلہ کی مچھلی کبھی نہیں کھائی۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۱۹۷ انتشارات گنجینہ تہران) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کس قدر متّقی اور پرہیز گار تھے

کہ اپنے قاضی بیٹے کے مال سے بھی پرہیز کرتے تھے۔ قاضی (یعنی جج) کی آمدنی اگرچہ حرام کی نہیں ہوتی تاہم ان کا مکمَّل طور پر انصاف کرنا دُشوار ہوتا ہے اگروہ انصاف سے کام لیں تب بھی چونکہ وہ گورنمنٹ کے ملازم ہوتے ہیں اور ان کی تنخواہ حکومت ادا کرتی ہے اور حکمران عُموماً ظلم وعُدوان سے بچ نہیں پاتے نیز ان کے خزانے میں رقم کا ستھرا ہونا بھی مشکِل ہوتا ہے کہ یہ لوگ اکثر ظلم کے ذَرِیعے مال حاصِل کرتے ہیں۔ اِسی مَحض تقوی اور احتیاط کے سبب حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاضی کے خمیر والی روٹی نہیں کھائی اور جب وُہی روٹی دریائے دِجلہ میں ڈالی گئی تو وہاں کی مچھلی کھانی بھی تَرک فرمادی کہ کہیں ایسی مچھلی پیٹ میں نہ چلی جائے جس نے وہ روٹی کھائی ہو!

﴿۳۶﴾امام احمد بن حنبل کی کرامت

حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی شان کے مالِک تھے منقول ہے کہ کسی خاتون کے ہاتھ پاؤں شَل ہوگئے، اُس نے اپنے بیٹے کو دُعا کیلئے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بھیجا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اَحوال سُننے کے بعد وُضو کرکے نَماز شُروع کردی، جب وہ نوجوان گھر پہنچا تو ماں صحّت یاب ہو چکی تھی اور اُس نے خود آکر دروازہ کھولا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص۱۹۶ انتشارات گنجینہ تہران) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی تعظیم کرنا بڑے ثواب کا کام ہے چُنانچہ

﴿۳۷﴾تعظیم کا صِلہ

ایک شخص کو انتِقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا، مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی۔ پوچھا، کون سا عمل کام آ گیا؟ جواب دیا، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کِنارے وُضو فرمارہے تھے اور وَہیں میں بُلندی کی طرف وُضو کرنے بیٹھ گیا، جب میری نظر امام صاحِب پر پڑی تو تعظیماً نیچے کی جانب آ گیا۔ بس یِہی "تعظیمِ ولی" والا عمل کام آ گیا اور میں بخشا گیا۔ (تذکرۃ الاولیاء ص۱۹۶ انتشارات گنجینہ تہران)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۳۸﴾سونے کی جُوتیاں

مشہور مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا محمد بن خُزیمہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعبدُاللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ہوئی میں سخت غمگین ہوا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ناز و ادا سے چل رہے ہیں۔ میں نے عرض کی، اے ابوعبدُاللہ! یہ کیسی چال ہے؟ فرمایا، یہ جنّت میں خُدّام کی چال ہے۔ عرض کی، مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سُلوک فرمایا؟ جواب دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفِرت فرمادی،

میرے سر پر تاج سجایا اور پاؤں میں سونے کی جوتیاں پہنائیں اور فرمایا، اَے احمد! یہ سب کچھ اِس وجہ سے ہے کہ تُو نے قرآن کو میرا (یعنی اللہ کا) کلام کہا۔ اللہ تبارَکَ وَتعالٰی نے مزید فرمایا، اَے احمد! مجھ سے وہ دعاء کر جو تُو دُنیا میں کرتا تھا۔ میں نے عرض کی، اَے میرے ربّ عزوجل! ہر چیز" میں ابھی اِتنا ہی کہنے پایا تھا کہ ارشاد ہوا، ہر چیز تیرے لئے موجود ہے۔ اِس پر میں نے عرض کی، ہر چیز پر تیری قدرت کے سبب۔ فرمایا، تُو نے سچ کہا۔ میں نے عرض کی، یا اللہ! عزوجل مجھ سے حساب نہ لے بس میری مغفِرت فرما دے۔ فرمایا، جا ایسا ہی کر دیا۔ پھر ارشاد ہوا، اَے احمد! یہ جنّت ہے اس میں داخل ہو جا۔ جب میں داخِل ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ وہاں پہلے سے موجود تھے، ان کے دو پر تھے جن سے وہاں ایک کھجور کے دَرَخت سے دوسرے دَرَخت پر اُڑتے پھر رہے تھے اور ان کی زَبان پر جاری تھا، "سب خوبیاں اُس اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہم سے کئے ہوئے وعدے کو سچ کر دکھایا اور سرزمینِ جنّت کا ہم کو وارِث بنایا، جنّت میں ہم جہاں چاہتے ہیں ٹھکانہ بناتے ہیں تو عمل کرنے والوں کا اجر بَہُت ہی بہتر ہے۔" میں نے پوچھا، حضرتِ سیِّدُنا عبدالوَہّاب ورّاق علیہ رَحمۃُ الرَّزّاق کا کیا حال ہے؟ تو کہا، میں ان کو نور کے سَمُندر میں چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا حال دریافت کیا تو فرمایا، وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضِر ہیں، ان کے سامنے ایک خوان ہے اور رَبِّ کریم جَلَّ جَلالُہٗ ان پر مُتَوَجِّہ ہے، فرما رہا ہے کہ اَے دُنیا میں نہ کھانے اور نہ پینے والے! اِس جہان میں کھا اور لُطف اُٹھا۔ (شرحُ الصدور ص ۲۸۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

﴿۳۹﴾ کوڑے کی ہر ضرب پر مُعافی کا اعلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندے جب دین کی خاطِر تکالیف اُٹھا کر دُنیا سے جب رُخصت ہو جاتے ہیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُن کا کس قَدَر اِعزاز فرماتا ہے۔ جی ہاں کروڑوں حَنبلیوں کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدُ اللہ امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حق کی خاطِر بَہُت زِیادہ مَشَقَّتیں جھیلی ہیں چُنانچِہ ایک موقع پر عبّاسی خلیفہ مُعتَصِم باللہ کے حکم پر جلاّد سیِّدُنا امام احمد بن حَنبل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی بَرَہنہ پیٹھ پر باری باری کوڑے برسانے لگے جس سے مُقدّس پُشت لُہولہان ہوگئی اور کھال مبارَک اُدھڑ گئی، اِسی دوران آپ کا پاجامہ شریف سَرَکنے لگا تو بارگاہِ خداوندی عَزَّ وَجَلَّ میں دعاء کی، "یا اللہ! عَزَّ وَجَلَّ تُو جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں، مجھے بے پردَگی سے بچالے۔" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ پاجامہ شریف مزید سَرَکنے سے رُک گیا اور پھر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بے ہوش ہوگئے۔ جب تک ہوش قائم تھا کوڑے کی ہر ضَرب پر فرماتے، "میں نے مُعتَصِم کا قُصور مُعاف کیا۔" بعد میں لوگوں نے جب آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے اِس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا، مُعتَصِم باللہ، سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اولاد میں سے ہے۔ مجھے اس بات سے شَرم آتی ہے کہ بروزِ قِیامت کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ احمد بن حَنبل نے سلطانِ دوجہان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان کی آل کو مُعاف نہیں کیا! (مُلَخَّصاً معدنِ

اَخلاق حصہ۳ ص ۳۷ تا ۳۹، مطبوعہ دارالکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی) حضرتِ سیِّدُ نافضیل بن عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسلسل اٹھائیس ماہ (سوا دو سال) قید میں رکھا گیا، اِس دَوران آپ پر ہر رات کوڑے برسائے جاتے یہاں تک کہ آپ پر غشی طاری ہو جاتی، تلوار کے چُر کے (زخم) لگائے گئے ، پاؤں تلے رَوندا گیا۔مگر مرحبا! استقامت! اتنی اتنی مصیبتیں ٹوٹنے کے باوُجُود آپ ثابت قدم رہے (الطبقات الکبریٰ ج ا ص ۷۹ دارالفکر بیروت) حضرتِ سیِّدُ ناعلّامہ حافِظ ابنِ جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ محمد بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نَقل کرتے ہیں، حضرتِ سیِّدُ نا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو 80 کوڑے ایسے مارے گئے کہ اگر ہاتھی کو مارے جاتے تو وہ بھی چیخ اٹھتا! مگر واہ رے صبرِ امام!

(مُلَخَّصاً معدنِ اَخلاق حصہ۳ ص ۱۰۶ مطبوعہ دارالکتب حنفیہ باب المدینہ کراچی)

تڑپنا اِس طرح بُلبُل کہ بال و پر نہ ہلیں
ادب ہے لازمی شاہوں کے آستانے کا

﴿۴۰﴾ چور نے صبر کی تلقین کی

جب مصیبت کے ایّام میں آپ کو کوڑے مارنے والے کے روبرو پیش کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ''ابواُلہَیثمعیاّر'' نامی ایک شخص کے ذَرِیعے آپ کی مدد فرمائی وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ''اے احمد! میں فُلاں چور ہوں مجھے اٹھارہ ہزار کوڑے مارے گئے تا کہ چوری کا اقرار کرلوں مگر میں نے اقرار نہ کیا حالانکہ جانتا تھا کہ جھوٹا ہوں۔ آپ کہیں کوڑے کی مار سے گھبرا نہ جائیں، آپ تو حق پر ہیں۔ پس جب آپ کو کوڑے مارنے سے درد ہوتا تو چور کی بات ذِہن میں لے آتے بعد ازاں آپ ہمیشہ اس کے لئے دُعائے رَحمت فرماتے۔'' (الطبقات الکبریٰ ج ا ص ۷۸، ۷۹ دارالفکر بیروت)

حضرتِ سیِّدُ نا بشر بن الحارث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''آپ کو (آگ کی) بھٹّی (یعنی جیل) میں ڈال کر آزمایا گیا اور آپ (استقامت کی وجہ سے) سُرخ سونا بن کر نکلے۔'' (الطبقات الکبریٰ ایضاً ج ا ص ۸۰)

ولیوں پر اللہ کی کرم نوازیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ! راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں پیش آنیوالی تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے والوں کا بارگاہِ خداوندِعزَّ وَجَلَّ میں کس قَدَر اعزاز کیا جاتا ہے۔ نیز آپ نے یہ بھی مُلاحظہ فرمایا کہ حضرتِ سیِّدُ نا بشر حافی علیہ رحمۃ اللہ الکافی کا بھی دُنیا میں رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی خاطر بھوک و پیاس کی سختیاں برداشت کرنے اور نَفس کو مارنے کے باعِث اللہ عَزَّوَجَلَّ کس قَدَر لطف و کرم سے نواز رہا تھا۔ نیز ہمارے غوثِ اعظم علیہ رحمۃ الاکرم بھی دُنیا میں نَفس کُشی فرماتے اور کھانے پینے سے بے رغبت رہتے تھے۔ سرکارِ بغداد حُضُور غوثِ پاک پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے عاشِقِ رسول اور ولیٔ کامل، امامِ اہلسنّت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن بارگاہِ غوثیت

مآب میں عرض کرتے ہیں

قسمیں دیدے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایسی پیاری پیاری معلومات حاصل کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہردم وابستہ رہئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دین ودُنیا کی بے شُمار بَرَکتیں حاصل ہوں گی۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکتوں سے مالا مال ایک ایمان افروز واقِعہ سنئے اور جھومئے:۔

﴿۴۱﴾ دماغ کی رسولی غائب ہوگئی

بلبہار ضلع چندر پُور مہاراشٹر (ہند) کے ایک اسلامی بھائی نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اپنی شُمُولیت کا واقِعہ کچھ اِس طرح بیان کیا، 7 سال کی عمر میں پتھر لگنے کی وجہ سے میری بائیں آنکھ زخمی ہوگئی۔ علاج کروانے پر کافی آرام ملا لیکن آنکھ کی روشنی کم ہوگئی۔ اِس سے درسِ عبرت حاصل کرنے کے بجائے مزید غفلت کا شکار ہوکر میں ناچ گانوں کی مَحفِلوں کا رَسیا ہوگیا، ناچ کلب کی چکا چوند روشنیوں کے سبب میری اُسی آنکھ میں سَخت درد شروع ہوگیا۔ تشخیص کروانے پر پتا چلا کہ دِماغ میں رَسَولی (BRAIN TUMER) ہے۔ بڑے بڑے اسپتالوں میں علاج کروایا فائدہ ہونا تو کُجا، "مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دواء کی" کے مِصداق گردن بھی ٹیڑھی ہوگئی اور غذا کھانا بھی مشکل ہوگیا! میری تکلیف کے سبب گھر والے بے حد پریشان تھے۔ انہیں دِنوں دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک کا مَدَنی قافِلہ ہمارے گاؤں میں تشریف لے آیا۔ انہوں نے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گھر کے تمام افراد کو بیان میں شرکت کی دعوت دی لیکن ہم نے پریشانی کا اِظہار کرکے مَعذِرت کرلی۔ مَحَلّہ کی مسجِد میں سے مبلِّغ کے بیان کی آواز ہمارے گھر میں بھی آرہی تھی، اُس بیان کو سُن کر ہمارے اہلِ خانہ بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوئے۔ اور "دُرگ" میں ہونے والے سنّتوں بھرے اجتماع میں چلنے کو تیّار ہوگئے۔ اُس اجتماع میں سنّتوں بھرے بیان کے بعد رِقّت انگیز دُعا ہوئی۔ جب اجتماع سے واپَسی پر میں نے C.T. scan کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹر زحیران رہ گئے کہ پچھلی سب رپورٹس میں دِماغ کی رَسَولی (BRAIN TUMER) موجود تھی لیکن اب کی بار C.T.scan میں رَسَولی غائب تھی! اس حیرت انگیز واقِعہ سے مُتَأَثِّر ہوکر خود گھر والوں نے میرے سر پر عمامہ شریف کا تاج سجادیا۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث ورضا مَدَنی ماحول
اے بیمارِ عصیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول
سنور جائے گی آخرت ان شاءَ اللہ
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۴۲﴾ دلوں کی بات جان لی

حُضُور داتا گنج بخش حضرتِ سیِّدُ نا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، ہم تین اَحباب حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابنِ علا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہکی زِیارت کے لئے ''رملہ'' نامی گاؤں کی طرف چلے۔ راستہ میں یہ طے کیا کہ ہم میں سے ہر شخص کوئی نہ کوئی مُراد اپنے دل میں رکھ لے۔ میں نے یہ مُراد رکھی، مجھے حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابنِ علا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے حُسین بن منصور حلاّج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مُناجات اور اَشعار دَرکار ہیں۔ دُوسرے نے یہ مُراد طے کی کہ مجھے تلّی کی بیماری سے شِفا حاصِل ہو جائے۔ تیسرے نے کہا، مجھے حلوہ صابُونی (یعنی برفی) کھانے کی خواہش ہے۔ جب ہم لوگ حاضِرِ خدمت ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدنا حُسین بن منصور حلاّج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے اَشعار اور مُناجات لکھوا کر میرے لئے تیّار رکھے تھے جو مجھے عطا فرمادیئے۔ دوسرے دَرویش کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا اُس کی تلّی کی تکلیف دُور ہوگئی۔ تیسرے سے فرمایا، صابُونی حلوہ (برفی) شاہی درباروں کی غذا ہے مگر آپ نے لباسِ صُوفیا پہن رکھا ہے! دو میں سے ایک چیز اختیار کیجئے۔ (کشف المحجوب ص ۳۸۴ نوائے وقت پرنٹرز مرکز الاولیاء لاہور)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

﴿۴۳﴾ کیا حسین بِن منصور نے اَنَا الْحق کہا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی عطا سے اولیاءُ اللہ لوگوں کے دلوں کے اَحوال جان لیتے ہیں، جبھی تو حضرتِ سیِّد نا شیخ ابنِ علا رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بغیر پوچھے حُضُور داتا گنج بخش حضرتِ سیِّدُ نا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اوران کے اَحباب کی دِلی مُرادیں بیان کردیں اور دو کی مُرادیں پوری فرما کر تیسرے کو اِصلاح کا مَدَنی پھول عنایت فرمایا۔ اس حکایت میں حضرتِ سیِّد نا حُسین بن منصور حلاّج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ذِکرِ خیر بھی موجود ہے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے اَنَا الْحَقّی عنی ''میں حق (خدا) ہوں'' کہا تھا۔ اِس غَلَط فہمی کا رَدّ کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، ''حضرتِ سیِّدُ نا حُسین بن منصور حلاّج رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ جن کو عوام منصور کہتے ہیں، منصور ان کے والِد کا نام تھا، اور ان کا اسمِ گرامی حُسین۔ (آپ) اکابرِ اہلِ حال سے تھے۔ ان کی ایک بہن ان سے بَدَرَجہا مرتبۂ وِلایت و معرِفت میں زائد تھیں۔ وہ آخِرِ شب کو جنگل تشریف لے جاتیں اور یادِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں مصروف ہوتیں۔ ایک دن ان کی آنکھ کھلی بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، ان کو وَسوَسہ گزرا۔ دوسری شب میں قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے، وہ اپنے وَقت پر اُٹھ کر چلیں، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہو لئے، دیکھتے رہے، آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اُترا اور اُن کے دَہنِ مبارَک (یعنی مُنہ شریف) کے برابر آ لگا، انھوں نے پینا شروع کیا، ان سے صَبر نہ ہو سکا کہ یہ جنّت کی نعمت (مجھے) نہ ملے، بے اختیار کہہ اُٹھے کہ بہن! تمہیں اللہ کی قسم کہ تھوڑا میرے لئے چھوڑ دو، انھوں نے ایک جُرعہ (یعنی ایک گھونٹ) چھوڑ دیا، انھوں نے پیا، اس کے پیتے ہی ہر جڑی بوٹی ہر در و دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا

زِیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے؟ اُنھوں نے کہنا شروع کیا، ''اَنَاالْاَحَق'' (اَنَا۔لَ۔اَحَق) یعنی بیشک میں سب سے زیادہ اس کا سزاوار (یعنی حقدار) ہوں۔لوگوں کے سُننے میں آیا '' اَنَا الْحَق '' (یعنی میں حق ہوں) وہ (لوگ) دعویٰ خدائی سمجھے ، اور یہ (یعنی خدائی کا دعویٰ) کُفر ہے اور مسلمان ہو کر جو کُفر کرے مُرتَدّ ہے اور مُرتَدّ کی سزا قتل ہے۔(صحیح البخاری ج ۲ص ۳۱۵، حدیث ۳۰۱۷ پر ہے کہ) نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے،'' جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کرو۔

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۶، ص ۴۰۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی اور مَدَنی قافِلوں میں سفر اصلاحِ عقائد و اعمال کے بہترین ذرائع ہیں چُنانچِہ

﴿۴۴﴾ میں شرابی اور چور تھا

بمبئی (الھند) کے اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ مجھے غَلَط صُحبت کے سبب کم عُمری ہی میں شراب اور جوآ (جُو۔آ) کی لت پڑ گئی تھی ، ہیرے اور سونے کی اسمگلنگ میں مَہارت کے باعِث میں اِس میدان میں '' کِنگ '' مشہور تھا۔ ہمارے گھر کے قریب دعوتِ اسلامی والے ہر جُمعہ کو جمع ہو کر درس و بیان کا سلسلہ کیا کرتے تھے، میری ماں مجھ سے شرکت کا کہا کرتی مگر میں ٹال دیا کرتا۔ آخِر کار ماں کی اِنفرادی کوشِش کی بَرَکت سے ایک بار شریک ہو ہی گیا، مجھے مُبلِّغ کا اندازِ بیان تو پسند آیا مگر پلّے کچھ نہ پڑا، اِختِتام پر مجھ پر مُبلِّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے، بمبئی کے علاقہ گونڈی (گَ۔وَنڈی) میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، میں نے حامی بھر لی۔

اجتماع والی شب دوستوں کے ساتھ شراب خانہ پہنچا مگر آج دل کچھ اُچاٹ سا تھا سب نے شراب منگوائی مگر میں نے کولڈ ڈرنک کا آرڈر دیا۔ اِس پر دوستوں نے میری طرف مُتَعَجِّبانہ انداز میں دیکھا۔ میں نے کہا، مجھے کسی نے اجتماع کی دعوت دی ہے مجھے وہاں وعظ سننے جانا ہے۔ یہ سنتے ہی دوستوں میں ہنسی کا فوّارہ اُبل پڑا اور کہنے لگے، یار! کیا یہ مُحَرَّم کا مہینہ ہے! وعظ تو مُحَرَّم میں ہوتے ہیں، تمہارے ساتھ کسی نے مذاق کیا ہو گا۔ میں بھی سوچ میں پڑ گیا کہ واقِعی وعظ تو مُحَرَّم شریف میں ہوتے ہیں مگر پھر میں نے دل باندھا اور یہ کہتے ہوئے اُٹھا کہ اگر وعظ نہیں ہو گا تو واپَس آ جاؤں گا۔ باہَر نکل کر رِکشہ پکڑ کر سیدھا اجتماع گاہ میں جا پہنچا۔ وہاں مانگی جانیوالی رِقّت انگیز دُعاء نے مجھے خوب رُلایا، ، رو رو کر میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اِجتماع ختم ہونے کے بعد مبلّغ نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت پیش کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ مَدَنی قافِلے کا مُسافر بنا، وہیں میں نے داڑھی شریف اور عمامہ مبارَکہ کی نیّت کی۔ جُوآری اور شرابی دوستوں سے پیچھا چُھڑایا اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول اپنایا۔ مجھے '' وات '' نامی ایک تشویشناک بیماری تھی جس کے سبب ایسا لگا کرتا تھا جیسے آنکھ میں کنکری سی پڑی ہے۔ ڈاکٹر بھی اِس کے علاج سے عاجز تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے مجھے اُس مُوذی مرض سے بھی چھٹکارا نصیب ہو گیا۔

چھوڑ دے مے نوشیاں مت بکو گالیاں   آؤ توبہ کریں قافلے میں چلو
اے شرابی تو آ آ جُوآری تو آ   چھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو

قافلوں کی دعوت دیتے رہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مبلّغِ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے بیان اور انفرادی کوشش کے نتیجے میں ایک جُوآری اور شرابی تائب ہوا اور مَدَنی قافلے کا مسافر بن کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔ آپ بھی لوگوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کی دعوت دیتے رہئے۔ اِس حکایت میں آپ نے ایک شرابی کا تذکرہ سنا۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں کی ایک تعداد مَعاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شراب نوشی کی نُحوست میں گرِفتار ہے لہٰذا ضمناً شراب کے بار میں کچھ عرض کرتا چلوں۔

شراب کے ایک گھونٹ کا عذاب

تاجدارِ نبوّت، ماہِ رسالت، دریائے رَحمت، محبوبِ ربِّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے تمام جہان والوں کیلئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے، مجھے اِسلئے مَبعوث فرمایا ہے کہ میں گانے بجانے کے آلات اور جاہلیّت کے کاموں کو مٹادوں، میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عزّت کی قسم یاد کر کے فرمایا ہے، ”میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اُسے اس کی مِثل جہنّم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤں گا اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب پینا چھوڑ دے گا میں اُسے جنّت میں اچھے رُفقاء کے ساتھ (پاکیزہ شراب) پلاؤں گا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۸ ص ۱۹۷ الحدیث ۷۸۰۳، ۷۸۰۴ دار احیاء التراث العربی بیروت)

کلِمہ نصیب نہ ہوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اندیشہ ہے کہ شرابیوں اور شطرنج کھیلنے والوں وغیرہ کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔ اِس ضمن میں دو حکایات مُلاحظہ ہوں

حضرتِ علّامہ محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ﴿۴۵﴾ ایک شخص شرابیوں کی صُحبت میں بیٹھتا تھا جب اُس کی موت کا وقت قریب آیا تو کسی نے کلِمہ شریف کی تلقین کی تو کہنے لگا، ”تم بھی پیو اور مجھے بھی پلاؤ۔“ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بغیر کلِمہ پڑھے مرگیا (جب شرابیوں کی صُحبت کا یہ حال ہے تو شراب پینے کا کیا وَبال ہوگا!) ﴿۴۶﴾ ایک شطرنج کھیلنے والے کو مرتے وقت کلِمہ شریف کی تلقین کی گئی تو کہنے لگا، ”شاھَکَ (یعنی تیرا بادشاہ) یہ کہنے کے بعد اُس کا دم نکل گیا۔

(مُلَخَّصاً کتاب الکبائر ص ۱۰۳ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت)

شراب کے طِبّی نقصانات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام نے شراب نوشی کو جو حرام قرار دیا ہے اِس میں بے شُمار حکمتیں ہیں، اب کُفّار بھی اِس کے

نقصانات کوتسلیم کرنے لگے ہیں، چُنانچہ ایک غیر مسلم مُحقِّق کے تأثُّرات کے مطابق شروع شروع میں تو بدنِ انسانی شراب کے نقصانات کا مقابلہ کرلیتا ہے اور شرابی کو خوشگوار کیفیت مل جاتی ہے مگر جلد ہی داخلی (یعنی جسم کی اندرونی) قوّتِ برداشت ختم ہوجاتی اور مُستقِل مُضِر اثرات مُرتَّب ہونے لگتے ہیں۔ شراب کا سب سے زیادہ اثر جگر (کلیجی) پر پڑتا ہے اور وہ سکڑنے لگتا ہے، گُردوں پر اِضافی بوجھ پڑتا ہے جو بالآخِر بدحال ہو کر انجام کار ناکارہ (FAIL) ہوجاتے ہیں، علاوہ ازیں شراب کے استِعمال کی کثرت دِماغ کو مُتَوَرِّم (یعنی سُوجن میں مُبتَلا) کرتی ہے، اَعصاب میں سوزِش ہوجاتی ہے نتیجۃً اَعصاب کمزور اور پھر تباہ ہوجاتے ہیں، شرابی کے مِعدہ میں سُوجن ہوجاتی ہے، ہڈّیاں نرم اور خستہ (یعنی بہُت ہی کمزور) ہوجاتی ہیں، شراب جسم میں موجود وٹامنز کے ذخائر کو تباہ کرتی ہے وٹامن B اور C اِس کی غارتگری کا بالخصوص نشانہ بنتے ہیں۔ شراب کے ساتھ ساتھ تمباکو نوشی کی جائے تو اِس کے نقصان دِہ اثرات کئی گُنا بڑھ جاتے ہیں اور ہائی بلڈ پریشر، سٹروک اور ہارٹ اٹیک کا شدید خطرہ رہتا ہے۔ بکثرت شراب پینے والا تھکن، سر درد، متلی اور شدّتِ پیاس میں مبتَلا رہتا ہے۔ بے تحاشہ شراب پی جانے سے دل اور عملِ تَنَفُّس (سانس لینے کا عمل) رُک جاتا اور شرابی فوری طور پر موت کے گھاٹ اُتر جاتا ہے۔

گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی　　چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول
اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو　　سُدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول
نَمازیں جو پڑھتے نہیں ہیں ان کو لاریب
نمازی ہے دیتا بنا مَدَنی ماحول

﴿۴۷﴾ اندھا شرابی

مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ) کو اچھی طرح یاد ہے کہ ایک شوخ مزاج تنومند نوجوان جوڑیا بازار (بابُ المدینہ کراچی) میں مزدوری کیا کرتا تھا وہ خوب جاندار ہونے اور تڑاق پڑاق بولنے کے سبب کافی نُمایاں تھا۔ پھر اُس کا ایک دور آیا کہ وہ اندھا ہوگیا اور نہایت ہی افسُردگی کے ساتھ بھیک مانگتا پھرتا تھا۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ شرابی تھا اور ایک بار ناقص شراب پی لینے کے سبب اِس کی آنکھوں کے دِیے (یعنی چَراغ) بجھ گئے!

کرلے توبہ اور تُو مت پی شراب　　ہوں گے ورنہ دو جہاں تیرے خراب
جو بُوآ کھیلے، پیئے ناداں شراب　　قبر و حشر و نار میں پائے عذاب

﴿۴۸﴾ کپڑا خود بخود بُنتا رہا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی حضرتِ سیِّدُنا قاضی حمیدُ الدّین ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مُرید تھے۔ بہُت ہی باکمال اور صاحبِ حال بُزُرگ تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ بہاءُ الدّین زکریا ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی بہُت کم

کسی کو پسند فرماتے تھے لیکن حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کے بارے میں فرمایا کرتے تھے اگر شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی کی اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ مشغولیّت کو وزْن کیا جائے تو دس صُوفیوں کی مشغولیّت کے برابر ہوگی۔آپ کا پیشہ کپڑے کی بُنائی تھی۔حضرتِ سیِّدُنا شیخ نصیرُ الدّین محمود علیہ رحمۃ المعبود فرماتے ہیں کہ شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی گھر پر کپڑے کی بُنائی کرتے ہوئے کبھی کبھی شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی پر ایسا حال طاری ہوجاتا کہ آپے سے باہَر ہوجاتے مگر کپڑا خود بخود بُنتا چلا جاتا۔ایک دن آپ کے پیرومُرشِد حضرتِ سیِّدُنا قاضی حمیدُالدّین ناگوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ملاقات کے لئے تشریف لائے۔بوقتِ رخصت مُرشِد نے فرمایا، اے احمد! آخر کب تک یہ کام کرتے رہو گے؟ یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی اُسی وَقت (چرخے کی) میخ کَسنے کے لئے اٹھے کہ یکا یک آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ہاتھ مبارَک چرخے میں اُلجھ کر ٹوٹ گیا۔اِس واقِعہ کے بعد شیخ احمد نہروانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے"بافِندگی (کپڑے کی بُنائی) کا پیشہ بِالکل ترک کر دیا اور ہمہ تن اللہ عزوجل سے لَو لگالی۔آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا مزار فائضُ الْاَنوار بدایُون شریف (ھند) میں ہے۔(اخبار الاخیار مع مکتوبات ص ۴۷ فاروق اکیڈمی گمبٹ ضلع خیر پور) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

﴿۴۹﴾ خربوزے والا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علماء اور اولیاء مسلمانوں کی ہر قوم اور ہر پیشہ کرنے والوں میں ہوتے رہے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے۔فضلِ خداوندی کسی نسل یا قوم ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کو چاہتا ہے اپنی رَحمت سے نواز دیتا ہے۔رُوئے زمین پر مُتعَدَّد اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہر وَقت موجود رہتے ہیں اور انہیں کی بَرَکت سے دنیا کا نظام چلتا ہے۔چُنانچِہ

حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ القوی سے کسی شخص نے شکایت کی کہ حُضُور! کیا وجہ ہے کہ آج کل دِہلی کا اِنتِظام" بَہُت سُست" ہے؟ فرمایا، آج کل یہاں کے صاحِبِ خدمت (یعنی ابدالِ دِہلی) سُست ہیں۔پوچھا، کون صاحِب ہیں؟ فرمایا، فُلاں پھل فروش جو فُلاں بازار میں خَربوزے فروخت کرتے ہیں۔پوچھنے والے صاحِب اُن کے پاس پہنچے اور خربوزے کاٹ کاٹ کر اور چکھ چکھ کر سب ناپسند کر کے ٹوکرے میں رکھ دیئے۔اِس قَدَر نقصان کر دینے والے کو بھی وہ کچھ نہیں بولے۔کچھ عرصے کے بعد دیکھا کہ اِنتِظام بالکل دُرُست ہے اور حالات بدل گئے ہیں تو اُسی شخص نے پھر پوچھا، کہ آج کل کون ہیں؟ شاہ صاحِب نے فرمایا، ایک سَقّا ہیں جو چاندنی چوک میں پانی پلاتے ہیں مگر ایک گلاس کی ایک چَھدام (چَھدام ان دنوں سب سے چھوٹا سکّہ تھا یعنی ایک پیسے کا چوتھائی حصّہ) لیتے ہیں۔یہ ایک چَھدام لے گئے اور ان کو دیکر ان سے پانی مانگا۔اُنہوں نے پانی دیا انہوں نے پانی گرا دیا اور دوسرا گلاس مانگا۔اُنہوں نے پوچھا، اور چَھدام ہے؟ کہا، نہیں۔اُنہوں نے ایک دَھول (چانٹا) رَسید کیا اور کہا، خربوزہ والا سمجھا ہے؟ (سچی حکایات حصہ سوم ص ۹۷، مکتبۂ جامِ نور، دہلی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

روحانی حاکم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والے روحانی حاکم ہوتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی عطا سے غیب کیا تیں ان اللہ والوں کے عِلم میں ہوتی ہیں۔ ہر ولی کی ولایت کا شُہرہ اور دُھوم دَھام ہونا کوئی ضَروری نہیں۔ یہ حضرات مُعاشَرے کے ہر طبقے میں ہوتے ہیں۔کبھی مزدور کے بھیس میں، کبھی سبزی اور پھل فروش کی صورت میں، کبھی تاجر یا ملازِم کی شکل میں، کبھی چوکیدار یا معمار کے روپ میں بڑے بڑے اولیاء ہوتے ہیں۔ ہر کوئی ان کی شناخت نہیں کر سکتا۔ ہمیں کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں جاننا چاہئے۔بعض اولیائے کرام باقاعدہ ''روحانی نظام'' سے مَربُوط (یعنی جُڑے ہوئے) ہوتے ہیں چنانچہ

356اولیائے کرام

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ مدینۂ منوّرہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کے تین سو بندے رُوئے زمین پر ایسے ہیں کہ ان کے دل حضرت سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیقلبِ اطہر پر ہیں۔ اور چالیس کے دل حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کیقلبِ اطہر پر ہیں۔اور سات کے دل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ''قلبِ اطہر پر ہیں اور پانچ کے دل حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہیں۔ اور تین کے دل حضرتِ سیِّدُنا میکائیل علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے ''قلبِ اطہر پر ہیں۔ ایک ان میں ایسا ہے جس کا دل حضرتِ سیِّدُنا اسرافیل علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قلبِ اطہر پر ہے۔ جب ان میں ''ایک'' وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''تین'' میں سے ایک کو مقرّر فرماتا ہے اور اگر ''تین'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''پانچ'' میں سے ایک کو اور اگر ''پانچ'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''سات'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''سات'' میں کا کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ ''چالیس'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''چالیس'' حضرات میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ''تین سو'' میں سے ایک کو اور اگر ان ''تین سو'' میں سے کوئی ایک وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ عام لوگوں میں سے کسی کو مقرّر فرماتا ہے۔ ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے زندَگی اور موت ملتی ، بارِش برستی، کھیتی اُگتی اور بلائیں دُور ہوتی ہیں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استِفسار کیا گیا، ''ان کے ذَرِیعے کیسے زندَگی اور موت ملتی ہے؟'' فرمایا، ''وہ اللہ تعالیٰ سے اُمّت کی کثرت کا سُوال کرتے ہیں تو اُمّت کثیر ہو جاتی ہے اور ظالموں کے لیے بددُعا کرتے ہیں تو اُن کی طاقت توڑ دی جاتی ہے، وہ دعا کرتے ہیں تو بارِش برسائی جاتی، زمین لوگوں کے لیے کھیتی اُگاتی ہے، لوگوں سے مختلف قسم کی بلائیں ٹال دی جاتی ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ج۱ص۴۰ الحدیث ۱۶ دارالکتب العلمیہ بیروت) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ابدال

حضرتِ سیِّدُ نا امام محمد بن علی حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُ نا ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے، بے شک اِنبیاء علیہم الصّلوٰۃ وَالسَّلام زمین کے اَوتاد تھے جب سلسلہ ءِ نُبُوَّت ختم ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں سے ایک قوم کو اُن کا نائب بنایا جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فقط) روزہ ونماز اور تسبیح وتقدیس میں کثرت کی وجہ سے لوگوں سے افضل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسنِ اَخلاق، وَرع وتقویٰ کی سچائی، نیت کی اچھائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سلامتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے حِلم، صَبر اور دانشمندی، بغیر کمزوری کے عاجزی اور تمام مسلمانوں کی خیر خواہی کی وجہ سے افضل ہوئے ہیں۔ پس وہ اِنبیاء علیہم الصّلوٰۃ وَالسَّلام کے نائب ہیں۔ وہ ایسی قوم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنتَخب اور اپنے عِلم اور رِضا کے لئے خاص کرلیا ہے۔ وہ 40 صِدّیق ہیں، جن میں سے 30 رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیِّدُ نا ابراہیم علٰی نَبِیِّنا وعلَیہِ الصّلوٰۃ وَالسَّلام کے یقین کی مِثل ہیں۔ ان کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بلائیں اور لوگوں سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں ان کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزق دیا جاتا ہے ان میں سے کوئی اُسی وَقت فوت ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ اس کی جانشینی کیلئے کسی کو پروانہ دے چکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لعنت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دست درازی نہیں کرتے، اُنہیں حقیر نہیں جانتے، خود پر فوقیت رکھنے والوں سے حسد نہیں کرتے، دنیا کی حِرص نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اختیار نہیں کرتے، تکبُّر نہیں کرتے اور دکھاوے کی عاجزی بھی نہیں کرتے۔

وہ بات کرنے میں تمام لوگوں سے اچّھے اور نَفس کے اعتِبار سے زیادہ پرہیز گار ہیں، سخاوت ان کی فِطرت میں شامِل ہے، اَسلاف نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا اُن سے محفوظ رَہنا ان کی صِفَت ہے اُن کی یہ صِفَت جدا نہیں ہوتی کہ آج خشیَّتِ کی حالت میں ہوں اور کل غفلت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربّ عزوجل کے درمیان ایک خاص تعلُّق رکھتے ہیں، انھیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ عزوجل کی خوشی (رِضا) اور شوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں (پھر پارہ اٹھائیسواں سورۃُ المُجادِلۃ کی آیت نمبر ۲۲ تِلاوت فرمائی) اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿ترجَمۂ کنزالایمان "یہ اللہ کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے"﴾ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی: "اے ابو دَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جو کچھ آپ نے بیان فرمایا اس میں کون سی بات مجھ پر بھاری ہے؟ مجھے کیسے معلوم ہوگا کہ میں نے اُسے پالیا؟" فرمایا: "آپ اِس کے درمیانے دَرجے میں اُس وَقت پہنچیں گے جب دُنیا سے بُغض رکھیں گے اور جب دنیا سے بُغض رکھیں گے تو آخِرت کی مَحَبَّت اپنے قریب پائیں گے اور آپ جتنا دُنیا سے زُہد (بے رغبتی) اِختیار کریں گے اُتنا ہی آپ کو آخِرت سے مَحَبَّت ہوگی اور جتنا آپ آخِرت سے مَحَبَّت کریں گے اُتنا ہی اپنے نَفع اور نقصان والی چیزوں کو دیکھیں گے۔ (مزید فرمایا) جس بندے کی سچی طلب عِلمِ الٰہی میں ہوتی ہے اس کو قول وفعل کی دُرُستی عطا فرمادیتا اور اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔ اس کی تصدیق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب (قرآنِ مجید) میں موجود ہے پھر (پارہ چودھواں سورۃُ النَّحل

کی) یہ آیت (نمبر ۱۲۸) تلاوت فرمائی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ O ترجَمۂ کنزالایمان'' بے شک اللہ ان کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور جو نیکیاں کرتے ہیں۔'' (پ۱۴ النحل ۱۲۸) (مزید فرمایا) جب ہم نے اس (قراٰنِ مجید) میں دیکھا تو یہ پایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت اور اس کی رِضا کی طلب سے زیادہ لذّت کسی شے میں حاصل نہیں ہوتی (نَوادِرُالاصول للحکیم التِرمذی ص ۱۶۸ دِمشق)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نہ پوچھ ان خِرقہ پوشوں کی عقیدت ہے تو دیکھ ان کو
یدِ بَیضاء لئے ہیں اپنی اپنی آستینوں میں
صَلُّو ا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۰﴾ بھوک کے طَلَبہ کی فریاد

مشہور مُحَدِّثینِ کرام حضرتِ سیِّدُنا امام طَبرانی، حضرتِ سیِّدُنا علاّمہ ابنِ المقری اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالشَّیخ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ تینوں مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعۡظِیۡمًا میں علمِ دین حاصِل کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ان پر فاقہ مستی کا دور آیا۔ روزہ پر روزہ رکھتے رہے مگر جب بھوک کی شدّت نے بالکل ہی نڈھال کر دیا تو تینوں نے رَحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر حاضِر ہو کر فریاد کی، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ''اَلۡجُوۡع!'' آقا! بھوک! یہ عرض کر کے سیِّدُنا امام طَبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو آستانۂ مبارکہ ہی پر بیٹھے رہے اور کہا کہ اس در پر یا موت آئے گی یا روزی، اب یہاں سے نہیں اُٹھوں گا۔

میں ان کے در پہ پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
نگاہِ رَحمت ضَرور ہو گی طعام کا اِنتِظام ہو گا

حضرتِ سیِّدُنا ابنُ المُقری اور حضرتِ سیِّدُنا ابُوالشَّیخ رَحِمَہُمَا اللّٰہُ تعالیٰ اپنی قِیام گاہ پر تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک عَلَوی بُزُرگ دو غلاموں کے ساتھ کھانا لئے کھڑے ہیں اور فرمارہے ہیں کہ آپ حضرات نے دربارِ رسول میں بھوک کی شکایت کی تو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ابھی ابھی خواب میں نبیِ رَحمت، قاسمِ نعمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زیارت سے مُشرَّف فرما کر مجھے حکم فرمایا کہ میں آپ لوگوں کے پاس کھانا پہنچاؤں۔ چُنانچِہ جو کچھ بروَقت مجھ سے ہو سکا حاضِر کر دیا ہے آپ حضرات قبول فرما لیجئے۔ (تذکرۃُ الحُفّاظ ج۳ ص۱۲۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ہر طرف مدینے میں بھیڑ ہے فقیروں کی
ایک دینے والا ہے کُل جہاں سُوالی ہے

بارگاہِ رسالت میں فریاد سنی جاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اسلاف رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ حُصولِ علم کی خاطِر کس قَدَر تکلیفیں برداشت کرتے تھے۔ فاقوں پر فاقے کر کے انہوں نے علم دین حاصِل کیا، انتہائی جانفشانی اور خوب عَرَق ریزی کے ساتھ تصنیفات وتالیفات کے مُشکبار مَدَنی گلدستے تیار کر کے ہماری طرف بڑھائے۔ مگر افسوس! اب اکثر مسلمان ان کی طرف بالکل بھی اِلتِفات نہیں کرتے۔ ان بُزُرگوں کو سرمایۂ آخِرت کی طلب اور لگن تھی اور آج کے مسلمانوں کو اکثریت صِرف دُنیا کا دَھن کمانے کی دُھن ہے۔ اِس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبِین پر جب کڑا وقت آتا تو نہایت ہی دِل جمعی کے ساتھ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم میں حاجت روائی کیلئے فریاد کرتے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے دربار میں دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی صدا ضرور مَسموع ہوتی (یعنی سنی جاتی) ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، عاشقِ ماہِ رسالت مولینا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرحمٰن حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں۔

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو "آہ" کرے دل سے

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بارگاہِ رسالت میں کی ہوئی فریاد فوراً سنی گئی اور سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ اَبرار، جنابِ احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فوراً حاجت روائی فرمائی اور اپنے بھوکے دیوانوں کیلئے کھانا بھیج دیا۔

درِ رسول سے اے راز کیا نہیں ملتا ؟
کوئی پلٹ کے نہ خالی گیا مدینے سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصِل کرنے کا ایک ذَرِیعہ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیَت کے مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ سفر بھی ہے۔ اِس سے علم حاصِل ہونے کے ساتھ ساتھ بارہا دُنیوی تکالیف بھی دُور ہو جاتی ہیں چُنانچہ

﴿51﴾ ہیپاٹائٹِس C سے نجات

ایک صاحِب کو ہیپاٹائٹس C کا مرض بگڑ چکا تھا، صاحِب فِراش تھے، چل پھر بھی نہیں سکتے تھے، ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیدیا تھا۔ اُن کے صاحبزادے نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں سنّتوں کی تربیَت کیلئے عاشِقانِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ سفر کیا اور دَورانِ سفر خوب گڑگڑا کر اپنے والِد صاحِب کیلئے صحتیابی کیلئے دعا مانگی۔ جب مَدَنی قافِلے کے سفر سے واپَس آئے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی کہ ان کے والِد صاحِب رُوبہ صحت ہو کر خوش خُرامی کے ساتھ ٹہل رہے تھے۔

باپ بیمار ہو، سخت بیزار ہو پائے گا صحتیں، قافِلے میں چلو
واہ ہو بابِ کرم، دُور ہوں سارے غم پھر سے خوشیاں ملیں، قافِلے میں چلو

﴿۵۲﴾ روشن ضَمیر نانبائی

حضرتِ سیِّدُ نا سَہل بن عبداللہ تُستَری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک موقع پر فرمایا کہ بصرہ کا فُلاں نانبائی (یعنی روٹیاں پکانے والا) ولیُّ اللہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مُرید شوقِ دیدار میں بصرہ پہنچا اور ڈھونڈتا ہوا اُس نانبائی کی خدمت میں حاضِر ہوگیا، وہ اُس وقت روٹیاں پکارہے تھے (پہلے عُموماً سبھی مسلمان داڑھی رکھتے تھے لہٰذا اس دور کے نان بائیوں کے دستور کے مطابق) داڑھی کے بالوں کی جلنے سے حفاظت کی خاطر مُنہ کے نچلے حصّے پر نِقاب پہن رکھا تھا۔ اُس مُرید نے دل میں کہا، اگر یہ وَلی ہوتا تو نِقاب نہ بھی پہنتا تو اس کے بال نہ جلتے۔ اِس کے بعد اُس نے نانبائی کو سلام کیا اور گُفتگو کرنا چاہی تو اُس روشن ضمیر نانبائی نے سلام کا جواب دیکر فرمایا، ''تو نے مجھے حقیر تصوُّر کیا اِس لئے میری باتوں سے نَفع نہیں اُٹھا سکتا۔'' یہ کہنے کے بعد انہوں نے گفتگو کرنے سے انکار فرمادیا۔ (الرِّسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ۳۶۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۳﴾ گدڑی کا لعل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کے ولی ہونے کیلئے تشہیر و اشتہار، نُمایاں جُبّہ و دستار اور عقیدتمندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ جسے چاہے نوازدے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے اولیاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کو بندوں کے اندر پوشیدہ رکھا ہے لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا احترام کرنا چاہئے، ہمیں کیا معلوم کہ کون گدڑی کا لعل (یعنی چُھپا ولی) ہے! ایک بار میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ) دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر پر تھا، ہمارے ڈِبّے میں ایک دبلا پتلا بے ریش و بے کشش لڑکا انتہائی سادہ لباس میں ملبوس سب سے جُدا کھویا کھویا سا بیٹھا تھا۔ کسی اسٹیشن پر ٹرین رُکی، صِرف دو مِنَٹ کا وقفہ تھا، وہ لڑکا پلیٹ فارم پر اتر کر ایک بینچ پر بیٹھ گیا۔ ہم سب نے نَمازِ عصر کی جماعت قائم کر لی، ابھی بمشکل ایک رَکعت ہوئی تھی کہ سیٹی بج گئی لوگوں نے شور مچایا کہ گاڑی جارہی ہے۔ سب نَماز توڑ کر ٹرین کی طرف لپکے تو وہ لڑکا کھڑا ہوگیا اور اُس نے مجھے اشارہ سے ڈانٹتے ہوئے نَماز قائم کرنے کا حکم صادِر کیا! ہم نے پھر جماعت قائم کرلی، حیرت انگیز طور پر ٹرین ٹھہری رہی، نَماز سے فارِغ ہوکر ہم جُوں ہی سُوار ہوئے، ٹرین چل پڑی اور وہ لڑکا اُسی بینچ پر بیٹھا لا پرواہی سے اِدھر اُدھر دیکھتا رہا۔ اِس سے مجھے اندازہ ہوا کہ وہ کوئی ''مجذوب'' ہوگا جس نے ہمیں نَماز پڑھانے کیلئے اپنی روحانی طاقت سے ٹرین کو روک رکھا تھا! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تین چیزیں تین چیزوں میں پوشیدہ ہیں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، مولینا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل فرماتے ہیں، ''اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے ﴿۱﴾ اپنی رِضا کو اپنی اطاعت میں اور ﴿۲﴾ اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں اور ﴿۳﴾ اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔'' لہٰذا ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہئے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی سے بچنا چاہئے، کیونکہ پتا نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض ہو جائے مَثَلاً کسی کی لکڑی کا خِلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹی سے اس کی اجازت کے بغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چُونکہ ہمیں معلوم نہیں۔ اس لئے ممکن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مخفی ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہئے۔ (اَخلاقُ الصالحین ص ۵۶ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کا احترام پیدا کرنے کیلئے فیضانِ اولیاء سے مالا مال دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت فرمایئے پھر دیکھئے آپ پر کیسا مَدَنی رنگ آتا ہے! ترغیب کیلئے دعوتِ اسلامی کی ایک ''بہار'' پیش خدمت ہے، چُنانچہ

﴿۵۴﴾ میری بدمعاشی کی عادت کیسے خَتم ہوئی؟

بابُ المدینہ کراچی کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے، اٹھتی جوانی اور اچھی صحت نے مجھے مغرور بنا دیا تھا، رنت نئے فینسی ملبوسات سِلوانا، کالج آتے جاتے بس کا ٹکٹ بُھلانا، کنڈیکٹر مانگے تو بدمعاشی پر اُتر آنا، رات گئے تک آوارہ گردی میں وقت گنوانا، جُوا میں پیسے لُٹانا وغیرہ ہر طرح کی مَعصِیَت مجھ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ والِدَین سمجھا سمجھا کر تھک چکے تھے، مجھ بدکار کی اصلاح کیلئے دعاء کرتے کرتے امّی جان کی پلکیں بھیگ جاتیں۔ ہمارے علاقے کے ایک اسلامی بھائی کبھی کبھی سرسری طور پر دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کر دیتے، میں بھی سُنی اَن سُنی کر دیتا۔ ایک بار اِجتماع والی شام وُہی اسلامی بھائی مَحَبَّت بھرے انداز میں ایک دم اِصرار پر اُتر آئے کہ آج تو تم کو چلنا ہی پڑے گا، میں ٹالتا رہا مگر وہ نہ مانے اور دیکھتے ہی دیکھتے اُنہوں نے رِکشہ روک لیا اور بڑی مِنّت کیساتھ کچھ اس انداز میں بیٹھنے کیلئے درخواست کی کہ اب مجھ سے اِنکار نہ ہوسکا، میں بیٹھ گیا اور ہم دعوتِ اسلامی کے اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب آپہنچے۔ جب دعاء کیلئے بتّیاں بجھائی گئیں تو یہ سمجھ کر کہ اجتماع ختم ہو گیا، میں اُٹھ گیا، مجھے کیا معلوم کہ اب آنے والے لمحات میں میری تقدیر میں مَدَنی انقلاب برپا ہونے والا ہے۔ خیر میرے اُس مُحسن اسلامی بھائی نے مَحَبَّت بھرے انداز میں سمجھا بجھا کر مجھے جانے سے روکا، میں دوبارہ بیٹھ گیا۔ اندھیرے میں بآوازِ بُلند ذِکرُ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی دھوم نے میرا دل ہلا دیا! خدا کی قسم! میں نے زندگی میں کبھی ایسی رُوحانیت دیکھی تھی نہ سُنی تھی۔ پھر جب رِقّت انگیز دعاء شُروع ہوئی تو شُرکائے اجتماع کی ہچکیوں کی آواز بُلند ہونے لگی حتّٰی کہ میرے جیسا پتّھر دل آدمی

بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، میں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کا ہو کر رہ گیا۔

تمہیں لُطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مَدَنی ماحول
تنزّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعِث بنا مَدَنی ماحول
یقیناً مقدّر کا وہ ہے سکندر
جسے خَیر سے مل گیا مَدَنی ماحول

دعوتِ اسلامی کا اوّلین مَدَنی مرکز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقِعہ دعوتِ اسلامی کے اَوائل (یعنی شروع کے دِنوں) کا ہے۔ جب ۱۴۰۱ھ میں بابُ المدینہ کراچی میں دعوتِ اسلامی کے نام سے مَدَنی کام کا آغاز کیا، اُس وَقت بابُ المدینہ میں موزوں جگہ پر کسی بڑی مسجِد کی ترکیب نہیں تھی جہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتِماع کیا جا سکے۔ ان دِنوں میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ) عُلَماء ومَشائخ اَہلسنّت کی خدمت میں حاضِر ہو کر دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کی درخواستیں پیش کیا کرتا تھا۔ کیوں کہ میرا درد تھا اور مجھ پر ایک دُھن سُوار تھی کی مسلمانوں کے عقائد کے تحفُّظ اور اصلاحِ احوال واعمال کا وسیع پیمانے پر مَدَنی کام کیا جائے ۔ میرے درد کو الفاظ کے قالِب میں کچھ اس طرح ڈھالا جاسکتا ہے،

مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے (ان شاءَاللہ عزوجل)

بَہَر حال اِسی ضِمن میں دعوتِ اسلامی کیلئے تعاوُن کی مَدَنی التِجاء لئے خطیبِ پاکستان، واعِظِ شیریں بیان، عاشقِ سلطانِ دو جہان، مُحِبِّ اہلبیت وصَحابہ ذیشان، جانِ نثارِ اولیاءُ الرَّحمٰن حضرت علّامہ مولینا الحافظ الشاہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مکانِ عالی شان پر حاضِر ہوا، میں نے اُن کی خدمت میں دعوتِ اسلامی کے بارے میں عَرض کی تو بَہُت خوش ہوئے اور اپنے دستخط (دَسۡت ۔ خط) کیساتھ دعوتِ اسلامی کیلئے تائیدی مکتوب مرحمت فرمایا۔ آپ کی مسلکِ اہلسنّت سے مَحَبَّت صد کروڑ مرحبا! بے مانگے بابُ المدینہ کے قلب میں واقِع اپنی زیرِ تولِیَت جامع مسجِد گلزارِ حبیب (واقع گلستانِ اوکاڑوی بابُ المدینہ کراچی) میں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی اجازت کی سعادت عنایت فرمائی۔ چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کا اوّلین مَدَنی مرکز جامع مسجِد گلزارِ حبیب بنا۔ اُن کی حیات اور بعدِ وَفات ہم نے برسوں تک وہاں ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اِجتماع کیا۔ عاشِقانِ رسول کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ جامع مسجِد گلزارِ حبیب اجتماع کے لئے ناکافی ہو گئی، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے اسبابِ مُہَیّا کئے، سب اسلامی بھائیوں نے مل کر خوب بھاگ دوڑ کی، کم وبیش سوا دو کروڑ پاکستانی روپے کا چندہ اکٹھا کیا اور (پُرانی) سبزی منڈی کے پاس بابُ المدینہ کراچی میں تقریباً **10** ہزار گز کا پلاٹ خریدا اور پھر مزید کروڑوں روپے کے چندے سے عظیم الشان عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ قائم کیا گیا جس میں شاندار مسجِد، مَدَنی کاموں کیلئے مُتَعَدِّد مکاتب اور جامِعۃُ المدینہ کی عالی شان عمارت کے ذَرِیعے لاکھوں مسلمان فیضانِ مدینہ لوٹ رہے ہیں۔

سنّت کی بہار آئی فیضانِ مدینہ میں
رحمت کی گھٹا چھائی فیضانِ مدینہ میں
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۵﴾خطیبِ پاکستان کی ایک حکایت

خطیبِ پاکستان حضرت مولٰنا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی زبردست عاشقِ رسول تھے۔مدینۂ منوّرہ میں سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو ۱۴۱۷؁ھ میں ساکِنِ مدینۂ منوّرہ حاجی غلام شبّیر صاحِب نے یہ ایمان افروز واقِعہ سُنایا، ''ایکبار حضرتِ قبلہ سیِّد خورشید احمد شاہ صاحِب نے مجھ سے فرمایا،ایک دن مدینۂ منوّرہ میں حضرت خطیبِ پاکستان مولٰنا محمد شفیع اوکاڑوی علیہ رحمۃ اللہ القوی میرے پاس روتے ہوئے تشریف لائے اور کہنے لگے،''آپ میرے ساتھ مُواجَھہ شریف پر چلئے میں نے سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے مُعافی مانگنی ہے۔'' اِستِفسار پر بتایا،کل مسجدِ النَّبَوِیِّ الشریف علٰی صاحِبِہا الصلوٰۃ والسلام میں ایک بے ادب مقرِّر نے اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شانِ عظمت نشان میں توہین کی،تو میں نے اُس کوٹوکا،اِس پر بات بڑھ گئی اور اُس کے حمایتی آ گئے ،ان لوگوں نے مجھ پر سختیاں کیں جس سے میں بَہُت دلبرداشتہ ہوا۔رات خواب میں جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے اور فرمایا،''بس میری خاطر تھوڑی سی سختی بھی برداشت نہ کر سکے!'' حضرت قبلہ اوکاڑوی صاحِب کا کہنا تھا،بات دَراصل یہ ہے کہ دل میں ذرا بڑائی آ گئی اور تذلیل کو میں نے اپنی کسرِ شان تصوُّر کیا،اِسی لئے حُضُورِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے تنبیہ فرمائی۔لہٰذا میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے دربار شریف میں حاضِر ہوکر اپنے خطرۂ دِلی کی مُعافی مانگنا چاہتا ہوں۔

اللہ عزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا ملا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۶﴾اِمدادِ مصطفٰے کی ایمان افروز حکایت

سُبحٰنَ اللہ عزَّوَجَلَّ عاشِقوں کی بھی کیا خوب ناز برداریاں کی جاتی ہیں! معلوم ہوا سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم باذنِ پَروَردگار عزَّوَجَلَّ اپنے غلاموں کے اَحوال واَفکار سے ہر وَقت خبردار رَہتے ہیں اور بسا اوقات خواب میں دیدار سے مُشرَّف فرما کر ان کی امداد اور اِصلاح کرتے ہیں اس ضمن میں ایک اور ایمان افروز حکایت مُلاحظہ ہو۔چُنانچہ

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ یُوسُف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی نے ایک حِکایت نقل کی ہے، ایک خُراسانی حاجی صاحِب ہر سال حج کی سعادت پاتے اور جب مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً حاضِر ہوتے تو وہاں ایک علَوی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُ نا طاہر بن یحیٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرتے۔ایک بار مدینے شریف میں کسی حاسِد نے کہہ دیا کہ تُم بِلا وجہ اپنا مال ضائع کرتے ہو! طاہر صاحِب غَلَط جگہ پر تمہارا نذرانہ خرچ کرتے ہیں۔ چُنانچہ مسلسل دو سال اُنہوں نے حضرت سیِّدُ نا شیخ طاہر علیہ رَحمۃُ النّاصِر کی خدمت نہ کی۔ تیسرے سال سفرِ حج کی تیاری کے موقع پر حُضُورِ انور، شافِعِ مَحشر، مدینے کے تاجور باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے خُراسانی حاجی کے خواب میں جلوہ گر ہو کر کچھ اس طرح تنبیہ فرمائی، تم پر افسوس! بدخواہوں کی بات سُن کر تم نے طاہِر سے حُسنِ سُلوک کا رشتہ ختم کر دیا! اِس کی تلافی کرو اور آئندہ قطعِ تعلُّق سے بچو۔'' چُنانچہ وہ ایک فریق کی سُن کر بدگمانی کر بیٹھنے پر سخت شرمندہ ہوئے اور جب مدینۂ منوّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعظِیماً حاضِر ہوئے تو سب سے پہلے اُس علَوی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُ نا شیخ طاہر بن یحیٰی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضِری دی۔ اُنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا،'' اگر تمہیں پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نہ بھیجتے تو تم آنے کیلئے تیار ہی نہ تھے! تم نے مخالِف کی یکطرفہ بات سُن کر میرے بارے میں غَلَط رائے قائم کر کے اپنی عادتِ کریمانہ ترک کر دی یہاں تک کہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے خواب میں تمہیں تنبیہ فرمائی!'' یہ سُن کر خُراسانی حاجی صاحِب پر رِقّت طاری ہوگئی۔ عَرض کی، حُضور! آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا؟ فرمایا، مجھے پہلے ہی سال پتا چل گیا تھا، دوسرے سال بھی تم نے بے توجُّہی سے کام لیا تو میرا دل صدمہ سے چُور چُور ہو گیا۔ اِس پر جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے خواب میں کرم فرما کر مجھے دِلاسہ دیا اور تمہارے خواب میں تشریف لا کر جو کچھ ارشاد فرمایا تھا وہ مجھے بتایا۔ خُراسانی حاجی نے خوب نذرانہ پیش کیا، دست بوسی کی اور پیشانی چومنے کے بعد یکطرفہ بات سُن کر رائے قائم کر کے دل آزاری کا باعث بننے پر علوی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مُعافی مانگی (مُلَخَّصاً حُجَّۃُ اللّٰہ علَی العالمین ص ۷۱۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

نہ کیوں کر کہوں یاحبیبی اَغِثنی ۱ اِسی نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے
خدا نے کِیا تجھ کو آگاہ سب سے دو عالم میں جو کچھ خَفی و جَلی ۲ ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

(حاشیہ: ۱ اے میرے پیارے میری فریاد کو پہنچیے! ۲ خَفی وجَلی یعنی چھپا اور ظاہر)

یکطرفہ سُن کر فیصلہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے غلاموں کے حالات سے باخبر رہتے، غمزدوں کے سرہانے تشریف لے جا کر دِلاسے دیتے، خطا کرنے والوں

کے خواب میں جا کر اصلاح فرماتے، نیکی کی دعوت پہنچاتے، گناہوں پر توبہ کا حکم فرماتے، فاصلے مٹاتے اور بچھڑوں کو ملاتے ہیں۔ خُراسانی حاجی صاحِب نے چُغلخور کی باتوں میں آکر بدگمانی کا شِکار ہو کر یک طرفہ ذِہن بنالیا اِس پر سیّدُ المُبلّغین، رحمۃٌ لِّلعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تنبیہ فرمائی۔ اِس سے ہمیں بھی درس ملا کہ نہ خود چغلی کھائیں نہ یکطرفہ سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔ زہے نصیب! بلا اجازتِ شرعی مسلمان کے خِلاف سُننے کی عادت ہی ترک کر دیں کہ اس طرح اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ غیبتوں، چغلیوں، بدگمانیوں، عیب دریوں اوردل آزاریوں جیسے مُتعدَّد کبیرہ گناہوں کے افعالِ حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام سے نَجات مل جائیگی۔

چُغل خور جنّت میں نہیں جائے گا

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، چغل خور جنّت میں نہیں جائیگا (صحیح البخاری ج ۴ ص ۱۱۵ الحدیث ۶۰۵۶ دارالکتب العلمیہ بیروت) ایک اور مقام پر فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے، بیشک چغل خوری اور کینہ پروری دوزخ میں لے جائیں گے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرھیب ج ۳ ص ۳۲۴ الحدیث ۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عزّت گھٹانے والی چیزیں

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قرظی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی گئی، یاسیِّدی! عزّت گھٹانے والی کون کون سی عادتیں ہیں؟ فرمایا، ﴿۱﴾ زیادہ بولنا ﴿۲﴾ راز کھولنا ﴿۳﴾ ہر کسی کی بات (جو دوسرے کے خلاف ہو) مان لینا (اتحاف السادۃ المتقین ج ۹ ص ۳۵۲ دارالمعرفۃ بیروت) حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو شخص تیرے پاس کسی کی چغلی کھاتا ہے وہ تیرے خلاف بھی چغل خوری کرتا ہے۔'' حُجّۃُ الاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چغل خور ناپسند کیا جائے اور اس کی بات کا اِعتِبار نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے سچّا مانا جائے۔ اور اُس کو ناپسند کیوں نہ کیا جائے جب کہ وہ جھوٹ، غیبت، دھوکے، خیانت، کینہ، حسد، مُنافقت اور لوگوں کے درمیان فَساد بپا کرنے اور دھوکہ دِہی کو نہیں چھوڑتا اور یہ ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خِلاف ورزی کرتے ہوئے لوگوں کو ملانے کے بجائے اُن میں لافتراق وانتشار پیدا کرتے اور زمین میں فساد برپا کرتے ہیں (اِحیاءُ علُوم الدین ج ۳ ص ۱۹۳ دارصادر بیروت)

چُنانچہ پارہ ۲۵ سُورۃُ الشُّوریٰ کی آیت نمبر ۴۲ میں ارشادِ خداوندی ہے،

اِنَّمَا السَّبِیۡلُ عَلَی الَّذِیۡنَ یَظۡلِمُوۡنَ النَّاسَ وَ یَبۡغُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ ط (پ ۲۵ الشوریٰ ۴۲)

ترجَمۂ کنزالایمان: مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں۔

نیک بندے کی پہچان کیا ہے؟

چغل خور بھی ان لوگوں میں سے ہے، چُنانچہ سرکارِ نامدار، دوعالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ حقیقت بُنیاد ہے، بے شک لوگوں میں سے وہ لوگ بُرے ہیں جن سے لوگ محض ان کے شر کی وجہ سے بچتے ہوں۔(مؤطا امام مالک ج۲ص۴۰۳الحدیث ۱۷۱۹دارالمعرفۃ بیروت) مزید سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندے وہ ہیں جنہیں دیکھیں تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ یاد آجائے اور اللہ تعالیٰ کے بُرے بندے وہ ہیں جو چُغل خوری کرتے، دوستوں میں جدائی ڈالتے اور نیک لوگوں کے عیب تلاش کرتے ہیں۔(مسند امام احمد ج۶ص۲۹۱ الحدیث۱۸۰۲۰دارالفکر بیروت) ایک اور جگہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ سردارِ مکّۂ مکرمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، خبردار! جھوٹ چہرہ کو سیاہ کردیتا ہے اور چغل خوری عذابِ قبر (کا باعث) ہے(مسند ابی یعلیٰ ج۶ص۲۷۲حدیث۷۴۰۴) حُضورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عزوجل وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، غیبت، طعنہ زنی، چغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) کُتّوں کی شکل میں اٹھائے گا۔(الترغیب والترھیب ج۳ص۳۲۵)

یا ربِّ محمد تو مجھے نیک بنا دے اَمراض گناھوں کے بُرے سارے مٹادے

میں غیبت وچغلی سے رہوں دُور ہمیشہ ہر خصلتِ بد سے مرا پیچھا تو چُھڑا دے

میں فالتو باتوں سے رہوں ہمیشہ

چپ رہنے کا اللہ! سلیقہ تو سِکھا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۷﴾ صاحبِ مزار نے امداد فرمائی

تقریباً سات سو سال پہلے کا واقِعہ ہے، سلطانُ المشائخ حضرتِ سیِّدُنا محبوبِ الٰہی نِظامُ الدّین اولیا علیہ رحمۃ اللہ الولی فرماتے ہیں، حضرتِ مولانا کَیتھلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے مجھ سے بیان کیا کہ دِہلی میں ایک سال قَحط پڑا۔ ایک موقع پر بھوک سے بیتاب ہو کر میں نے کھانا حاصِل کیا اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت اپنے آپ سے کہا، اِس کھانے کو تنہا نہیں کھانا چاہئے کسی اور کو بھی شریک کرلینا چاہئے۔ اتنے میں ایک گدڑی پوش بُزرگ میرے سامنے سے گزرے، میں نے اُن کو دعوت دی، اُنہوں نے قَبول کرلی اور ہم دونوں کھانے کیلئے بیٹھ گئے۔ میں نے دورانِ گفتگو بُزرگ پر اظہار کیا کہ میں بیس روپے کا مقروض ہوں۔ اُنہوں نے فرمایا، میں آپ کو پیش کرتا ہوں۔ میں نے دل میں سوچا یہ بُہت غریب معلوم ہو رہے ہیں نہ جانے کس طرح دیں گے! کھانے سے فراغت کے بعد وہ مجھے اپنے ساتھ ایک مسجد میں لے گئے وہاں ایک مزار بھی تھا، ہم نے وہاں حاضِری دی، سرہانے کھڑے ہو کر انہوں نے استغاثہ کیا اور دو

مرتبہ آہستہ سے اپنی چھڑی قبر شریف پر لگاتے ہوئے کہا، ''میرے رفیق کو بیس روپے کی ضرورت ہے، آپ عنایت فرما دیجئے۔'' پھر میری طرف رُخ کر کے فرمایا، بھائی صاحِب! تشریف لے جایئے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو روپے مل جائیں گے۔ مولانا کیتھلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کہتے ہیں، میں نے اُن بُزُرگ کا ہاتھ چوما پھر ان سے رخصت ہو کر شہر کی طرف چل پڑا۔ میں اُس وَقت حیرت میں تھا کہ نہ جانے وہ بیس روپے مجھے کہاں سے مل جائیں گے! میرے پاس اُمانتاً ایک خط تھا کہ جو کسی کے گھر پر دینا تھا۔ چُنانچِہ میں وہ خط لے کر ''دروازۂ کمال'' پہنچا۔ ایک تُرک اپنے گھر کے چھجے پر بیٹھا تھا، اُس نے مجھے آواز دی اور اپنے غلاموں کو دوڑایا وہ بڑے احترام سے مجھے اُوپر لے گئے۔ تُرک اِنتہائی مَحَبَّت کے ساتھ مجھ سے ملا، میں نے ہر چند کوشش کی مگر اُس کو پہچان نہ سکا۔ وہ تُرک یہی کہتا رہا کیا آپ وُہی نہیں ہیں جنہوں نے فُلاں جگہ میرے ساتھ بَہُت اچّھا سلوک کیا تھا؟ میں نے اُس سے کہا، میں آپ کو نہیں پہچانتا۔ اُس نے کہا، آپ خود کو کیوں چھپاتے ہیں! کوئی بات نہیں میں تو آپ کو پہچانتا ہوں۔ اس کے بعد بیس روپے لایا اور بڑی مَحَبَّت کے ساتھ میرے ہاتھ میں رکھ دیئے۔ (فوائد الفُواد مجلس بَست وہَفتم یعنی ۲۷ ویں مجلس ص ۱۲۴)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

موت کون دیتا ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حِکایت کے راوی حضرتِ محبوبِ الٰہی نظامُ الدّین اَولیا علیہ رحمۃ اللہ الولی نے اِس واقِعہ کو بِلا تَردید بیان کر کے ہمارا ایمان تازہ فرمادیا کہ جس طرح ظاہِری زندگی میں اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے کوئی چیز مانگی جاسکتی ہے ایسے ہی بعدِ وِصال ان کے مزارِ فائضُ الانوار پر حاضِر ہو کر کسی چیز کا مطالبہ کرنا بھی جائز ہے۔ یہ یاد رہے کہ حقیقتاً دینے والا اللہ تعالیٰ ہے، اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ کی طرف نسبت مَجازاً ہے۔ جیسا حقیقتاً بیمار کو اچّھا کرنے والا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے لیکن مریض کہتا ہے، ڈاکٹر صاحِب ہم کو اچّھا کر دیجئے۔ اِسی طرح حقیقۃً موت دینے والا اللہ تبارَکَ وَ تعالیٰ ہے مگر اُس کے حکم سے اِس کام کی ذِمّہ داری مَلَکُ الموت حضرتِ سیِّدُنا عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے جیسا کہ قراٰنِ پاک کے پارہ ۲۱ سورۃُ السَّجدہ کی گیارھویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ (پ ۲۱ السجدہ ۱۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فِرِشتہ جو تم پر مقرّر ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ بعدِ وفات عینِ بیداری میں زیارت سے نواز کر گفتگو بھی فرماتے ہیں چُنانچِہ

﴿۵۸﴾ حیاتُ الاولیاء

حضرتِ سیِّدُنا شاہ ولیُّ اللہ مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والِدِ ماجِد حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُ

الرَّحیم علیہ رحمۃ اللّٰہِ الکریم فرماتے تھے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباقی کے مزارِ پُر انوار پر برائے زیارت حاضِر ہوا۔ یہ خیال کر کے کہ میں گنہگار اِس قابل نہیں کہ اپنے وُجود سے اِس پاک مقام کو مُلوَّث کروں دُور ہی کھڑا رہا۔ اُس وقت ان کی رُوحِ مبارَک ظاہِر ہوئی اور فرمایا، آگے آجاؤ! میں دو تین قدم آگے بڑھا۔ اس وَقت میں نے دیکھا کہ چار فِرِشتے آسمان کی طرف سے ایک تخت ان کی قَبر شریف کے پاس لائے۔ اُس تخت پر حضرتِ سیِّدُنا خواجہ بہاؤالدّین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جلوہ فرما تھے۔ دونوں بُزُرگ آپس میں راز و نیاز کی باتیں کرتے رہے جو میں سُن نہ پایا۔ پھر تخت کو فِرِشتوں نے اُٹھایا اور لے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباقی پھر میری طرف مُتَوَجِّہ ہوئے اور فرمایا، ''آگے آجاؤ!'' میں دو تین قدم مزید آگے بڑھا۔ اِسی طرح وہ فرماتے رہے اور میں تھوڑا تھوڑا آگے بڑھتا گیا یہاں تک کہ بالکل اُن کے قریب ہوگیا۔ اُس وَقت اُنہوں نے فرمایا، شِعر کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی، ''شِعر ایک کلام ہے جو اچّھا ہے وہ اچّھا ہے اور جو بُرا ہے وہ بُرا ہے۔'' فرمایا، بارَکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ (یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ بَرَکت دے)۔ اچھی آواز کے مُتَعلِّق تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی، یہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فَضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔'' فرمایا، بارَکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ پھر پوچھا، جہاں یہ دونوں جمع ہو جائیں یعنی شِعر بھی اچّھا اور آواز بھی اچھی ہو پھر کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کی، ''یہ تو نورٌ علیٰ نور ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ جس کو چاہے عطا فرمادے۔'' فرمایا، بارَکَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔ یہ جو کچھ ہم کرتے ہیں اِس سے پہلے نہ تھا، تم بھی گاہے گاہے (یعنی کبھی کبھی) ایک دوبَیت (یعنی شِعر) سُن لیا کرو؟ میں نے عرض کی، حُضُور! آپ نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا خواجہ بہاؤالدّین نقشبند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی حُضُوری میں کیوں نہ فرمائی؟ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اِن دو میں سے ایک بات فرمائی کہ ادب نہیں تھا یا مَصلَحت نہ تھی۔ (انفاس العارفین ص ۴۴)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

درِ والا پہ اِک میلہ لگا ہے عجب اس دَر کے ٹکڑوں میں مزا ہے

یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے سخی داتا کی یہ دولت سرا ہے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۵۹﴾ اعلیحضرت اور ککڑی

میرے آقا اعلیٰحضر ت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البرَکت، عظیمُ المرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خانعلیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ایک بار کہیں مدعو تھے، کھانا لگا دیا گیا، سب کو سرکارِ اعلیٰحضر ت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کھانا شروع فرمانے کا انتِظار تھا، اعلیٰحضر ت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہنے ککڑیوں کے تھال میں سے ایک قاش اُٹھائی اور تناوُل فرمائی، پھر دوسری۔۔۔۔۔پھر تیسری۔۔۔۔اب دیکھا دیکھی لوگوں نے بھی ککڑی کے تھال کی طرف ہاتھ بڑھا دیئے مگر آپ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ نے سب کو روک دیا اور فرمایا، ساری ککڑیاں میں کھاؤں گا۔ چُنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب ختم کر دیں، حاضِرین مُتَعَجِّب تھے کہ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تو بہُت قلیلُ الغذا یعنی کم غِذا استِعمال فرمانے والے ہیں، آج اتنی ساری ککڑیاں کیسے تناوُل فرما گئے! لوگوں کے اِستِفسار پر فرمایا، میں نے جب پہلی قاش کھائی تو وہ کڑوی تھی اس کے بعد دوسری اور تیسری بھی۔ لہٰذا میں نے دوسروں کو روک دیا کہ ہوسکتا ہے کوئی صاحِب ککڑی مُنہ میں ڈال کر کڑوی پا کر تُھو تُھو کرنا شُروع کر دیں چونکہ ککڑی کھانا میرے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی سنّتِ مبارَکہ ہے اس لئے مجھے گوارا نہ ہوا کہ اِس کو کھا کر کوئی تُھو تُھو کرے۔ (اس حوالہ کی تلاش جاری ہے)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو

مجھ کو میٹھے مصطفٰے کی سنّتوں سے پیار ہے ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

کھجور اور ککڑی کھانا سنّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت کتنے زبردست عاشقِ رسول تھے، واقِعی عاشق کی شان یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے محبوب سے نسبت رکھنے والی ہر شے کو دل و جان سے پسند کرے اور اُس کا ادب بجالائے جبھی تو سرکارِ اعلیٰ حضرت نے آقا کی پسند ککڑی کا ایسا ادب کیا کہ کڑوی ککڑی بھی تناوُل فرمالی۔ حضرت سیِّدُنا عبداللہ ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو ککڑی کو کھجور کے ساتھ کھاتے دیکھا۔ (صحیح مسلم ص ۱۱۳۰ الحدیث ۲۰۴۳ دارابن حزم بیروت) مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، کھجور طبعاً گرم وخشک ہے اور ککڑی سرد وتَر۔ ان دونوں کے ملنے سے اِعتِدال ہو کر فائدہ بڑھ جاتا ہے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ککڑی اور کھجور کو بھی تو مِعدہ میں جمع فرمایا کہ بیک وَقت کبھی کھجور کھائی کبھی ککڑی۔ اور چبانے میں جمع فرمایا کہ کھجور منہ شریف میں رکھ لی اور ککڑی بھی کتر لی اور دونوں ملا کر چبائیں۔ کبھی کھجور اور تربوز بھی ملا کر کھائے ہیں۔ کھجور ککڑی ملا کر کھانا صحت کے لئے بہت مفید ہے۔ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رِوایت فرماتی ہیں، (رخصتی سے قبل میں بہُت کمزور تھی) میری امّی جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے فَربہ کرنے کی کوشش کرتیں تاکہ حُضُور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے پاس بھیج سکیں جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو انہوں نے مجھے کھجور اور ککڑی ملا کر کھلانا شروع کر دی جس میں (چند روز میں ہی) فربہ ہوگئی (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۱۳۷ الحدیث ۳۳۲۴ دار المعرفۃ بیروت) حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو کھجور تو مَرغوب تھی ہی ککڑی بھی بہُت مرغوب تھی۔ بعض بُزُرگان دین رَحِمَہُمُ اللہُ المبین حُضُور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے فاتحہ میں دوسرے کھانوں کے ساتھ کھجوریں اور ککڑیاں اور تربوز بھی رکھتے ہیں۔ ان کے اس عمل کا ماخذ مذکورہ (یہ) حدیث ہے۔

(مُلَخّصاً مراۃ ج ۶ ص ۲۰، ۲۱ ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۲۰﴾ 15دن تک کھانا نہیں کھاؤں گا!

حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبداللہ بن خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جگہ دعوت میں تھے۔ ایک فاقہ مست مُرید نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شروع کرنے سے پہلے ہی کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا! اِس پر ایک پیر بھائی نے ناراضگی کے انداز میں ان کے سامنے کھانے کی کوئی چیز رکھ دی جس سے وہ سمجھ گئے کہ میں نے پیرو مرشِد سے پہلے ہاتھ بڑھا کر کھانے کے آداب کی خِلاف ورزی کی ہے لہٰذا اپنے نَفس کو سزا دینے کے لئے انہوں نے عہد کیا کہ پندرہ دن تک کچھ نہیں کھاؤں گا اس طرح انہوں نے اپنی بے ادَبی سے توبہ کرنے کی ظاہری صورت نکالی حالانکہ وہ پہلے ہی سے فاقہ میں مبتَلا تھے۔

(اَلرِّسالۃُ القُشَیرِیّہ ص ۲۷۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہُ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

پہلے بُزُرگ کھانا شُروع کریں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مل کر کھانے میں اگر کوئی بُزُرگ بھی شامل ہوں تو ادب یہ ہے کہ جب تک وہ شُروع نہ کریں اور کوئی نہ کھائے۔ یاد رہے! بُزُرگی کے لئے عمر رسیدہ ہونا شرط نہیں، علم وعمل درکار ہے۔ لہٰذا بوڑھے حضرات کی موجودگی میں بھی اگر کوئی نوجوان عالِم ہیں تو وُہی پہلے کھانا شُروع کریں۔ اللہ والوں کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبداللہ بن خفیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید جو کہ خود ایک فاقہ مست بُزُرگ تھے اور بے خیالی میں ہاتھ بڑھا دیتے ہیں مگر اپنے پیر بھائی کے اشارہ پر سنبھل جاتے ہیں حالانکہ ابھی کھانا شُروع نہیں کیا تھا فقط ہاتھ ہی بڑھایا تھا پھر بھی نادانِستہ سرزد ہونے والی بے ادَبی کی اپنے لئے انوکھی سزا تجویز کی اور سخت بھوکے ہونے کے باوُجود عہد کیا کہ مزید 15 روز تک کچھ نہیں کھاؤں گا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندے اپنے آپ کو آداب سکھانے کیلئے طرح طرح کی انوکھی سزائیں تجویز کرتے آرہے ہیں، چُنانچِہ

پہننے میں اُلٹی جوتی سے پہل کرنے کا کفارہ

''کیمیائے سعادت'' میں ہے، ایک بُزُرگ نے ایک بار سنّت کے مطابِق سیدھی جوتی سے پہننے کا آغاز کرنے کے بجائے بے خیالی میں اُلٹی جوتی پہلے پہن لی اِس سنّت کے رَہ جانے پر انہیں سخت صدمہ ہوا اور اس کے عِوض انہوں نے گیہوں کی دو بوریاں خیرات کیں۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ انہیں حضرات کا حِصّہ تھا۔ کاش! ہمیں بھی اپنے بُزُرگوں کے طریقوں پر چلنا نصیب ہوجائے۔ اِس طرح کی سختیں اور آداب سیکھنے کیلئے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ مَدَنی قافلوں میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سفر کو اپنا معمول بنائیں مَدَنی قافِلوں کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچِہ

﴿۶۱﴾ سفرِ مدینہ کی سعادت مل گئی!

دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ترکیب کے مطابق ترتیب دی ہوئی ضلع شیخوپورہ کی ایک تحصیل کے مَدَنی انعامات کے ذِمّہ دار نے مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ کو) جو کچھ لکھا اُس کا خلاصہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ۱۴۲۴ھ میں مجھے عُمرہ شریف اور مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی حاضِری کا شَرَف ملا، وہاں قُصُور (پنجاب، پاکستان) کے ایک قاری صاحِب سے ملاقات ہوئی، اُنہوں نے بتایا کہ میں اِسی شَعبانُ الْمُعظَّم ۱۴۲۴ھ میں صَحرائے مدینہ مدینۃ الاولیاء ملتان کے اندر ہونے والے دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بینَ الاقوامی سنّتوں بھرے اِجتماع میں شریک ہوا، وہاں دورانِ بیان مَدَنی قافِلوں میں سفر کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا گیا، ''مَدَنی قافِلوں میں سفر کر کے دعائیں کیجئے، آپ کی جو بھی خواہش ہوگی اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پوری ہوگی۔'' یہ سُن کر مجھے جذبہ ملا اور میں نے ہاتھوں ہاتھ عاشِقانِ رسول کے ساتھ تین دن کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت حاصِل کی اور وہاں خوب رو رو کر مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی حاضِری کیلئے دُعاء مانگی۔ دُعاء کی قَبولیّت کے آثار یوں ظاہر ہوئے کہ میں جب مَدَنی قافِلے سے سفر سے لوٹا اور حسبِ معمول بچّوں کو قراٰنِ پاک پڑھانے کیلئے کسی کے گھر پہنچا۔ تو صاحِبِ خانہ نے کافی مہربانی سے پیش آتے ہوئے کہا، قاری صاحِب! ماشاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ ہمارے بچّوں کو قراٰنِ پاک کی تعلیم دیتے ہیں، اگر آپ کی کوئی خواہش ہو تو بتا دیجئے ہم آپ کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اِبتِداءً میں نے ٹالم ٹَول سے کام لیا مگر اُن کے اِصرار پر کہہ دیا کہ دیدارِ مدینہ کی آرزو ہے۔ اُنہوں نے مجھے فوری طور پر اَخراجات پیش کر دیئے اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کر کے دُعا کرنے کی بَرَکت سے مجھ جیسے گنہگار اور غریب آدمی کو ہاتھوں ہاتھ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً کی حاضِری کا شَرَف نصیب ہو گیا۔

مجھ گنہگار سا انسان مدینے میں رہے　　بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہلِ مدینہ کی وہ بات　　زِندہ رہنا ہے تو انسان مدینے میں رہے
جان و دل چھوڑ کر یہ کہہ کے چلا ہوں اعظم
آ رہا ہوں مرا سامان مدینے میں رہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۶۲﴾ جو شریف کا دلیا

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو ایک روز اِطّلاع ملی کہ سِپہ سالار کے باوَرچی خانے کا یومیّہ خرچ ایک ہزار درہم ہے۔ اِس خبرِ وَحشت اثر سے آپ کو سخت افسوس ہوا۔ اُس کی اِصلاح کیلئے انفِرادی کوشِش کا ذِہن بنایا اور اس کو اپنے یہاں مَدعُو فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے باورچیوں کو حکم دیا کہ پُر تکلُّف کھانے کے ساتھ ہی جَو شریف کا دَلیا بھی تیّار کیا جائے۔ سِپہ سالار جب دعوت پر حاضِر ہوا تو خلیفہ نے قصداً کھانا منگوانے میں اِس قدر تاخیر فرما دی کہ

سِپہ سالار بھوک سے بے تاب ہوگیا۔ بالآخر امیرُ الْمُؤمنین نے پہلے جَو شریف کا دَلیا منگوایا۔ سِپہ سالار چُونکہ بَہُت بھوکا تھا اِس لئے اُس نے جَو شریف کا دَلیا کھانا شروع کر دیا اور جب پُر تکلُّف کھانے آئے اُس وَقت اِس کا پیٹ بھر چکا تھا۔ دانا خلیفہ نے پُر تکلُّف کھانوں کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا، آپ کا کھانا تو اب آیا ہے کھایئے! سِپہ سالار نے انکار کیا اور کہا کہ حضور! میرا پیٹ تو دلیا ہی سے بھر چکا ہے۔ امیرُ الْمُؤمنین نے فرمایا، سُبحٰنَ اللہ! دَلیا بھی کتنا عُمدہ کھانا ہے کہ پیٹ بھی بھر دیتا ہے اور ہے بھی اتنا سستا کہ ایک دِرہَم میں دس آدمیوں کو سَیر کر دے! یہ کہہ کر نصیحت کے مَدَنی پھول لٹاتے ہوئے فرمایا، جب آپ دَلیا سے بھی گزارہ کر سکتے ہیں تو آخِر روزانہ ایک ہزار دِرہَم اپنے کھانے پر کیوں خَرچ کرتے ہیں؟ سِپہ سالار صاحِب! خدا سے ڈریئے اور اپنے آپ کو زیادہ خَرچ کرنے والوں میں داخِل نہ کیجئے۔ اپنے باورچی خانے میں جو رقم بے تحاشا صَرف کرتے ہیں وہ رضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کیلئے بھوکوں، حاجتمندوں اور غریبوں کو دے دیجئے۔ مُتَّقی خلیفہ کی انفِرادی کوشش نے سِپہ سالارِ لشکر کے دل پر گہرا اثر ڈالا اور اُس نے عہد کر لیا کہ آئِندہ کھانے میں سادَگی اپناؤں گا اور کم خرچ سے کام چلاؤں گا۔ (مغنی الواعظین ص ۴۹۱)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بے بَرَکتی کا ایک سبب فُضول خرچیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نَفس کو جس قَدَر لذیذ غذائیں کھلائیں گے اُسی قَدَر وہ بہتر سے بہتر طَلَب کرتا رہے گا۔ آج ہماری اکثریت بے بَرَکتی کی شاکی ہے نیز تنگدستی اور پھر اُوپر سے کمر توڑ مہنگائی کا رونا روتی ہے اور آج تقریباً ہر ایک کہتا سنائی دیتا ہے "پورا نہیں ہوتا!" یقین مانئے، مہنگائی، بے بَرَکتی اور تنگدستی کا فی زمانہ ایک بَہُت بڑا سبب غیر ضَروری اَخراجات ہیں۔ ظاہر ہے جب فُضُول خرچیوں کا سلسلہ جاری رکھیں گے نیز اعلیٰ کھانوں، عمدہ مکانوں، پھر ان کے اندر سجاوٹوں کے بیش قیمت سامانوں، مہنگے مہنگے فینسی لباسوں سے دل لگائے رہیں گے، تو ان کاموں کیلئے خطیر رقموں کی ضَرورت رہے گی اور پھر "بے بَرَکتی" اور "پورا نہیں ہوتا" کی راگنیاں بھی جاری ہی رہیں گی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق علیہ رحمۃُ الرّازِق کا فرمانِ ھدایت نشان ہے، جس نے اپنا مال فُضُول خرچیوں میں کھو دیا، اب کہتا ہے اے ربّ! مجھے اور دے۔ اللہ تعالیٰ (ایسے شخص سے) فرماتا ہے، کیا میں نے تجھے مِیانہ روی کا حکم نہ دیا تھا؟ کیا تُو نے میرا (یہ) ارشاد نہ سنا تھا؟ وَالَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَلَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَکَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا ○ (پ۱۹ الفرقان ۶۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں، نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (ملخصاً احسن الوِعالِاداب الدُّعاص ۷۵) بہر حال اگر قناعت اور سادَگی کے ساتھ سستے کھانوں اور لباسوں کو اپنا لیا جائے۔ فَقَط حسبِ ضَرورت مکانات رکھے جائیں، بے جا سجاوٹوں اور نُمائشی دعوتوں کے معاملے میں خود پر

پابندی ڈالی جائے تو خود بخود مہنگائی کا خاتمہ ہو اور غربت رخصت ہو جائے۔ مگر نفسِ اَمّارہ کی غُلامی کا کیا علاج؟

تین افراد کی دعا قبول نہیں

حُضُورِ انور، شافعِ محشر، مدینے کے تاجور، باِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عَزَّ وَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، تین شخص ہیں کہ تیرا ربّ (عَزَّ وَجَلَّ) ان کی دُعا نہیں قبول نہیں کرتا ﴿۱﴾ ایک وہ کہ ویرانے مکان میں اُترے ﴿۲﴾ دوسرا وہ مسافر کہ سرِ راہ مقام کرے، یعنی سڑک سے بچ کر نہ ٹھہرے بلکہ خاص راستے ہی پر پڑاؤ ڈال کرے ﴿۳﴾ تیسرا وہ جس نے خود اپنا جانور چھوڑ دیا، اب خدا سے دُعا کرتا ہے کہ اسے روک دے۔ (احسنُ الوعاء لِاداب الدعاء ص ۷۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین وملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خانعلیہ رحمۃُ الرَّحمٰن بیان کردہ حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں، اَقُوْلُ وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق ۔(یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق سے میں کہتا ہوں) ظاہر اس سے مُراد یہی ہے کہ اس خاص مادّے میں ان کی دُعا نہ سنی جائے گی نہ یہ کہ جو ایسا کرے مطلقاً اس کی کوئی دُعا کسی اَمر (یعنی معاملے) میں قُبول نہ ہو اور ان اُمور میں عدَمِ قبول (یعنی قبول نہ ہونے) کا سبب ظاہر کہ یہ کام خود اپنے ہاتھوں کے کئے ہیں۔ لہٰذا ویرانے مکان میں اُترنے والا اس کی مَضَرَّتوں (یعنی نقصانات) سے آگاہ ہے، پھر اگر وہاں چوری ہو یا کوئی لوٹ لے یا جِنّ ایذاء پہنچائیں، تو یہ باتیں خود اس کی قبول کی ہوئی ہیں، اب کیوں ان کے رَفع (یعنی دُور ہونے) کی دُعا کرتا ہے۔ یُونہی جب راستے پر قِیام کیا، تو ہر قسم کے لوگ گزریں گے، اب اگر چوری ہو جائے یا ہاتھی، گھوڑے کے پاؤں سے کچھ نقصان، رات کو سانپ وغیرہ سے ایذاء پہنچے، اِس کا اپنا کیا ہوا ہے۔ نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسلیم ارشاد فرماتے ہیں، ''شب کو سرِ راہ (یعنی راستے میں) نہ اُترو کہ اللہ تعالٰی اپنی مخلوق سے جسے چاہے راہ پر چلنے کی اجازت دیتا ہے۔'' یونہی جانور کو خود چھوڑ کر اس کے حَبس (یعنی قابو میں آنے) کی دُعا تو ظاہر اُحماقت ہے، کیا واحِدِ قہّار جَلَّ جَلالُہٗ کو آزماتا یا مَعاذَ اللہ اسے اپنا محکوم ٹھہراتا ہے! حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ روحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے کسی نے کہا، اگر خُدا عَزَّ وَجَلَّ کی قدرت پر بھروسہ ہے، اپنے آپ کو اِس پہاڑ سے نیچے گرا دو۔ فرمایا، ''میں اپنے ربّ عَزَّ وَجَلَّ کو آزماتا نہیں۔ (احسنُ الوعاء لِاداب الدُّعاء ص ۷۳،۷۴)

ہاتھوں سے کئے کا کوئی علاج نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فارسی مقولہ ہے، ''خود کردہ را علاجے نیست'' یعنی اپنے ہاتھوں سے مصیبت اوڑھ لینے والوں کا کوئی علاج نہیں۔ مَثَلًا کوئی اپنا سر دیوار میں مارتا جائے اور روتا چلّاتا جائے کہ ہائے! میرا سر پھٹ گیا! مجھے بچاؤ!! تو ظاہر ہے اُس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ اپنا سر دیوار میں مارنا ترک کر دے تو نہیں پھٹے گا۔ اِسی طرح بہت سارے

نادان انسان جو کچھ ہاتھ میں آتا ہے ہڑپ کر جاتے، خوب ٹھانس ٹھانس کر کھاتے اور پھر موٹاپے، نکلے ہوئے پیٹ، قبض اور بدہضمی کی دوائیں ڈھونڈتے پھرتے اور ڈاکٹر حکیموں پر خوب رقمیں خرچ کرتے ہیں! مگر دواؤں سے علاج نہیں ہو پاتا، کیوں؟ اس لئے کہ ان امراض کا علاج ان کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ ڈٹ کر کھانا چھوڑ دیں، جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وقت تک نہ کھائیں، حدیثِ پاک میں بتائے ہوئے طریقے کے مطابق بھوک سے کم کھائیں، پڑوں پراٹھوں، دودھ کی بالائی، اور مکھنوں، کیک، پیسٹریوں، بن کبابوں، برگروں، سیخ کبابوں، سموسوں، پکوڑوں اور دیگر تلی ہوئی چیزوں نیز چکناہٹ، میدہ اور مٹھاس والی چیزوں کو کم سے کم استعمال میں لائیں۔ آئسکریموں ٹھنڈے شربتوں اور ٹھنڈی بوتلوں سے خود کو بچائیں نیز اور چائے نوشی بھی زیادہ نہ فرمائیں (ضرورتاً دن رات میں دو یا تین مرتبہ آدھے آدھے کپ چائے سے کام چلائیں) اگر پان سگرٹوں خوشبودار چھالیوں، گٹکوں، مین پوڑیوں، اور پان پراگوں وغیرہ کی، لت ہے تو اِن سے پیچھا چھڑائیں۔ اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل وزن کم، پیٹ اندر اور ہاضمہ دُرُست نیز بہُت ساری بیماریوں سے بغیر ڈاکٹری علاج کے نَجات مل جائے گی۔

موٹاپے کا ایک سبب

میرے ان مَدَنی مشوروں پر زیادہ نہیں تو فقط 40 دن سختی سے عمل کر کے دیکھ لیجئے اِن شاءَ اللّٰہ عزوجل اپنی صحت میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس فرمائیں گے۔ پہلے کسی لیبارٹری میں "لپڈ پروفائل اور شوگر ٹیسٹ کروا کر اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کرنے کے بعد ثواب کمانے کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ پرہیزی شروع کر دیجئے اور اس کی بَرَکتیں لوٹئے۔ یاد رکھئے! کھانے کے بعد پانی پینے سے بھی بدن پھولتا، وزن بڑھتا اور موٹاپا آتا ہے۔ لہٰذا کھانے کے بعد کم سے کم پانی پئیں۔ ہاں کھانے کے دوران تھوڑا تھوڑا پانی پیتے رہنا مفید ہے۔ بہر حال کھانے کے بعد خوب پانی غٹ غٹانے کے عادی کا بدن اگر پھول جائے تو اِس کا علاج ودوا سے کرنے کے بجائے اپنی عادت کی اصلاح سے کرے گا تو ہی سکے گا۔

نا سمجھ بیمار کو اَمرت بھی زہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سودا کی اک دوا پرہیز ہے

خطرے میں ڈالنے والی 15 باتوں کی مثالیں

اپنے ہاتھوں خود کو خطرات میں ڈال کر پھر اُنہیں خطرات سے اپنی حفاظت کے لئے کی جانے والی دعائیں قَبول نہیں ہوتیں۔ اَحسنُ الوِعاءِ لِآدابِ الدُّعاء میں خود کو اپنے ہاتھوں سے مصیبت میں ڈالنے کے ضمن میں بہُت پیاری مثالیں دی گئی ہیں۔ مثلاً ﴿۱﴾ جو بغیر کسی سخت مجبوری کے رات کو ایسے وَقت گھر سے باہَر نکلے کہ لوگ سو گئے ہوں، پاؤں کی چہل راستوں سے مَوقوف ہو گئی ہو۔ صحیح حدیث میں اِس سے مُمانَعت فرمائی کہ اس وَقت بلائیں مُنتَشِر ہوتی ہیں (تو گویا رات تاخیر سے سنسان راستے سے گزرے اور اُس کو ڈاکو لپیٹ جائے یا بھوت چمٹ جائے تو اب اپنے آپ ہی کو ملامت

کرے کہ خود کو کیوں خطرے میں ڈالا!) یا ﴿۲﴾ رات کو دروازہ کھلا چھوڑ دے یا بغیر بِسمِ اللہ کہے بند کرے کہ شیطان اسے کھول سکتا ہے اور جب بِسمِ اللہ کہہ کر دَہنا (یعنی سیدھا) پاؤں مکان میں رکھے تو شیطان کہ ساتھ آیا تھا باہَر رَہ جاتا ہے اور جب بِسمِ اللہ کہہ کر دروازہ بند کرے تو اس کے کھولنے پر قدرت نہیں پاتا (یہاں بھی اگر بے احتیاطی کی گئی اور شیطان نے گھر میں گھس کر نقصان پہنچایا تو خود اپنے ہی قصور کی وجہ سے ایسا ہوا ہے اب اِس معاملے میں دُعا کیسے قبول ہو؟) یا ﴿۳﴾ کھانے، پانی کے برتن بِسمِ اللہ کہہ کر نہ ڈھانکے کہ بلائیں اُترتی اور خراب کر دیتی ہیں پھر وہ طعام و مَشروبات بیماریاں لاتے ہیں (کھانا وغیرہ موجود ہوتے ہوئے برتن کُھلا ہو تو ناپاک جنّات استعمال کرتے ہیں لہٰذا بے احتیاطیاں کرنے والے کی یہاں بھی دعاء قبول نہیں ہوگی کہ آسیب اور امراض سے حفاظت کا بہترین نسخہ بتا دیا گیا ہے) یا ﴿۴﴾ بچّے کو مغرب کے وَقت گھر سے باہَر نکالے کہ اس وَقت شیاطین مُنْتَشِر ہوتے ہیں (اگر مغرب وعشاء کے درمیان بچے کو باہر نکالا اور کسی جن نے پکڑ لیا تو آپ کا اپنا قصور ہے کہ کیوں نکالا؟) یا ﴿۵﴾ کھانے کے بعد بے ہاتھ دھوئے سو رہے کہ شیطان چاٹتا اور مَعاذَاللہ بَرَص (کوڑھ) کا باعِث ہوتا ہے یا ﴿۶﴾ غُسل خانے میں پیشاب کرے کہ اس سے وَسوسہ پیدا ہوتا ہے یا ﴿۷﴾ چھجّے کے قریب سوئے اور چھت پر روک (یعنی مُنڈیر) نہ ہو کہ گر پڑنے کا احتمال (امکان) ہے یا ﴿۸﴾ کھانا بغیر بِسمِ اللہ پڑھے کھائے کہ شیطان ساتھ کھاتا اور جو طعام چند مسلمانوں کو بس کرتا (یعنی کافی ہوتا وہ) ایک ہی کے کھانے میں فَنا (ختم) ہو جاتا ہے یا ﴿۹﴾ زمین کے سُوراخوں میں پیشاب کرے کہ کبھی سانپ وغیرہ جانوروں کا گھر یا جِنّ کا مکان ہوتا اور انسان ایذا پاتا ہے یا ﴿۱۰﴾ اپنی، خواہ اپنے دوست کی کوئی چیز پسند آئے تو اس پر دَفعِ نظر کی دُعا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ وَ لَا تَضُرَّہٗ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس پر بَرَکت نازِل فرما اور اسے نقصان نہ پہنچے، جو کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا وُہی تو ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تائید کے بغیر نیکی پر کچھ قُدرت نہیں) نہ پڑھے کہ نظر حق ہے، مرد کو قَبر اور اونٹ کو دیگ میں داخل کر دیتی ہے ﴿دعاء یاد نہ ہو تو ماشاءَ اللہ یا بارَکَ اللہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، اگر کسی پسندیدہ چیز کو دیکھ کر ماشاءَ اللہ یا بارَکَ اللہ کہہ دے تو نظر نہیں لگتی اگر ان کلمات (یعنی ما شاءَ اللہ یا بارَکَ اللہ کے بغیر ہی تعجب سے دیکھے اور تعجب کے الفاظ بولے تو نظر لگ جاتی ہے (مراۃ ج ۶ ص ۲۴۴)﴾ یا ﴿۱۱﴾ تنہا سفر کرے کہ فُسّاقِ اِنس و جِنّ سے مُضَرَّت پہنچتی (یعنی نقصان پہنچتا) ہے اور ہر کام میں دِقّت پڑتی ہے یا ﴿۱۲﴾ کھڑے کھڑے پانی پیا کرے کہ درد جگر کا مُورِث (وباعِث) ہے (آبِ زم زم شریف اور وُضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پینا مستحب ہے) یا ﴿۱۳﴾ بیتُ الخَلاء میں بغیر بِسمِ اللہ کہے (یا بغیر دعاء پڑھے) جائے کہ خبائث (یعنی ناپاک جنّات) سے مُضَرَّت (نقصان پہنچنے) کا اندیشہ ہے یا ﴿۱۴﴾ فاسقوں، فاجروں، بدوضعوں، بدمذہبوں کے پاس نِشَست بَرخاست کرے کہ اگر بالفرض صحبتِ بد کے اثر سے بچا تو مُتَّہَم (وبدنام) ضرور ہو جائے گا یا ﴿۱۵﴾ لوگوں کے راستوں میں خواہ ان کی نِشَست و بَرخاست کی جگہ پیشاب کرے کہ آپ ہی گالیاں کھائے گا۔ (مُلَخَّصاً اَحسنُ الوعاءِ لِآدابِ الدعاء ص ۷۶، ۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۶۳﴾ آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟

حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک مسجِد میں نَماز پڑھنے تشریف لے گئے، نَماز پوری ہونے کے بعد امام صاحِب نے پوچھا، اے بایزید! آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ فرمایا، ذرا رُکئے! پہلے آپ کے پیچھے پڑھی ہوئی نَماز کو دُہرالوں، آپ کو جب مخلوق کو روزی دینے والے ہی کے بارے میں شک ہے، تو پھر آپ کے پیچھے نَماز کیسے جائز ہے؟ (روض الریاحین ص ۱۵۵ المیمنیۃ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ سیِّدُنا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بَہُت بڑے ولیُّ اللہ تھے۔ یقیناً اللہ ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ سب کی روزی کا کفیل ہے، وُہی کھلاتا پلاتا ہے۔ امام صاحِب نے یہ سُوال پوچھ کر کہ "آپ کہاں سے کھاتے ہیں؟ حضرت کے نزدیک اپنے ضعیفُ الاِعتِقاد ہونے کا ثُبوت دیا اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے نَماز دُہرائی یہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تقوٰی تھا۔ عُرفاً اِس طرح کے سُوال وجواب لوگ آپَس میں کرتے ہیں شرعاً اِس میں کوئی گناہ نہیں۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

﴿۶۴﴾ بُھنا ہوا پرندہ

ابوالحُسین علَوی کا بیان ہے، میں نے ایک بار گھر میں فرمائش کی کہ فُلاں حلال پرندہ بُھوننے کیلئے تندور میں لٹکا دو، میں وقتِ مناسِب پر آکر کھالوں گا۔ پھر میں حضرتِ سیِّدُنا جعفر خُلدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضِر ہوا، اُنہوں نے فرمایا، رات یہیں قِیام کر لیجئے۔ میرا دل چُونکہ پرندہ کھانے میں پھنسا ہوا تھا میں کوئی بہانہ کر کے گھر پہنچ گیا۔ گرما گرم بُھنا ہوا پرندہ دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ یکا یک گھر میں کُتّا گُھس آیا اور جَھپٹ کر بُھنا ہوا پرندہ لے بھاگا۔ اُس پرندہ کا بچا ہوا شوربہ خادِمہ لا رہی تھی کہ اُس کے کپڑے کے دامن کا جھٹکا لگنے سے وہ شوربہ بھی سارے کا سارا گر گیا۔ پھر صُبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ جعفر خُلدی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے، "جو شخص مَشائخ کے دِلوں کا لحاظ نہیں رکھتا اس کے دِل کو اِیذاء پہنچانے کیلئے کُتّا مُسلّط کر دیا جاتا ہے۔" (الرِّسالۃُ القُشَیرِیّہ ۳۶۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بُزُرگوں کی بات نبھانے اور وہ جو حکم دیں اُس کو بجالانے ہی میں عافیت ہے۔ اللہ والوں کے ساتھ چالاکی اور بہانے بازی کارآمد نہیں ہوتی۔ اِس حِکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اَولیاءُ اللہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے غیب کی باتیں بھی معلوم ہو جایا کرتی ہیں۔ جب اَولیائے کِرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کی یہ شان ہے تو صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان کا کیا مقام ہوگا! نیز انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور خود تاجدارِ انبیاء، حبیبِ کبریا، احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کی عظمت وشان کا کون اندازہ کر سکتا ہے! میرے آقا اعلیٰحضرت

بارگاہِ رسالت میں عَرض کرتے ہیں۔

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں
(حدائقِ بخشش شریف)

﴿۶۵﴾بیٹی پیدا ہونے کی بشارت

اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کے بھی غیب کی خبریں بتانے کے واقِعات کتابوں میں ملتے ہیں چُنانچِہ کروڑوں مالِکیّوں کے عظیم المرتبت پیشوا حضرتِ سیِّدُنا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہورِ زمانہ مجموعہ احادیث ''مُؤطّا امام مالِک'' میں فرماتے ہیں، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے فرمایا، خلیفۂ الرَّسول حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہنے اپنے مرضِ وفات میں انہیں وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے تمہارے دو بھائی (عبدالرحمٰن اور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما) اور تمہاری دو بہنیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قراٰنِ مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر لینا۔ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے عرض کی، ابّا جان! میری تو ایک ہی بہن ''بی بی اَسماء'' ہیں، یہ میری دوسری بہن کون ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہنے ارشاد فرمایا، وہ (تمہاری سَوتیلی والِدہ) ''حبیبہ بنتِ خارِجہ'' (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پیٹ میں ہے، میرے خیال میں وہ لڑکی ہے (المؤطّا لِلامام مالِک ج ۲ ص ۲۷۰ الحدیث ۱۵۰۳ دارالمعرفہ بیروت) اِس حدیث کے تحت حضرتِ سیِّدُنا علّامہ محمد بن عبدُ الباقی زُرقانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی تحریر فرماتے ہیں، چُنانچِہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جن کا نام ''اُمِّ کلثوم'' رکھا گیا۔ (شرحُ الزُّرقانی علی المؤطا ج ۴ ص ۶۱ دار احیاء التراث بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دو کرامتیں ثابِت ہوئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حدیث مبارَک کے بارے میں حضرتِ علّامہ تاجُ الدین سُبکی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ القوی نے تحریر فرمایا کہ اس حدیث سے خلیفۂ الرَّسول حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں ﴿۱﴾ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبل از وفات ہی یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اِس مرض میں دنیا سے رِحلت (یعنی کوچ) کر جاؤں گا، اسی لیے تو بوقتِ وصیّت فرمایا، میرے پاس جو میرا مال تھا، وہ آج میراث کا مال ہے'' ﴿۲﴾ جو بچّہ پیدا ہو گا وہ لڑکی ہے۔ (حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی العالَمین ص ۶۱۲ مرکزِ اہلسنّت برکاتِ رضا گجرات ہند)

صِدّیق اکبر کو علمِ غیب تھا

اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا، مَافِی الْاَرْحَامِ (یعنی جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اس) کا علم اللہ عزوجل کی عطا سے حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہو گیا تھا۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے آیتِ قرانی اور اُس کی تفسیر غور سے سماعت فرمایئے چنانچہ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ ۲۱ سورۂ لُقْمٰن کی آخری آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ط (پ ۲۱ لقمان ۳۴) ترجَمۂ کنزالایمان: اور (اللہ عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔

خلیفۂ اعلیٰحضرت، مُفسّرِ قران، حضرتِ صدرُالاُ فاضِل علاّمہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الہادی خزائنُ العِرفان (مطبوعہ بمبئی) ص ۶۶۱ پر اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، "علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء واولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ مُعجِزہ وکرامت عطا ہوتا ہے۔ یہ اس اِختِصاص (یعنی مخصوص ہونے) کے مُنافی (خِلاف) نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔" بارش کا وَقت اور حَمْل میں کیا ہے اور کل کوئی کیا کرے گا اور کہاں مرے گا۔" ان اُمور کی خبریں بکثرت اولیاء وانبیاء نے ہی دی ہیں اور قران وحدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلا م کو فرِشتوں نے حضرتِ سیِّدُنا اسحٰق علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ سیِّدُنا زَکَرِیّا علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حضرت سیِّدُنا یحیٰی علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلا م کے پیدا ہونے کی اور حضرتِ مریم کو حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی روحُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرِشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرِشتوں نے اِطّلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرانِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنٰی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنٰی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات واحادیث کے خِلاف ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آئندہ ہونے والی اولاد کا پتا دے سکتے ہیں چنانچہ

﴿۶۶﴾ بیٹا پیدا ہونے کی بشارت

حضرتِ شاہ ولیُّ اللہ مُحدِّث دِہلوی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والِد ماجد حضرتِ شاہ عبدُ الرّحیم علیہ رحمۃُ اللہِ الکریم فرماتے ہیں، میں ایک بار حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہِ الباقی کے مزارِ منوّر کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روحِ مبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا، "تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اُس کا نام قطبُ الدین احمد رکھنا۔" چُونکہ زوجہ بڑھاپے کو پہنچ گئی تھیں اس لئے میں نے خیال کیا شاید اِس ارشاد سے مُراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہِ الباقی میرے اِس دِلی خیال پر فوراً مُطّلع ہو گئے اور فرمایا، "

میری یہ مُراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب سے ہوگا۔'' شاہ ولیُّ اللہ صاحِب مزید فرماتے ہیں، والِدِ ماجِد نے ایک مدّت کے بعد دوسری خاتون سے عَقْد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتِبُ الحُرُوف فقیر ولیُّ اللہ پیدا ہوا۔ شُروع میں یہ واقِعہ یاد نہ رہا تو ولیُّ اللہ نام رکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباقی کے فرمان کے مطابق) قطبُ الدین احمد رکھا۔ (انفاس العارفین ص ۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کے مزاراتِ طیِّبات پر حاضِری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بُزُرگوں کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ وفات یافتہ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دلوں کا حال جانتے اور آئندہ کی خبریں بھی ارشاد فرمادیتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ قطبُ الدّین بختیار کاکی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الباقی نے حضرتِ شاہ عبدالرَّحیم علیہ رحمۃ الکریم کو بیٹے کی وِلادت کی بِشارت عنایت فرمائی۔

یہیں پاتے ہیں سب اپنا مطلب ہر اک کے واسطے یہ در کُھلا ہے
میں دَر دَر کیوں پھروں دُر دُر سنوں کیوں مِرے آقا! مِرا کیا سر پِھرا ہے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶۷﴾ مزیدار شربت

حضرتِ سیِّدُنا صالح مری علیہ رحمۃ اللہ القوی کا فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء سُلَمی علیہ رحمۃ الغنی کی خدمت میں دو دن مُتَواتِر گھی اور شہد مِلا کر ستّو کا مزیدار شربت بھجوایا، مگر دوسرے دن کا اُنہوں نے واپَس لوٹا دیا۔ اس پر خفگی کا اظہار کرتے ہوئے میں نے کہا، آپ نے میرا تحفہ کیوں لوٹا دیا؟ فرمایا، بُرا مت مانئے پہلے دن تو میں پی گیا مگر دوسرے دن پینے میں ناکامی ہوگئی، کیونکہ جب پینے کی نیّت کی تو پارہ ۱۳ سورۂ ابراھیم کی آیت نمبر ۱۷ یاد آ گئی:۔

یَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا یَكَادُ یُسِیْغُهٗ	ترجَمۂ کنزالایمان: بمشکل اس
وَ یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ	کا تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا
مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍ ط	اور گلے سے نیچے اتارنے کی
وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِیْظٌ	اُمید نہ ہوگی اور اسے ہر طرف
٥ (پ ۱۳ ابراھیم ۱۷)	سے موت آئے گی اور مرے گا
	نہیں اور اس کے پیچھے ایک
	گاڑھا عذاب۔

حضرتِ سیِّدُنا صالح مری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، یہ سُن کر میں رو پڑا اور میں نے دل میں کہا، میں کسی اور وادی میں ہوں اور آپ کسی اور وادی میں۔ (مُلَخَّصاً اِحیاءُ عُلُومِ الدین ج ۳ ص ۱۱۶ دارصادر بیروت)

12ماہ کی عبادت سے بڑھ کر نَفع بخش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ المبین اپنے نَفس کی جائز خواہشات کو پورا کرنے سے بھی بچتے تھے۔ زہے نصیب! ہمیں جب اچھی چیز کھانے یا عمدہ لباس پہننے کو جی چاہے تو رِضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ پانے کی نیّت سے کبھی کبھی اُسے ترک کر دینے کی سعادت بھی مل جائے مَثَلاً سخت گرمی ہے اور ٹھنڈے مشروب یا ٹھنڈی ٹھنڈی لَسّی پینے کو جی چاہ رہا ہے یا شدید بھوک میں "کڑاہی گوشت کھانے" کی طَلَب ہے اور اسباب بھی ہیں مگر رضائے الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کی خاطر اُسے ترک کر دینے کی کاش! توفیق مل جائے۔ خواہشِ نَفس کو ترک کرنے کا فائدہ تو دیکھئے! حضرتِ سیِّدُنا ابو سلیمان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، نَفس کی کسی خواہش کو چھوڑ دینا ۱۲ ماہ کے روزوں اور رات کی عبادتوں سے بھی بڑھ کر دل کیلئے نَفع بخش ہے۔" (اِحیاءُ عُلُوْمِ الدین ج ۳ ص ۱۱۸ دارِ صادر بیروت) حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، نَفس کو جائز خواہشات کیلئے بھی کُھلی چھوٹ نہیں دینی چاہئے اور نہ ہی ہر حال میں اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ بندہ جس قَدَر خواہش کو پورا کرتا ہے اور نَفس کے مطالبے پر عمدہ غذائیں کھاتا ہے اس کو اُسی قَدَر ڈرنا بھی چاہئے کہ قِیامت کے روز کُفّار سے کہا جائے گا

اَذۡهَبۡتُمۡ طَيِّبٰتِكُمۡ فِىۡ حَيَا تِكُمُ الدُّنۡيَا وَ اسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِهَا ج (پ ۲۶ الاحقاف ۲۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنے حصّہ کی پاک چیزیں اپنی دُنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور انہیں بَرَت چکے۔

سرکار کی بھوک شریف

خلیفۂ اعلٰحضرت، مُفسّرِ قراٰن، حضرتِ صدرُ الاَفاضِل علّامہ مولیٰنا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ الھادی خزائنُ العِرفان میں اِس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں، اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دُنیوی لذّات اختیار کرنے پر کُفّار کو توبیخ (یعنی ملامت) فرمائی تو رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حُضُور کے اَصحاب علیہم الرضوان نے لذّاتِ دُنیویّہ سے کَنارہ کَشی اختیار فرمائی۔ بخاری و مسلم کی حدیثِ پاک میں ہے، حُضُور سیِّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی وفاتِ ظاہری تک حُضُور کے اہلِ بَیتِ اَطہار نے کبھی جَو کی روٹی بھی دو روز برابر نہ کھائی۔ یہ بھی حدیث میں ہے کہ پورا پورا مہینہ گزر جاتا تھا دَولت سَرائے اَقدس (یعنی مکانِ عالی شان) میں (چولھے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گُزر کی جاتی تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ (اے لوگو!) میں چاہتا تو تم سے اچّھا کھانا کھاتا اور تم سے بہتر لباس پہنتا لیکن میں اپنا عَیش و راحت اپنی آخِرت کے لئے باقی رکھنا چاہتا ہوں۔ (خزائنُ العِرفان ص ۸۰۲)

کھانا تو دیکھو جو کی روٹی، بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا، صلی اللہ علیہ وسلم
کون ومکاں کے آقا ہوکر، دونوں جہاں کے داتا ہوکر فاقے سے ہیں شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۶۸﴾عاشوراء کی خیرات کی برکات

عاشوراء کے روز مُلک ''رَے'' میں قاضی صاحِب کے پاس ایک سائل آکرعرض گزار ہوا، میں ایک بَہُت نادار وعِیال دار آدمی ہوں، آپ کو یومِ عاشُوراء کا واسِطہ! میرے لئے دو سیر روٹی، پانچ سیر گوشت، اوردس دِرہم کا انتِظام فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عزّت میں بَرَکت دے۔ قاضی صاحِب نے کہا، ظُہر کے بعد آنا۔ فقیر ظُہر کے بعد آیا تو کہا، عَصر بعد آنا۔ وہ عَصر بعد پہنچا تب بھی کچھ نہیں دیا خالی ہاتھ ہی لَوٹا دیا۔ فقیر کا دل ٹوٹ گیا، وہ رنجیدہ رنجیدہ ایک نصرانی کے پاس پہنچا اور اُس سے کہا، آج کے مقدّس دن کے صَدقے مجھے کچھ دیدو۔ اُس نے پوچھا، آج کون سا دن ہے؟ جواب دیا، آج یومِ عاشُوراء ہے یہ کہنے کے بعد عاشُوراء کے کچھ فضائل بیان کیجئے۔ اُس نے سُن کر کہا، آپ نے بَہُت ہی عظمت والے دن کا واسِطہ دیا، اپنی ضَرورت بیان کرو! سائل نے اُس سے بھی وُہی ضَرورت بیان کر دی۔ اُس آدمی نے دس بوری گیہوں، سو سیر گوشت، اور بیس دِرہم پیش کرتے ہوئے کہا، یہ آپ کے اَہل وعِیال کے لئے زندگی بھر ہر ماہ اس دن کی فضلیت وحُرمت کے صَدقے مقرَّر ہے۔ رات کو قاضی صاحِب نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے، نظر اُٹھا کر دیکھ! جب نظر اُٹھائی تو دو عالیشان مَحَل نظر آئے، ایک چاندی اور سونے کی اینٹوں کا اور دوسرا سُرخ یاقُوت کا تھا۔ قاضی نے پوچھا، یہ دونوں مَحَل کس کے ہیں؟ جواب ملا، اگر تم سائل کی ضَرورت پوری کر دیتے تو یہ تمہیں ملتے، مگر چُونکہ تم نے اسے دھکّے کھلانے کے باوُجُود بھی کچھ نہ دیا اِس لئے اب یہ دونوں مَحَل فُلاں نصرانی کے لئے ہیں۔ قاضی صاحِب بیدار ہوئے تو بَہُت پریشان تھے۔ صُبح ہوئی تو نصرانی کے پاس گئے اور اُس سے دریافْت کیا کہ کل تم نے کون سی ''نیکی'' کی ہے؟ اُس نے پوچھا، آپ کو کیسے علم ہوا؟ قاضی صاحِب نے اپنا خواب سنایا، اور پیشکش کی کہ مجھ سے ایک لاکھ دِرہم لے لو اور کل کی ''نیکی'' مجھے بیچ دو! نصرانی نے کہا، میں رُوئے زمین کی ساری دولت لے کر بھی اِسے فَروخت نہیں کروں گا، ربُّ العزّت جَلَّ جَلالُہٗ کی رَحمت وعنایت بَہُت خوب ہے۔ لیجئے! میں مسلمان ہوتا ہوں یہ کہہ کر اُس نے پڑھا، اَشھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا لـلّٰـہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عبدُہٗ وَرسُولُہٗ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) میں گواہی دیتا ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں محمد اُس کے بندۂ خاص اور رسول ہیں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ (روض الریاحین ص۱۵۲ المیمنیۃ مصر)

عاشوراء کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشُوراء یعنی مُحَرَّمُ الحرام کی دس تاریخ کو نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، امام عالیمقام حضرتِ سیِّدُنا

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء کو دشتِ کربلا میں انتہائی بے رحمی کے ساتھ بھوکا اور پیاسا شہید کیا گیا۔ عاشُوراء کے دن اس کے علاوہ کافی اہم واقعات رونُما ہوئے۔ یومِ عاشُوراء اور مُحَرَّمُ الحرام کے سارے ہی مہینے کو اِسلام میں بڑی اہمیّت حاصل ہے۔ رَمضانُ المبارَک کے بعد مُحَرَّمُ الحرام کے روزے افضل ترین ہیں، چنانچہ

”پنج تن“ کے پانچ حروف کی نسبت سے 5 احادیثِ مبارَکہ

﴿۱﴾ سلطانِ دوجہان، شَہَنشاہِ کون ومکان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے، رمضان کے بعد محرم کا روزہ افضل ہے اور فرض کے بعد افضل نماز صلوٰۃُ الّیل (یعنی رات کی نَفل نَماز) ہے۔ (صحیح مسلم ص ۱۵۹۱ الحدیث ۱۱۶۳ دار ابن حزم بیروت) ﴿۲﴾ نبیِ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، مُحَرَّمُ الحرام کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ج ۲ ص ۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت) ﴿۳﴾ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا، جس نے مُحَرَّمُ الحرام میں تین دن جُمعرات، جُمعہ اور ہفتہ کا روزہ رکھا اسکے لئے دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مَجمع الزوائد ج ۳ ص ۴۳۸ الحدیث ۵۱۵۱ دار الفکر بیروت) ﴿۴﴾ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، یومِ عاشوراء کا روزا رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو اس کے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد ج ۱ ص ۵۱۸ الحدیث ۲۱۵۴ دار الفکر) لہٰذا جو 10 مُحَرَّمُ الحرام کا روزہ رکھے اُس کو چاہئے کہ 9 یا 11 تاریخ کا روزہ بھی رکھ لے۔ ﴿۵﴾ سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان جنّت نشان ہے، جس نے عاشُوراء کے روز اپنے گھر میں رِزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ اُس پر سارا سال فراخی فرمائے گا۔

سارا سال امراض سے حفاظت

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں، محرم الحرام کی نویں اور دسویں کو روزہ رکھے تو بہُت ثواب پائے گا۔ بال بچّوں کیلئے دسویں محرم شریف کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں بَرَکت رہے گی۔ بہتر ہے کہ کھچڑا پکا کر حضرتِ شہیدِ کربلا سیِّدُنا امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہُت مُجَرَّب (یعنی مُؤثّر، آزمودہ) ہے۔ اِسی تاریخ کو غسل کرے تو تمام سال اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے امن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے (تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۱۴۲، اسلامی زندگی ص ۱۰۲) سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا جو شخص یومِ عاشوراء اِثْمد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔

(شُعَبُ الایمان ج ۳ ص ۳۶۷ الحدیث ۳۷۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت)

پاکستان کا خوفناک زلزلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مصیبت زدوں سے ہمدردی کا ذِہن ملتا ہے۔ تادمِ تحریر پاکستان کی تاریخ میں آنیوالے سب سے بڑے خوفناک زلزلے کے بارے میں کچھ عرض کرتا ہوں، بروز ہفتہ تین رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (8.10.2005) صبح تقریباً 8.45 بجے پاکستان کے مَشرِقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا۔ جس میں سرحد وکشمیر کا ایک بَہُت بڑا حصّہ نیز پنجاب کا بھی کچھ حصّہ مُتأثِّر ہوا۔ ایک اِطّلاع کے مطابق دو لاکھ سے زائد افراد اس میں فوت ہوئے اور صحیح بات یہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد کس کو پتا ہے! پورے پورے گاؤں، مکمّل بستیاں اور کئی شہر تہس نہس ہو کر ملبے کا ڈھیر بن گئے، پہاڑ کے پہاڑ زمین سے اُکھڑ کر آبادیوں پر اُلٹ گئے، نہ جانے کتنے ہنستے بولتے انسان یکا یک زندہ دفن ہو گئے۔ ان سب کی گنتی کون اور کس طرح کر سکتا ہے! گناہ کرتے ہوئے کاش! اِسی زَلزلے کو پیشِ نظر رکھنے کا ہمارا ذہن بن جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ گناہ کے دوران ہی اچانک زَلزلہ آ جائے اور چشم زَدَن میں ہمارا ''گھُو مَر'' بن جائے! (ہم اللہ عزوجل سے عافیت کے طلبگار ہیں)

619 ٹرکوں کا سامان

دعوتِ اسلامی کے اسلامی بھائیوں نے زلزلہ زَدگان کی امداد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا، تقریباً 619 ٹرکوں کا سامانِ ضَروریاتِ زندگی ان میں تقسیم کیا، امدادی کاموں پر لگ بھگ ۱۲ کروڑ روپے خرچ کئے۔ دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول کے سنّتوں کی تربیّت کے کچھ مَدَنی قافِلے بھی زَلزلہ زَدہ علاقوں میں لاپتا ہو گئے مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وہ جلد ہی زندہ سلامت مل گئے ان میں سے ایک مَدَنی قافِلے کی مَدَنی بہار مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ

﴿۶۹﴾ دوبار موت کے منہ میں

ڈرگ کالونی اور مَلیر (بابُ المدینہ کراچی) کے 9 اسلامی بھائیوں پر مُشتَمِل دعوتِ اسلامی کا سنّتوں کی تربیّت کا مَدَنی قافِلہ سنّتوں بھرے سفر پر تھا اور قادِر آباد ضلع ''باغ'' (کشمیر) کی ایک مسجِد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ عاشِقانِ رسول کا کچھ اس طرح بیان ہے، ''وقفۂ اِستِراحت میں پانچ اسلامی بھائی آرام کر رہے تھے جبکہ چار اسلامی بھائی مسجِد سے باہَر گئے ہوئے تھے۔ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ دن کے تقریباً پونے نو بجے یکا یک زَلزلے کے زوردار جھٹکے آئے، اسلامی بھائی گھبرا کر تقریباً پانچ فٹ اُونچی دیوار سے باہَر کی جانِب کُود کر سڑک کی سَمت سرپٹ دوڑ پڑے، ہر طرف دھماکوں کی خوفناک آوازیں آرہی تھیں۔ پیچھے مُڑ کر جو دیکھا تو ایک ناقابلِ یقین منظر نگاہوں کے سامنے تھا اور وہ یہ کہ دونوں طرف سے پہاڑ آبادی پر آ گرا تھا، جب گرد کے بادَل کچھ چَھٹے تو وہاں نہ ہماری وہ مسجِد تھی نہ ہی مکانات۔ تمام عالیشان عمارات

زمین بوس ہو چکی تھیں، ہر طرف قِیامتِ صغریٰ قائم تھی، غالِباً اِس آبادی کا کوئی فردِ بشر زندہ نہ بچا تھا۔ عاشِقانِ رسول گرتے پڑتے قریبی علاقے ''مُظَفَّر آباد'' پہنچے، وہاں بھی زَلزلے نے تباہی مچا رکھی تھی، جب حَواس کچھ بحال ہوئے تو امدادی کاموں میں حصّہ لیا، وہیں روزہ اِفطار کیا، ایک زَلزلہ زَدہ مسجِد کے باقیماندہ حصّے میں نَمازِ مغرِب باجماعت ادا کی پھر جُوں ہی اُس مسجِد سے نکلے کہ پھر ایک دِل ہلا دینے والا جَھٹکا آیا اور مسجِد کا بقیّہ حصّہ بھی ایک دھڑا کے ساتھ زمین پر تشریف لے آیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یوں دوسری بار عاشِقانِ رسول کی جان محفوظ رہی۔ ''قومی اخبار'' کے ایک کالَم نگار نے یہ واقِعہ بیان کرنے کے بعد لکھا تھا: ''یہ قافِلہ اچھی نیّت سے (یعنی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کیلئے) گیا تھا (شاید) اِسی لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں بچالیا۔

زلزلہ آئے گر، آگ چھا جائے گر صِرف حق سے ڈریں قافِلے میں چلو

زلزلہ عام تھا ہر سُو کُہرام تھا اس سے لو عِبرتیں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۰﴾ سوکھی روٹی کا ٹکڑا

اپنے دور کے جیِّد عالِم حضرتِ سیِّدُنا خلیل بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمت میں، ''اَہواز'' سے اُمیر (حاکم) سُلیمان بن علی کا نُمائندہ خُصوصی حاضِر ہو کر عرض گُزار ہوا، شہزادوں کی تعلیم وتربیّت کیلئے حاکم نے آپ کو شاہی دربار میں طلب فرمایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا خلیل بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے سوکھی روٹی کا ٹکڑا دکھاتے ہوئے جواب ارشاد فرمایا، ''میرے پاس جب تک یہ سُوکھی روٹی کا ٹکڑا موجود ہے مجھے دربارِ شاہی کی چاکری کی کوئی حاجت نہیں۔ (روحانی حکایات حصّہ اول ص ۱۰۶، رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

جُستُجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے

ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

وزیرِاعظم کا دعوت نامہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک بندے اربابِ اقتِدار سے کس قَدَر دُور رہتے ہیں جبکہ آج ہم جیسوں کو بالفرض صَدر یا وزیرِاعظم کا دعوت نامہ مل جائے تو ہزار مصروفیات اور ہزار ضَروری مُعاملات چھوڑ دیں اور خواہ ہزار کلومیٹر کا سفر طے کرنا پڑے، وہ بھی کر کے خوب عُمدہ لباس پہنے گشاں گشاں اسمبلی ہال کے رُوبرو پہنچ کر سب سے پہلے لائن میں کھڑے ہو جائیں! ہائے نَفس پرورَی!!! بِلا سخت مجبوری کے مَحض دُنیوی مفادات اور حُبِّ جاہ کی خاطِر

اربابِ اقتدار و افسران وغیرہ کے پیچھے پھرنا، ان کی دعوتوں میں شریک ہونا، اِن سے تمغہ جات حاصل کرنا، مَعاذَ اللّٰہعَزَّ وَجَلَّ ان کے ساتھ تصاویر بنوانا پھران تصویروں کوسنبھال کررکھنا،لوگوں کودکھاتے پھرناان کی فریم بنواناا و اس کوگھریادفتر میں لٹکاناوغیرہ وغیرہ حرکتیں اپنے اندر ہلاکتیں تو رکھتی ہیں مگران میں بَرَکتیں نظرنہیں آتیں۔ہاں اہم دینی مَفاد کیلئے یاان کے شر سے بچنے کیلئے اگران کے پاس جانا پڑ جائے تواور بات ہے کہ جومجبور ہے وہ معذور ہے۔منقول ہے،

بِئسَ الْفَقِیرُ عَلیٰ بَابِ الْاَ مِیْرِ

(یعنی فُقَرا میں وہ شخص بہت بُرا ہے جوامیروں کے دروازہ پر جائے)اور

نِعمَ الْاَ مِیرُ عَلیٰ بَابِ الْفَقِیر.

(یعنی اُمَر اءمیں سے وہ شخص بڑااچھا ہے جوفقیروں کے در پرحاضِر ہو)

(شیطان کی حکایات ص ۱۷تا۲۷،فرید بک سٹال مرکز الاولیاء لاہو)

دونوں جہاں میں کامیابی

بَہر حال شیطان کی چال بَہُت خطرناک ہوتی ہے۔بَسا اوقات وہ نَفسانی خواہشات کو دینی مَفادات باور کروا کر بھی اربابِ اقتدار کے قدموں میں ڈال دیتا ہے۔اِسی سبب سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نیک اور مُحتاط بندے ان سے دُور رہنے میں ہی عافیت سمجھتے ہیں۔دوسروں کے مال پرنظر رکھنے کے بجائے جوقناعت اختیار کرے وہ دونوں جہاں میں کامیاب ہے۔اربابِ اقتدار نیز ظالموں اور قاضیوں سے اہلُ اللہ کس قَدَر بیزار رہتے تھے اِس کا اندازہ اِس حکایت سے لگایا جاسکتا ہے چُنانچہ

﴿۱۷﴾سرکار کا بیداری میں 75 بار دیدار

حضرتِ علاّ مہ عبدالوہاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانی فرماتے ہیں،حضرتِ علاّ مہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کاایک مکتوب آپ کے ایک رفیق شیخ عبدالقادر شاذلی کے پاس حضرتِ سیِّدُ نا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا ۔جواُس شخص کے جواب میں لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس سفارش کے لئے چلنے کی درخواست لکھی تھی۔اُس مکتوب کے جواب میں حضرتِ علاّ مہ جلالُ الدّین سُیُوطی الشّافِعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر فرمایا تھا،''میرے بھائی! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّمیں اب وَقت تک حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں 75 مرتبہ بیداری کی حالت میں بالمشافہ حاضِر ہو چکا ہوں۔اگر مجھے بادشاہ واُمَراء کے پاس جانے میں نبیِّ کریم ،رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلیم کی زیارت سے محرومی کا خوف نہ ہوتا توضرور قلعَہ میں جاتا اور بادشاہ سے تمہاری سِفارش کرتا۔میں ایک خادمِ حدیث ہوں،جن حدیثوں کومُحَدِّثین کرام نے اپنی تحقیق میں ضعیف کہا ہے ان کی تصحیح کے لئے حضورِ اکرم کی طرف محتاج ہوں اور بلاشبہ اس کانَفع تمہارے ذاتی نفع پرتَرجیح رکھتا ہے۔(میزانُ الشَّریعۃِ الکُبریٰ ص ۴۸ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے حُکام کے پاس آنے جانے میں روحانیّت کا کتنا عظیم نقصان ہوسکتا ہے! اِس ضمن میں ایک اور حِکایت ملاحظہ فرمایئے جس میں حاکم (گورنر) کے پاس جانے کے سبب روحانیت کو سخت نقصان پہنچنے کا واضح بیان ہے چُنانچہ

﴿۷۲﴾ نعت خوان کو کیوں نقصان پہنچا

حضرتِ علاّمہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی فرماتے ہیں، حضرت سیِّدُنا محمد بن ترین مدّاحِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم (یعنی نعت خوان) کے مُتَعلِّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضُور تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صُبح کے وَقت روضۂ اطہر پر حاضِر ہوئے تو حُضُور انور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ان سے اپنی قبرِ منوّر میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خوان اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شخص نے ان سے درخواست کی کہ شہر کے حاکم کے پاس اس کی سفارش کریں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سِفارش کی۔ اُس حاکم نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی مَسند پر بٹھایا۔ تب سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ پھر یہ ہمیشہ حُضُورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شِعر عرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی، حُضُورِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ''ظالموں کی مَسنَد پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔'' حضرت سیِّدُنا علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ کے مُتَعلِّق خبر نہ ملی کہ ان کو شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی یا نہیں، حتّٰی کہ ان کا وِصال ہوگیا۔ (میزانُ الشریعۃِ الکبریٰ ص۴۸ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ ذاتی مفاد کی خاطر اربابِ اقتِدار کے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضِر ہوجاتے، صدر تمغہ پہنا دے یا ہاتھ ملالے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے، دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بَہُت بڑا اعزاز تصوّر کرتے ہیں اُن کیلئے گزشتہ حِکایت میں بَہُت کچھ درسِ عبرت ہے۔

اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِشَارَۃُ یعنی عقلمند کیلئے اشارہ کافی ہے۔

کس چیز کی کمی ہے مولیٰ تری گلی میں دنیا تری گلی میں عُقبیٰ تری گلی میں
تختِ سکندری پر وہ تھوکتے نہیں ہیں بستر لگا ہے ہو اُن کا تری گلی میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۷۳﴾ شاہی دسترخوان کا وبال

حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بَہُت بڑے عالم و مُحدِّث گزرے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اربابِ اقتِدار سے مَیل جُول رکھنے سے کافی کتراتے تھے۔ ایک بار خلیفۂ بغداد مہدی عبّاسی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دربار

میں طلب کیا اور خوب اِصرار کیا کہ میری تین باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنا ہی پڑے گا ﴿۱﴾ قاضی (یعنی جج) کا عُہدہ قَبول کر لیجئے یا ﴿۲﴾ میرے شہزادوں کو تعلیم دیجئے یا ﴿۳﴾ کم از کم میرے ساتھ کھانا ہی تناوُل فرما لیجئے۔ تھوڑی دیر غور و فکر کے بعد فرمایا، آپ کے ساتھ کھانا کھا لینا باقی کاموں سے نسبتاً آسان ہے۔ چُنانچہ دعوت قَبول فرمالی۔ خلیفہ نے باورچی کو عمدہ سے عمدہ کھانے تیار کرنے کا حکم دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شریک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بادشاہ کے ساتھ شاہی دسترخوان پر کھانا تناوُل فرمایا۔ شاہی باورچی نے آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں عرض کی، حُضُور! اب آپ کی خیر نہیں! یعنی آپ اب شاہی جال میں پھنس چکے ہیں اِس سے کبھی بھی رِہائی نہیں پا سکتے۔'' چُنانچہ ایسا ہی ہوا، بادشاہ کے ساتھ ''کھانا'' کھانے کے بعد شہزادوں کے اُستاذ بھی بن گئے اور عُہدۂ قَضاء بھی قَبول فرما لیا۔

(تاریخُ الخُلفاء ص۲۲۱ بابُ المدینہ کراچی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

ایک تہائی دین چلا جاتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اربابِ اقتِدار اور سرمایہ دار لوگوں سے دُور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ ان کی دعوتیں کھانے اور ان کے تحائف قَبول کرنے میں آخِرت کیلئے شدید خطرات ہیں، کہ ان کی دعوتیں کھانے اور تحفے قبول کرنے والے کا ان کی خوشامد کرنے اور خواہ مخواہ ہاں میں ہاں ملانے سے بچنا بَہُت ہی مشکل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا، ''جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اِس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضُع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کشفُ الخفاء الحدیث ۲۴۴۲ ج ۲ ص ۲۱۵ دارالکتب العلمیہ بیروت) اعلیٰحضرت مولیٰنا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں، ''مالِ دنیا کیلئے تواضُع رُو بحُدا (یعنی اللہ عزوجل کی خاطِر تواضُع کرنا) نہیں (لھٰذا) یہ حرام ہوئی۔'' (ذَیلُ المُدَّعا لِاحسنِ الوِعاء ص۱۲ مکتبۃ المدینہ کراچی)

خوشامد کی مَذَمَّت

مطلب یہ ہے کہ کسی دنیادار مالدار آدمی کی بلا اجازتِ شَرعی محض اُس کی دولت کے سبب تواضُع کرنا حرام ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! یہ گناہ آج کل بَہُت ہی زیادہ عام ہے۔ ''مالدار آدمی'' عام لوگوں کیلئے باعِثِ امتحان ہوتا ہے کیوں کہ دولت کی کثرت کے سبب اُس کا ایک خاص رعب ہوتا ہے اگرچِہ وہ ایک ''پھوٹی بادام'' تک نہ دے پھر بھی نفسیاتی اثر سے مغلوب ہو کر خواہ مخواہ اُس کے ساتھ خاضِعانہ و خوشامدانہ انداز سے لوگ پیش آتے ہیں۔ سرکارِ اعلیٰ حضرت کے والِدِ گرامی رئیسُ المتکلِّمین حضرتِ علّامہ مولیٰنا نقی خان علیہ رحمۃ المنّان نَقل کرتے ہیں، حدیث شریف میں آیا ہے، ''مسلمان خوشامدی نہیں ہوتا۔'' اور جھوٹی جھوٹی تعریفیں اس سے بھی بدتر، کہ ایک تو تملُّق (یعنی خوشامد) دوسرے کِذب (یعنی جھوٹ) تیسرے اس شخص کا نقصان کہ منہ پر تعریف کرنے کو حدیث میں گردن کا کاٹنا فرمایا اور ارشاد ہوا، ''مدّاحوں (یعنی منہ پر تعریف کرنے والوں) کے منہ میں خاک جھونک دو'' خُصُوصاً اگر مَمدُوح (یعنی جس کی تعریف کی

گئی) فاسق ہو، کہ حدیث میں فرمایا۔ ''جب فاسق کی مَدح (یعنی تعریف) کی جاتی ہے، ربّ تبارَک وَتعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الرحمٰن ہل جاتا ہے۔ (اَحسنُ الوِعاءِلِاٰداب الدُّعاءِ ص ۱۵۴)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۴﴾ مالیدہ کا ثواب بھی ملا

ایک بُزرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی مرحومہ پھوپھی جان کو خواب میں دیکھ کر حال دریافت کیا تو کہا، ''خیریت سے ہوں اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملا حتّٰی کہ اس مالیدہ کا ثواب بھی ملا جو میں نے ایک دن غریب کو کھلایا تھا۔ (شرحُ الصدور ص ۲۷۸ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۵﴾ انگور کا دانہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّ وَجَلَّ کسی کی ذرہ برابر نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا بظاہر کیسی ہی معمولی چیز ہو اُسے راہِ خدا عَزَّ وَجَلَّ میں پیش کرنے میں شرمانا نہیں چاہیے۔ اُمّ المُؤمنین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار سائل کو ایک انگور کا دانہ عطا فرمایا۔ کسی دیکھنے والے نے تعجُّب کا اظہار کیا تو فرمایا، اس (انگور) میں سے تو کئی ذرّے نکل سکتے ہیں جبکہ پارہ ۳۰ اللہ تبارَک وَتعالیٰ سورۃُ الزِلزال کی ساتویں آیت میں فرماتا ہے: فَمَنْ یَّعمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَہ '۔ ترجَمۂ کنزالایمان: جو ایک ذرہ برابر بھلائی کرے گا اس کا اجر دیکھے گا۔'' (پ ۳۰ الزِلزال ۷) اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رِضا کیلئے بھوکے کو مالیدہ یا کوئی سا حلال وطیِّب کھانا کھلانا بَہُت بڑے ثواب کا کام ہے۔ جیسا کہ سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینۂ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے، جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا یہاں تک کہ سَیر ہوگیا اسے (یعنی کھلانے والے کو) اللہ عَزَّ وَجَلَّ عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی ص ۲۷۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۶﴾ خواب میں دم کی بَرَکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بھوکوں کو کھلانے کا جذبہ پانے اور سنّتوں بھری زندگی اپنانے کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ روحانی بَرَکتوں کے ساتھ ساتھ جسمانی فائدوں سے بھی اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مالا مال ہوں گے۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، کہ میرا

بھانجہ السر کی وجہ سے سخت تکلیف میں تھا، ڈاکٹرز بھی علاج سے عاجز آچکے تھے۔ اُس نے سنّتوں کی تربیّت کیلئے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ مَدَنی قافِلے میں سفر کیا، واپسی پر طبیعت مزید بگڑ چکی تھی، اُس کی تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی۔ اُس نے بتایا کہ میں نے یہ ذِہن بنایا تھا کہ مَدَنی قافِلہ میں نہ خُصُوصی آرام کا مطالَبہ کروں گا نہ ہی پرہیزی کھانا مانگوں گا لہٰذا جو بھی تیکھا پھیکا مل جاتا وہ کھالیتا تھا۔ اُس اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ جب میرا بھانجہ رات سویا تو اُس نے خواب میں ایک عمر رسیدہ مبلِّغِ دعوتِ اسلامی کی زِیارت کی، اُس مبلِّغ نے کہا، میں تم سے بہُت خوش ہوں۔ پھر شفقت کے ساتھ طبیعت پوچھی، تو میرے بھانجے نے اپنی شدید بیماری کی شکایت کی۔ یہ سُن کر اُس مبلِّغ نے سینے پر اُنگلی رکھ کر دم کردیا۔ جب میرا بھانجہ صبح بیدار ہوا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ مکمَّل طور پر صحت یاب ہو چکا تھا۔

ہے شِفا ہی شِفا مرحبا! مرحبا!
آکے خود دیکھ لیں قافِلے میں چلو
لوٹ لیں رحمتیں، خوب لیں برکتیں
خواب اچھے دِکھیں قافِلے میں چلو

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۷۷﴾ انوکھی شہزادی

حضرتِ سیِّدُنا شیخ شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانیکی شہزادی جب شادی کے لائق ہوگئی اور پڑوسی ملک کے بادشاہ کے یہاں سے رشتہ آیا تب بھی آپ نے ٹھکرادیا اور مسجِد مسجِد گھوم کر کسی پارسا نوجوان کو تلاشنے لگے۔ ایک نوجوان پر ان کی نگاہ پڑی جس نے اچھی طرح نَماز ادا کی اور گڑ گڑا کر دُعا مانگی۔ شیخ نے اُس سے پوچھا، تمہاری شادی ہوچکی ہے؟ اُس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا، کیا نِکاح کرنا چاہتے ہو؟ لڑکی قرانِ مجید پڑھتی ہے، نَماز روزہ کی پابند ہے اور خوب سیرت ہے۔ اُس نے کہا، بھلا میرے ساتھ کون رِشتہ کرے گا! شیخ نے فرمایا، میں کرتا ہوں لو یہ کچھ دِرہم، ایک دِرہم کی روٹی، ایک دِرہم کا سالن اور ایک دِرہم کی خوشبو خرید لاؤ۔ اِس طرح شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانینے اپنی دُخترِ نیک اختر کا نِکاح اُس سے پڑھا دیا۔ دُلہن جب دُولہا کے گھر آئی تو اُس نے دیکھا پانی کی صُراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی ہے۔ اُس نے پوچھا، یہ روٹی کیسی ہے؟ دُولہا نے کہا، یہ کل کی باسی روٹی ہے میں نے اِفطار کے لئے رکھی ہے۔ یہ سُن کر وہ واپس ہونے لگی۔ یہ دیکھ کر دولھا بولا، مجھے معلوم تھا کہ شیخ شاہ کرمانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانیکی شہزادی مجھ غریب انسان کے گھر نہیں رُک سکتی۔ دُلہن بولی، میں آپ کی مُفلِسی کے باعِث نہیں، اس لئے لوٹ کر جارہی ہوں کہ ربُّ العٰلمین عزوجل پر آپ کا یقین بہُت کمزور نظر آرہا ہے جبھی تو کل کیلئے روٹی بچا کر رکھتے ہیں، مجھے تو اپنے باپ پر حیرت ہے کہ اُنہوں نے آپ کو پاکیزہ خصلت اور صالح کیسے کہدیا! دولھا یہ سُن کر بہُت شرمِندہ ہوا اور اُس نے کہا، اس کمزوری سے معذِرت خواہ ہوں۔ دُلہن نے کہا، اپنا عُذر آپ جانیں البتّہ میں ایسے گھر میں نہیں رُک سکتی، جہاں ایک وَقت کی خوراک جمع رکھی

ہو، اب یا تو میں رہوں گی یا روٹی۔ دُولہا نے فوراً جا کر روٹی خیرات کر دی اور ایسی دَروَیش خصلت انوکھی شہزادی کا شوہر بننے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا (روض الریاحین ص ۱۰۳)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَہلُ اللہ کی بھی کیا خوب ادائیں ہوتی ہیں۔ شہزادی ہونے کے باوُجُود ایسا زبردست توکُّل کہ کل کیلئے کھانا بچانا گوارا ہی نہیں! یہ سب یقینِ کامل کی بہاریں ہیں کہ جس خدا عزوجل نے آج کھلایا ہے وہ آئندہ کل بھی کھلانے پر یقیناً قادر ہے۔ چرندے پرندے وغیرہ کون سا بچا کر رکھتے ہیں! ایک وقت کا کھا لینے کے بعد دوسرے وقت کیلئے بچا کر رکھنا ان کی فطرت میں ہی نہیں۔ مُرغی کا توکُّل مُلاحَظہ ہو، اس کو پانی دیجئے۔ حسبِ ضَرورت پی چکنے کے بعد پیالے پر پاؤں رکھ کر پانی بہا دے گی۔ گویا یہ ''خاموش مُبلِّغہ'' ہے! اور ہمیں نصیحت کر رہی ہے کہ اے لوگوں! برسوں کا جمع کر لینے کے باوُجُود بھی تمہیں قرار نہیں آتا! جبکہ میں ایکبار پی لینے کے بعد دوبارہ کیلئے بے فکر ہو جاتی ہوں کہ جس نے ابھی پانی پلایا ہے وہ بعد میں بھی پلا دے گا۔

﴿۷۸﴾ امام بُخاری کے اُستاذ

حضرتِ سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے اُستاذِ گرامی حضرتِ سیِّدُنا قُبیصہ بن عُقبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملنے کیلئے ایک روز کوہستانی علاقے کا شہزادہ اپنے خُدّام کے ساتھ حاضِر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مکان سے نکلنے میں کافی دیر لگائی۔ اس پر اُس کے خادِموں نے پکار کر کہا، حُضُور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دروازہ پر مَلِکُ الجبال (یعنی پہاڑوں کے بادشاہ) کا شہزادہ کھڑا ہے اور آپ ہیں کہ گھر سے نکلتے نہیں! یہ سُن کر حضرت سیِّدُنا قُبیصہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چند روٹی کے سُوکھے ٹکڑے لئے باہَر تشریف لائے اور دِکھاتے ہوئے فرمایا، جو شخص دُنیا میں اِتنے ہی پر قَناعت کر کے راضی ہو چکا ہو اس کو مَلِکُ الجِبال سے کیا کام؟ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں اِس سے بات بھی نہیں کروں گا۔ یہ فرما کر دروازہ بند کر لیا۔ (تذکرۃُ الحُفّاظ ج ۳ ص ۲۷۴ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

قَناعت میں عزّت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو سادگی اپنائے اور سادہ غِذا و لباس پر قَناعت کرے، اُس کو نہ دولت کی حاجت ہوتی ہے نہ دولت مند کی۔ مال کا لالچ اچھا نہیں ہوتا، جو اِس میں مبتَلا ہو جاتا ہے وہ نقصان میں رَہتا ہے، جو لالچی ہوتا ہے وہ کبھی بھی سیر نہیں ہوتا، ہر وَقت اُس پر دَھن کمانے کی دُھن سُوار رَہتی ہے یہاں تک کہ موت آ پہنچتی ہے۔ چُنانچِہ حضرت مولائے کائنات، علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کرَّمَ اللہ تعالیٰ وَجہَہُ الکَرِیم فرماتے ہیں، عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَ ذَلَّ مَنْ طَمَعَ یعنی جس نے

قناعت کی اُس نے عزّت پائی اور جس نے لالچ کیا ذلیل ہوا۔"

(روحانی حکایت حصہ اول ص ۱۰۶، رومی پبلیکیشنز مرکز الاولیاء لاہور)

دُنیا کو چھوڑ دو

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے، نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، اے ابوہُریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جب تمہیں سخت بھوک لگے تو ایک روٹی اور پانی کے ایک پیالے پر گزارہ کرو اور کہہ دو کہ میں دُنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑتا ہوں۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۸ ص ۱۸۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

دوسروں کے مال سے مایوس ہو جائو

حضرتِ سیِّدُنا ابوایّوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ ایک دَیہاتی نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو کر عرض کی، یارسولَ اللہ! عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ و مجھے ایک مختصر وصیّت فرمائیے! فرمایا، "جب نَماز پڑھو تو زندَگی کی آخِری نَماز (سمجھ کر) پڑھو اور ہرگز ایسی بات نہ کرو جس سے تمہیں کل معذِرت کرنا پڑے اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اُس سے نااُمّید ہو جاؤ۔ (سنَنِ ابنِ ماجہ ج ۴ ص ۴۵۵ الحدیث ۴۱۷۱ دار المعرفۃ بیروت)

کسی کا مال نہ ہی لینا بھلا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسرے کے مال کے آسرے پر رہنا کہ وہ مجھ سے بہُت مَحَبَّت کرتا ہے، خود ہی مجھے آفر بھی کرتا رَہتا ہے کہ جب بھی ضَرورت ہو، کہہ دیا کرو۔ اِس لئے کبھی ضَرورت پڑی تو اس سے مانگ لوں گا، مَنع نہیں کریگا وغیرہ اُمّیدیں بہُت ہی کھوکھلی ہیں کہ آدمی کا دل بدلتا رَہتا ہے۔ یاد رکھئے! "دینے والا" "انسان" "لینے والے" سے مُتأَثِّر نہیں ہوسکتا البتّہ اگر کوئی دینے آئے اور آپ قَبول نہیں کریں گے تو ضَرور مُتأَثِّر ہو گا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نَقل کرتے ہیں، عیش چند گھڑیوں کا ہے جو گزر جائے گا اور چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔ اپنی زندگی میں قَناعت اِختیار کر، راضی رہے گا۔ اور اپنی خواہش ترک کر دے، آزادی کے ساتھ زندَگی گُزارے گا۔ کئی مرتبہ موت سونے، یاقوت اور موتیوں کے سبب (ڈاکوؤں کے ذَرِیعے) آتی ہے۔ (اِحیاءُ عُلُومِ الدین ج ۳ ص ۲۹۸ دار صادر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

کسی کا مُحتاج نہ ہو

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن واسع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خشک روٹی کو پانی کے ساتھ تر کر کے کھاتے تھے اور فرماتے، جو شخص اِس پر

قناعت کرتا ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (احیاءُ عُلومِ الدین ج۳ ص۲۹۵ دارصادر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

پیٹ بالِشت بھر ہی تو ہے

حضرتِ سیِّدُنا سمیط بن عجلان رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، اے انسان! تیرا پیٹ بَہُت مختصر یعنی فَقَط ایک بالِشت مُکَعَّب (یعنی ایک بالِشت چورس، چوکور) ہی تو ہے پھر وہ تجھے دوزخ میں کیوں لے جائے؟ کسی دانا سے پوچھا گیا، آپ کا مال کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا، ظاہر میں اچھی حالت میں رَہنا، باطِن میں میانہ روی اختیار کرنا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اُس سے مایوس ہونا۔ (اِحیاءُ عُلُوم الدین ج۳ ص۲۹۸ دارصادر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صرف قَبر کی مِٹّی ہی سے پیٹ بھرے گا

حضرتِ سیِّدُنا ابوموسیٰ اَشعَری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، سورۂ براءَت جیسی ایک سورت نازِل ہوئی پھر اُسے اٹھالیا گیا، لیکن اُس میں سے یہ آیت لوگوں کو یاد ہے" بے شک اللہ تعالٰی اِس دین کی ایسے لوگوں کے ذَرِیعے مدد فرماتا ہے جن کے کوئی اَخلاق نہیں ہیں (مجمع الزوائد ج۵ ص۵۴۹ الحدیث ۹۵۲۶ دارالفکر بیروت) سرکارِ مدینۂ منورہ سردارِ مکۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے، اگر انسان کے لئے مال کی دو وادِیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی تمنّا کرے گا اور انسان کے پیٹ کو تو صِرف مٹّی ہی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالٰی اُس کی توبہ قَبول فرماتا ہے۔" (صحیح مسلم ص۵۲۲ الحدیث ۱۰۵۰ دارابن حزم بیروت)

سیٹھ جی کو فِکر تھی اِک اِک کے دس دس کیجئے
موت آ پہنچی کہ مسٹر جان واپَس کیجئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علیٰ محمَّد

﴿۷۹﴾ سو روٹیاں

حافِظُ الحدیث حضرتِ سیِّدُنا حَجّاج بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی جب تحصیلِ علمِ دین کیلئے سفر پر روانہ ہوئے تو والِدہ محترمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا نے سو عدد کُلچے (یعنی خمیری روٹیاں) ایک مٹّی کے گھڑے میں بھر کر ساتھ کردیئے۔ آپ عظیم مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا شبابہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر علمِ حدیث پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ روٹیاں تو امّی جان نے عنایت کر ہی دی تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے سالن کا خود ہی بندوبست کیا اور وہ سالن بھی ایسا جو صدہا برس گزر جانے کے بعد بھی سدا تازہ ہی تازہ اور بَرَکت ایسی کہ کبھی اس میں کوئی کمی ہی نہ ہوئی۔ وہ انوکھا سالن کون سا؟

دریائے دِجلہ کا پانی۔ روزانہ ایک کلچہ دریائے دِجلہ کے پانی میں بھگو کر تناوُل فرمالیتے اور دن رات خوب جاں فشانی کے ساتھ سبق پڑھتے رہتے۔ جب وہ سو کلچے ختم ہو گئے تو مجبوراً استاذِ محترم سے رخصت لینی پڑی۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۳ ص ۱۰۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے دور میں ہمارے عُلَمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ نے علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے کیسی کیسی قُربانیاں دی ہیں۔ آہ! ایک آج کا دَور ہے کہ قِیام وطعام کی سَہولتوں سَمیت علمِ دین پڑھایا جاتا ہے پھر بھی لوگ پڑھنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ علمِ دین حاصِل کرنے میں یقیناً دونوں جہاں کی بہتریاں ہیں۔ بالفرض کسی مدرَسے یا جامعہ میں مُستقِل داخِلہ لینے کی ترکیب نہیں بن پاتی تو دعوتِ اسلامی کی کسی مَدَنی تربیّت گاہ میں کم از کم 63 دن کا مَدَنی تربیّتی کورس ہی کر لیجئے۔ مَدَنی تربیّتی کورس کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں چُنانچہ

﴿۸۰﴾ اِلَرجی کا مرض ٹھیک ہوگیا

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، ''مجھے اِلَرجی کی بیماری تھی دھوپ اور سردی میں کافی تکلیف ہوتی نیز جب بارِش ہوتی اُس وَقت میں شدّتِ درد سے ماہیِ بے آب (یعنی بے پانی کی مچھلی) کی طرح تڑپتا۔ مجھے ایک عاشقِ رسول نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَہ کر تربیّتی کورس کرنے کا مشورہ دیا۔ لِھٰذا عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں 19 نومبر 2004 کو شُروع ہونے والے 63 روزہ تربیّتی کورس میں داخِلہ لے لیا۔ میں حیران ہوں کہ کئی ڈاکٹروں سے علاج کروانے اور خوب رقم خرچ کرنے کے باوُجُود اِلَرجی کی جو موذی بیماری عرصۂ دراز سے ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھی وہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہ کر 63 دن کا تربیّتی کورس کرنے کی بَرَکت سے جاتی رہی۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم، دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ مِری جھولی بھر دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تربِیَّتی کورس کیا ہے؟

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صُحبتوں سے مالا مال 63 روزہ تربیّتی کورس آخرت کیلئے اِس قدر نَفع بخش ہے کہ اس میں جو کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اُس کی تفصیلات معلوم ہو جانے کے بعد شاید دین کا دَرد رکھنے والا ہر مسلمان یہ حسرت کرے گا کہ کاش! مجھے بھی 63 روزہ تربیّتی کورس کرنے کی سعادت حاصِل ہو جائے! اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بابُ المدینہ کے علاوہ دیگر شہروں میں بھی تربیّتی کورس کا سلسلہ کیا جاتا ہے۔ اِس میں بعض وہ عُلوم حاصِل ہوتے ہیں جن کا سیکھنا ہر عاقِل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ علمِ دین حاصِل کرنے کے بے شُمار فضائل ہیں، چُنانچہ سُرورِ قلبِ محزون عالمِ ماکانَ وَمَا یکُون

صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، ''جس نے (دین کا) علم حاصل کیا تو یہ اُس کے سابِقہ گناہوں کا کفارہ ہوگیا۔ (جامِع ترمذی ج ۴ ص ۲۹۵ الحدیث ۲۶۵۷ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تربیّتی کورس میں وُضو و غُسل کے علاوہ نَماز کا عملی طریقہ سکھایا جاتا، غسلِ میّت، تجہیز و تکفین، نَمازِ جنازہ و نَمازِ عید کی تربیّت ہوتی ہے۔ رَحمانی قاعِدہ کے ذَرِیعے دُرُست مخارِج کے ساتھ قرانی حُروف کی ادائیگی کی تعلیم دی جاتی اور قرانِ کریم کی آخری 20 سورَتیں زَبانی حفظ اور سورۃُ الملک کی مَشق کروائی جاتی ہے۔ اور قرانِ کریم سیکھنے کے فضائل کے تو کیا کہنے! چُنانچِہ

بچے کو ناظِرہ قران پڑھانے کی فضلیت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، صاحِبِ قران، محبوبِ رَحمٰن عَزَّ وَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قُرانِ کریم سکھائے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مجمع الزّوائد ج ۷ ص ۳۴۴ الحدیث ۱۱۲۷۱ دارالفکر بیروت) شَہَنشاہِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ باقرینہ ہے، جو شخص جوانی میں قران سیکھے، قران اُس کے گوشت اور خون میں پیوست ہوجاتا ہے اور جو اسے بُڑھاپے میں سیکھے اور اسے قران بار بار بھول جاتا ہو اور اس کے باوُجُود وہ اسے نہ چھوڑتا ہو تو اس کیلئے دو اجر ہیں۔

(کنزُ العمال ج ۱ ص ۲۶۷ الحدیث ۲۳۷۸ دارالفکر العلمیۃ بیروت)

تربیّتی کورس میں اَخلاقی تربیّت

تربیّتی کورس میں اَخلاقی تربیّت کے حوالے سے ان موضوعات پر خاص توجُّہ دی جاتی ہے: ﴿۱﴾ سچائی ﴿۲﴾ نرمی ﴿۳﴾ صبر ﴿۴﴾ عاجزی ﴿۵﴾ عَفو و دَرگُزر ﴿۶﴾ اندازِ گفتگو ﴿۷﴾ غیبت کی تباہ کاریاں اور ﴿۸﴾ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کا طریقہ وغیرہ۔ مَدَنی قافِلہ کے جَدوَل پر عمل کرواتے ہوئے مَدَنی قافِلہ تیار کرنے کا طریقہ، درس، بیان، علاقائی دَورہ برائے نیکی کی دعوت نیز بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کی جان ''اِنفرادی کوشش'' کا انداز، مَدَنی اِنعامات کا عملی طریقہ تعلیم دیا جاتا ہے۔ تربیّتی کورس کے دوران وقفہ وقفہ سے تین بار تین تین دن کے اور اِختتام سے قبل 12 دن کے عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی سعادت بھی ملتی ہے۔ 12 دن کے مَدَنی قافلے سے واپسی کے بعد ایک دن امتحان کی تیاری، دوسرے دن امتحان اور تیسرے دن الوَداعی دُعا اور صلوٰۃ و سلام پر 63 دن کے تربیّتی کورس کا اِختتام ہوجاتا ہے۔ تربیّتی کورس کی جو کیفیّت بیان کی اِس کے عِلاوہ بھی بَہُت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اور اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی صُحبت کی نِعمت مُیَسَّر آتی ہے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تربیّتی کورس کی بَرَکت سے کئی بگڑے ہوئے افراد نَمازی اور اچھے مسلمان بن کر رُخصت ہوتے اور معاشَرہ میں عزّت کا مقام پاتے ہیں۔ لہٰذا جس کو موقع ملے اُسے ضَرور تربیّتی کورس کے ذَرِیعے علمِ دین حاصِل کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے نبی مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے، بروزِ قیامت سب سے زِیادہ حسرت اُس کو ہوگی جس کو دنیا

میں (دینی) علم حاصِل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصِل نہ کیا اور اُس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصِل کیا اور اِس سے سن کر دوسروں نے تو نَفع اُٹھایا مگر خود اِس نے (اپنے علم پر عمل کرتے ہوئے) نفع نہ اُٹھایا۔ (الجامع الصغیر ص ۶۹ الحدیث ۱۰۵۸) جو مکمّل 63 دن نہیں دے سکتے وہ مَدَنی مرکز سے رُجوع کریں تو اُن کی کم دنوں کیلئے بھی ترکیب بن سکتی ہے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸۱﴾ ایک کے بدلے دس

اپنے دَور کے ابدال، حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر بن خطّاب علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الوَہّاب فرماتے ہیں، میرے دروازے پر ایک سائل نے صدا لگائی، میں نے زوجہ محترمہ (مُ۔حْ۔تَ۔رَ۔مَہ) سے پوچھا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ جواب ملا، چار انڈے ہیں۔ میں نے کہا، منگتا کو دیدو۔ اُنہوں نے تعمیل کی۔ سائل انڈے پا کر چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ میرے پاس ایک دوست نے انڈوں سے بھری ہوئی ٹوکری بھیجی۔ میں نے گھر میں پوچھا، اِس میں کُل کتنے انڈے ہیں؟ اُنہوں نے کہا، تیس۔ میں نے کہا، تم نے تو فقیر کو چار انڈے دیئے تھے یہ 30 کِس حساب سے آئے! کہنے لگیں، تیس انڈے سالم ہیں اور دس ٹوٹے ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ علّامہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، بعض حضرات اِس حکایت کے مُتَعَلِّق یہ بیان کرتے ہیں کہ سائل کو جو انڈے دیئے گئے تھے ان میں تین سالم اور ایک ٹوٹا ہوا تھا۔ ربّ تعالیٰ نے ہر ایک کے بدلے دس دس عطا فرمائے۔ سالم کے عِوض سالم، اور ٹوٹے ہوئے کے بدلے ٹوٹا ہوا۔ (روض الرِّیاحین ص ۱۵۱ المیمنۃ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے قُربان! وہ مسلمانوں کو آخِرت میں تو اَجر دیتا ہی ہے کبھی دُنیا میں بھی عنایت فرماتا اور بعض اوقات کسی کو کھلی آنکھوں سے دکھاتا اور یوں اُس کا حوصلہ بڑھاتا ہے۔ جیسا کہ ابھی حکایت میں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ہاتھوں ہاتھ ایک کے دس گنا انڈے مل گئے۔ اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ ۸ سورۃُ الانعام کی آیت نمبر ۱۶۰ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

مَنۡ جَآءَ بِالۡحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشۡرُ اَمۡثَالِهَا ۚ (پ ۸ الانعام ۱۶۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔

اس آیت مبارَکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی فرماتے ہیں، یعنی ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزا اور یہ بھی حَدّ و نہایت کے طریقہ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے اصل یہ ہے کہ نیکیوں کا ثواب محض

فضل پر ہے۔ (خزائنُ العِرفان ص ۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸۲﴾ اِحسان کا بدلہ

حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبکر شِبلی علیہِ رحمۃ اللہ الولی ایک روز اپنے چالیس مُریدوں کے قافِلے کے ہمراہ شہرِ بغداد سے باہَر تشریف لے گئے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے رِزْق کا کفیل ہے، پھر آپ نے پارہ ۲۸ سورۃُ الطلاق کی تیسری آیتِ کریمہ تِلاوت فرمائی:۔

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ تا.. فَھُوَ حَسْبُہٗ (پ ۲۸ الطلاق ۳)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لئے نَجات کی راہ نکالدیگا اور اسے وہاں سے روزی دیگا جہاں اس کا گمان نہ ہو اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔

یہ فرمانے کے بعد مُریدوں کو وَہیں چھوڑ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہیں تشریف لے گئے۔ تمام مُریدین تین روز تک وَہیں بھوکے پڑے رہے۔ چوتھے دن حضرتِ سیِّدُ نا شیخ ابوبکر شِبلی علیہِ رحمۃ اللہ الولی واپَس تشریف لائے اور فرمایا، اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے رِزق تلاش کرنے کی اجازت دی ہے۔ چُنانچِہ پارہ ۲۹ سورۃُ المُلک کی آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

ھُوَ الَّذِی جَعَلَ...تا مِنۡ رِّزۡقِہٖ ط (پ ۲۹ الملک ۱۵)	ترجَمۂ کنزالایمان: وُہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین رام کردی تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی روزی میں سے کھاؤ۔

اِس لئے تم اپنے میں سے کسی کو بھیج دو، اُمّید ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ کھانا لے کر آئے گا۔ مُریدوں نے ایک غریب شخص کو بغداد شہر میں بھیجا، گلی گلی پھرتا رہا، مگر روزی ملنے کی کوئی راہ پیدا نہ ہوئی، تھک ہار کر ایک جگہ بیٹھ گیا، قریب ہی ایک نصرانی طبیب کا مَطب تھا، وہ طبیب بڑا ماہر نَبّاض تھا، صِرف نَبض دیکھ کر مریض کا حال خود ہی بتا دیتا تھا۔ سب چلے گئے تو اُس نے اِس دَرویش کو بھی مریض سمجھ کر بلایا اور نَبض دیکھی پھر روٹیاں سالن اور حلوہ منگوایا اور پیش کرتے ہوئے کہا، تمہارے مرض کی یہی دوائیں ہیں۔ دَرویش نے طبیب سے کہا، اِسی طرح کے **40** مریض اور بھی ہیں۔ طبیب نے غلاموں کے ذَریعہ چالیس اَفراد کے لئے ایسا ہی کھانا منگوا کر دَرویش کے ہمراہ روانہ کردیا اور خود بھی چُھپ کر پیچھے پیچھے چل دیا۔ کھانا

جب سیِّدُنا شیخ ابوبکر شبلیعلیہ رحمۃ اللہ الولی کی خدمت میں حاضِر کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کھانے کو ہاتھ نہیں لگایا اور فرمایا، دَرویشو! اِس کھانے میں تو عجیب راز مُضمِر ہے۔ کھانا لانے والے دَرویش نے سارا واقِعہ سُنایا۔ شیخ نے فرمایا، ایک نصرانی نے ہمارے ساتھ اِس قَدَر حُسنِ سُلوک کیا ہے، کیا ہم اس کا کوئی بدلہ دیئے بِغیر یوں ہی کھانا کھالیں؟ مُریدوں نے عرض کی، عالیجاہ! ہم غریب لوگ اس کو کیا دے سکتے ہیں! حضرت سیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے فرمایا، کھانے سے پہلے اس کے حق میں دُعاء تو کرسکتے ہیں! چُنانچِہ دُعا کی گئی۔ ہاتھوں ہاتھ دُعا کی بَرَکت کا ظُہُور رہوا اور وہ یوں کہ نصرانی طبیب جو کہ ساری باتیں چُھپ کر سُن رہا تھا اُس کے دل میں مَدَنی انقِلاب برپا ہوگیا! اس نے فوراً اپنے آپ کو سیِّدُنا شیخ شِبلی علیہ رحمۃ اللہ الولی کی بارگاہ میں پیش کردیا اور توبہ کرکے کلمۂ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگیا اور شیخ کے مُریدوں میں شامل ہو کر بُلند دَرَجہ پایا۔ (روض الرَّیاحین ص ۱۸۱ المیمنیۃ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ولی کی خدمت رنگ لاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا نیکی کی دعوت کا انداز کس قَدَر رِزالا ہوتا ہے! ان کی خدمت کرنے والا کبھی خالی نہیں لوٹتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کوئی حُسنِ سُلوک کرے تو اُس کو دعاؤں سے نوازنا چاہئے۔ نیز اگر کوئی کافِر بھی اِحسان کردے تو اُس کے حق میں دُعائے ہِدایت کرنی چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوبکر شِبلیعلیہ رحمۃ اللہ الولی اور آپ کے مُرِیدین کی دُعائے ہِدایت رنگ لائی اور اَلحمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ان کی خدمت کر والا نصرانی طبیب ایمان کی دولت سے مالا مال ہوگیا۔

دعائے ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

ایک لقمے کے سبب تین افراد جنّتی

اُس نصرانی طبیب نے مسکین سمجھ کر کھانا پیش کیا اور نعمتِ ایمان سے سرفراز ہوا، تو اگر کوئی مسلمان بھی مسکین کو کھانا کھلائے تو وہ بھی جنّت کا حقدار قرار پائے۔ چُنانچِہ سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے، ایک لقمہ روٹی اور ایک مُٹھی خُرما (یعنی کھجور، چھوہارا) اور اس کی مِثل کوئی اور چیز جس سے مسکین کو نَفع پہنچے ان کی وجہ سے اللہ تعالٰی تین شخصوں کو جنّت میں داخل فرماتا ہے، ایک صاحِبِ خانہ جس نے حُکم دیا، دوسری زَوجہ کہ اُسے تیار کرتی ہے، تیسرے خادِم جو مسکین کو دے آتا ہے پھر حُضُورِ سراپا نور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، حمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمارے خادِموں کو بھی نہ چھوڑا۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ج۴ ص۱۸۹ الحدیث ۵۳۰۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

دوسروں کو کھانا کھلانے کے فضائل پر مبنی مزید 5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ ہوں:

﴿۱﴾ تم میں سے بہتر وہ ہے جو کھانا کھلاتا ہے۔ (مسند امام احمد ج۹ ص۲۴۱ الحدیث ۲۳۹۸۴ دار الفکر بیروت)

﴿۲﴾ مغفِرت کو واجِب کرنے والے اُمور میں سے کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا ہے (مکارم الاخلاق للطبرانی ص۳۷۱ الحدیث ۱۵۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿۳﴾ جب تک بندے کا دسترخوان بچھا رہتا ہے، فِرِشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں (شعب الایمان ج۷ ص۱۹۹ الحدیث ۹۶۲۶ دار الکتب العلمیہ بیروت)

﴿۴﴾ جو اپنے اسلامی بھائی کی بھوک کو مٹانے کا اہتمام کرے اور اسے کھانا کھلائے یہاں تک کہ وہ سیر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفِرت فرمادے گا (مجمع الزوائد ج۳ ص۳۱۹ الحدیث ۴۷۱۹ دار الفکر بیروت)

﴿۵﴾ جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے سایۂ عرش تلے جگہ عطا فرمائے گا۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی ص۳۷۳ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قران وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں کھانے اور کھلانے کی سنّتیں سیکھنے کا جذبہ ملتا اور خوب علمِ دین حاصِل ہوتا ہے نیز عاشِقانِ رسول کی بَرَکتوں سے بارہا کفار مشرّف بہ اسلام ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ایک ایمان افروز واقِعہ مُلاحظہ ہو۔

﴿۸۳﴾ مَدنی قافلہ کا انوکھا مُسافر

باندرہ بمبئی (الھند) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اِس طرح بیان ہے، ”میں نے راہ چلتے ہوئے لبِ سڑک کچھ لوگوں کو اِکٹھا کھڑا دیکھا، قریب گیا تو کوئی نوجوان ایک کتاب سے جس پر جلی حُروف میں فیضانِ سنّت لکھا ہوا تھا پڑھ پڑھ کر کچھ سُنا رہا تھا، میں بھی کھڑا ہو گیا، مجھے اُس کی باتیں بَہُت بھلی معلوم ہوئیں۔ اِختِتام پر ان لوگوں میں سے ایک نے خود آگے بڑھ کر مجھ سے اِنتِہائی مَحَبَّت سے ملاقات کی اور اِنفرادی کوشِش کرکے مِنَّتیں کرتے ہوئے مجھے تین دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کی دعوت دی، دَرس کے اَلفاظ ابھی تک میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے، چنانچہ میں نے بے اختیار ”ہاں“ کر دی اور سچ مچ دعوتِ اسلامی کے عاشِقانِ رسول صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تین دن کیلئے مَدَنی قافِلے کا مسافر بن گیا۔ مَدَنی قافلے میں مجھے وہ کیف وسُرور حاصِل ہوا کہ بیان سے باہَر ہے۔ آخِرِ کار ہمّت کر کے ایک مُبَلِّغ کے آگے میں نے اپنا راز فاش کر ہی دیا کہ میں غیر مسلم ہوں، اب تک کُفر کی تاریکیوں میں بھٹکتا رہا ہوں، آپ لوگوں کے دَرس، اِنفرادی کوشِش اور مَدَنی قافِلہ میں حُسنِ اَخلاق کے بھرپور مُظاہَرے نے پر میرا دل مَوہ لیا ہے، مہربانی کر کے مجھے مسلمان کر کے اپنا بنا لیجئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میں توبہ کر کے کلِمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ یہ دسمبر 2004ء کا واقِعہ ہے مُشرّف بہ اسلام ہوئے اور یہ بتاتے وقت یعنی مارچ 2005ء میں مجھے صِرف چار ماہ ہوئے ہیں، میں نے داڑھی

بڑھانی شُروع کردی ہے، سر پر دن بھر ہرے عمامے کا تاج سجائے رکھنے کا معمول بنالیا ہے اور اِس وقت دعوتِ اسلامی والے عاشِقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کیساتھ سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے میں 63 دن کیلئے مسافِر ہوں۔

آؤ اے عاشقیں، مِل کے تبلیغ دیں　کافروں کو کریں، قافِلے میں چلو

سنّتیں عام ہوں، عام نیک کام ہوں　سب کریں کوششیں، قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸۴﴾ بغداد کا تاجِر

بغدادشریف کا ایک تاجر اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالیٰ سے بَہُت بُغض رکھتا تھا۔ ایک روز حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی کو نَمازِ جُمعہ پڑھ کر فوراً مسجِد سے باہَر نکلتے دیکھ کر دل میں کہنے لگا کہ دیکھو تو سہی! یہ ولی بنا پھرتا ہے! حالانکہ مسجِد میں اس کا دل نہیں لگتا جبھی تو نَماز پڑھتے ہی فوراً باہَر نکل گیا ہے۔ وہ تاجِر یہی کچھ سوچتا اور کہتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلنے لگا ۔حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی نے ایک نانبائی کی دکان سے روٹی خریدی اور شہر سے باہَر کی جانِب چل پڑے۔ تاجِر کو یہ دیکھ کر اور بھی غصّہ آیا اور بولا، یہ شخص محض روٹی کے لئے مسجِد سے جلدی نکل آیا ہے اور اب شہر کے باہَر کسی سبزہ زار میں بیٹھ کر کھائے گا۔ تاجِر نے تعاقُب جاری رکھتے ہوئے یہ ذِہن بنایا کہ جوں ہی بیٹھ کر یہ روٹی کھانے لگے گا، میں پوچھوں گا کہ کیا ولی ایسے ہی ہوتے ہیں جو روٹی کی خاطر مسجِد سے فوراً نکل آئیں! چُنانچہ تاجِر پیچھے پیچھے ہولیا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی کسی گاؤں میں داخِل ہوکر ایک مسجِد میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بیمار آدمی لیٹا ہوا تھا، حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی نے اُس بیمار کے سِرہانے بیٹھ کر اُسے اپنے مبارَک ہاتھ سے روٹی کھلائی ۔تاجِر یہ مُعامَلہ دیکھ کر حیران ہوا۔ پھر گاؤں دیکھنے کے لئے باہَر نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب دوبارہ مسجِد میں آیا تو دیکھا کہ مریض وَہیں لیٹا ہے مگر حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی وہاں موجود نہیں۔ اس نے مریض سے پوچھا کہ کہاں گئے؟ اُس نے بتایا کہ وہ تو بغداد شریف تشریف لے گئے۔ تاجِر نے پوچھا، بغداد یہاں سے کتنی دُور ہے؟ وہ بولا، چالیس میل۔ تاجِر سوچنے لگا کہ میں تو بڑی مشکِل میں پھنس گیا کہ ان کے پیچھے اتنی دور نکل آیا اور تعجُّب ہے کہ آتے ہوئے کچھ پتا ہی نہیں چلا مگر اب کس طرح واپَسی ہوگی؟ پھر اس نے پوچھا کہ اب دوبارہ وہ یہاں کب آئیں گے؟ بولا، اگلے جُمعہ کو۔ ناچار تاجِر وَہیں رُکا رہا جب جُمعہ آیا تو حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی اپنے وقت پر تشریف لائے اور مریض کو روٹی کھلائی۔ آپ رحمۃ تعالیٰ علیہ نے اُس تاجر سے فرمایا، آپ کیوں میرے پیچھے آئے تھے؟ تاجِر نے عاجِزی کے ساتھ عرض کی، حُضُور میری غَلَطی تھی! فرمایا، اُٹھئے اور میرے پیچھے پیچھے چلے آیئے۔ چُنانچہ وہ حضرت کے پیچھے پیچھے چلنے لگا اور تھوڑی ہی دیر میں بغداد شریف پہنچ گئے۔ حضرتِ سیِّدُ نا بِشرِ حافی علیہ رحمۃ الکافی کی زندہ کرامت دیکھ کر بغداد کے تاجِر نے اولیاء کرام کے بُغض سے توبہ کی اور آئندہ ان پاک لوگوں کا دل سے مُعتَقِد ہوگیا (روض الریاحین ص ۱۱۸ المیمنیۃ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

خبیث گمان خبیث دل سے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کے بارے میں بدگمانی حرام ہے۔ سرکارِ اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقل فرماتے ہیں، ''خبیث گمان خبیث دل ہی سے پیدا ہوتا ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) خُصُوصاً اللہ والوں کو کبھی بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ان پاک لوگوں کی اداؤں میں لِلّٰہیّت وخُلوص اور ان کے دلوں میں مخلوقِ خدا کا درد ہوتا ہے اور یہ پاک لوگ دِنوں کا پل بھر میں طے کر لیتے ہیں۔ بعض اوقات بدگمانی کی سزا دُنیا میں ہاتھوں ہاتھ بھی ملتی ہے چُنانچہ

﴿۸۵﴾ بدگمانی کی سزا

ایک بار کڑکڑاتی سردی میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحُسین نُوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خادِمہ زَیتُونہ دُودھ روٹی لے کر حاضِر ہوئی۔ اُس وَقت ہاتھ سینکنے کیلئے پاس ہی کوئلے رکھے ہوئے تھے جنہیں آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اُلٹ پلٹ رہے تھے، کوئلے کی سیاہی ہاتھ میں لگی ہوئی تھی اور آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے کھانا شروع کر دیا دریں اَثنا کوئلوں میں آگ بھڑک اُٹھی، دُودھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہاتھ پر بہنے لگا۔ اُس نے جی میں خیال کیا، یہ کیسے وَلی ہیں کہ ان میں صَفائی نہیں! پھر کسی کام سے حضرت کے گھر سے جب وہ نکلی تو یکا یک ایک عورت اُس سے لِپٹ گئی اور کہنے لگی، تُو نے ہی میرے کپڑوں کی گٹھڑی چُرائی ہے اور اسے کوتوال کے پاس گھسیٹ کر لے گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ نوری رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اِطّلاع ہوئی تو کوتوالی میں سِفارش کیلئے تشریف لے گئے۔ کوتوال نے کہا، میں اِسے کیسے چھوڑوں اِس پر چوری کا الزام ہے! اِتنے میں ایک کنیز وُہی کپڑوں کی گٹھڑی لے کر آئی اور حضرت نے کپڑے اُس کی مالِکہ کے حوالے کر کے زَیتونہ سے فرمایا، آیندہ بدگمانی کرو گی کہ ولیُّ اللہ کیسے ناصاف ہوتے ہیں! زَیتونہ نے کہا، مجھے بدگمانی کی سزا مل گئی ہے آیندہ کیلئے میں توبہ کرتی ہوں۔ (رَوضُ الرِّیاحِین ص ۱۳۶ المیمنیہ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

بدگمانی حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بدگمانی کی ہاتھوں ہاتھ سزا مل گئی اگر دنیا میں سزا نہ بھی ملے تب بھی ہمیں اللہ عزوجل کا خوف کرنا چاہئے کہ مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نَقل فرماتے ہیں، ''خبیث گمان خبیث دل میں ہی پیدا ہوتی ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

پارہ ۱۵ سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۳۶ میں اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کا فرمانِ عبرت نشان ہے،

وَ لَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا (پ ۱۵ بنی اسرائیل ۳۶)	ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

پارہ ۲۶ سورۃُ الحُجُرات میں اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ (پ ۲۶ الحجرات ۱۲)	ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

ایک موقع پر سرکارِنامدار، باِذنِ پروَردگار دوعالَم کے مالِک ومُختار، شَہَنشاہِ اَبرار عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی بات پر ارشادفرمایا، کیا تُو نے اُس کے دل کو چیر کر دیکھا کہ تجھے علم ہو جاتا۔" (ابو داؤد ج۳ ص۱۶۳ الحدیث ۲۶۴۳) مزید فرماتے ہیں، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بدگمانی سے بچو کیوں کہ گمان کرنا سب سے جھوٹی بات ہے۔ (صحیح البخاری ج ۳ ص ۴۴۶ الحدیث ۵۱۴۳)

﴿۸۶﴾ رونے والے کو دیکھ کر تم بھی رو پڑو

حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جب کسی کو روتا دیکھو تو اُس کے ساتھ تم بھی رونے لگ جاؤ، بدگمانی مت کرو کہ یہ ریاکاری کررہا ہے۔ ایک مرتبہ ایک رونے والے مسلمان کے بارے میں میں نے بدگمانی کرلی تھی تو اِس کی سزا میں سال بھر تک میں رونے سے محروم رہا۔ (تنبیہُ المغترین اردو ص ۲۰۰ باب: رقتِ قلبی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰهُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۸۷﴾ 9 کافروں کا قبولِ اسلام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں کی بھی خوب بہاریں ہیں۔ ان کی بَرَکت سے جہاں بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح کا سامان ہوتا ہے بَسا اوقات وہاں کُفّار کو بھی اسلام قبول کرنے کی سعادتیں نصیب ہو جاتی ہیں، چُنانچِہ ایک مُبلِّغ کا بیان ہے کہ میں نے تقریباً 5 سال قبل اپنے کالج کے کلاس فیلو ایک کافر اسٹوڈنٹ اور اس کے دوستوں کو مکتبۃُ المدینہ سے یاسین شریف بمع ترجَمۂ کنزالایمان کی کیسیٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی چند کیسیٹیں نیز چند رسالے وغیرہ تحفے میں دیئے تھے۔ 5 جنوری 2006ء میں سنّتوں کی

تربیّت کے عاشِقانِ رسول کے ایک مَدَنی قافلے میں مجھے سکرنڈ (بابُ الاسلام سندھ) کے سفر کی سعادت حاصِل ہوئی۔ وہاں اُسی کافر کلاس فیلو سے ملاقات ہوگئی۔ اس کا پورا گروپ ساتھ تھا اور یہ کُل 15 افراد تھے۔ میں نے اُس سے کیسیٹوں کے بارے میں دریافت کیا، اُس نے بتایا کہ یاسین شریف کی تلاوت اور ترجَمہ سُن کر مجھے اتنا سکون ملا کہ اس سے پہلے کبھی زندگی میں نہ ملا تھا۔ اس کے بعد سے ہر رَمضانُ المبارَک میں مسجِد کے باہر بیٹھ کر اسپیکر سے تراویح میں ہونے والی تلاوت سننے کا معمول ہے۔ نیز میں نے بیانات کی کیسیٹیں سُنیں اور رسائل پڑھے اس سے میرے دل پر بڑا گہرا اثر ہوا۔ مُبلِّغ کا کہنا ہے میں نے اُس کو اسلام کی دعوت پیش کی، وہ اسلام سے مُتأثّر ہو چکا تھا مگر مسلمان ہونے کیلئے تیّار نہیں تھا۔ میں بہُت دیر تک اُس پر اور اُس کے دوستوں پر انفرادی کوشِش کرتا رہا، آخِر کار کامیابی ہو ہی گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہاتھوں ہاتھ 9 کُفّار مشرَّف بہ اسلام ہوگئے اور باقیوں نے کہا ہم غور کریں گے۔

آؤ عُلمائے دیں، بہرِ تبلیغِ دیں مل کے سارے چلیں قافِلے میں چلو
دور تاریکیاں کُفر کی ہوں میاں آؤ کوشش کریں قافِلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸۸﴾ ثرید اور لذیذ گوشت

حضرتِ سیِّدُنا شیخ علّامہ یافِعی یمنی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، دورانِ سفر ایک روز ہمارا قافِلہ کسی گاؤں میں پہنچا، ایک شخص گاؤں والوں سے مانگ کر ایک دیگچی لایا اور اس میں حلوہ پکایا اور سب نے مل کر کھایا۔ قافِلے کا ایک آدمی غیر موجود ہونے کی سبب نہ کھا پایا۔ اُس کے پاس تھوڑا سا آٹا تھا، آٹا لے کر وہ پورے گاؤں میں پھرا مگر پکانے والا کوئی نہ ملا، اِسی دَوران راستے میں اسے ایک نابینا ضعیف مِلا، اُس نے بہ نیّتِ ثواب وہ آٹا اُسے دیدیا (اس حالت کو لُطفِ خفی پر محمول کرنا چاہئے کہ گویا حکمتِ الٰہی نے اسے زَبانِ حال سے مخاطب کیا کہ یہ آٹا اُس مردِ ضعیف کا رِزق ہے۔ جبکہ تیرا رِزق ہم اپنے خوانِ کرم سے دیں گے) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے قربان! کچھ ہی دیر بعد ایک شخص آیا اور اُس نے تمام قافِلے والوں میں سے صرف اُسی آدمی کو بلایا اور اپنے گھر لے جا کر ثرید اور لذیذ گوشت کھلایا۔ (مُلَخَّصاً رُوضُ الرِّیاحین ص۱۵۳ المیمنیہ مصر)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ معلوم ہوا راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں کھانا کھلانا کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتا بسا اوقات دُنیا میں بھی ہاتھوں ہاتھ اَجر مل جاتا ہے اور آخِرت کے ثواب کا اِستِحقاق بھی باقی رَہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿۸۹﴾ گوشت اور حلوا

ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، میں نے ایک مسجد میں دیکھا کہ وہاں ایک مالدار تاجر بیٹھا ہے اور قریب ہی ایک فقیر ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگ رہا ہے، الٰہی! گوشت اور حَلوا کِھلا دے! اُس تاجر نے سُنا تو کہنے لگا، ''یہ فقیر دَر اصل مجھے سُنا رہا ہے، خدا کی قسم! اگر مجھ سے مانگ لیتا تو میں اسے کِھلا دیتا مگر اب نہیں کِھلاؤں گا۔'' تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر سو گیا۔ اتنے میں کوئی شخص ایک ڈھکا ہوا طباق لے کر آیا اور ہم سب کی طرف نظر دوڑانے کے بعد اُس سوئے ہوئے فقیر کو دیکھ کر طبَاق نیچے رکھ کر اُس کے پاس بیٹھ گیا اور اسے جگا کر بصَد عاجِزی عرض کرنے لگا، گوشت اور حلوا حاضِر ہے تناوُل فرمالیجئے! فقیر نے اُس میں سے کچھ کھا کر طبَاق واپَس کر دیا۔ اس تاجر نے متَعَجِّب ہو کر کھانا لانے والے سے پوچھا، یہ کیا قصہ ہے؟ وہ بولا، میں ایک مزدور ہوں، ایک عرصے سے گھر والوں کے گوشت اور حلوا کھانے کے ارمان تھے مگر غربت کی وجہ سے نہیں کھا پاتے تھے۔ آج بڑے دنوں کے بعد مزدوری میں ایک مثقال (یعنی ساڑھے چار ماشہ) سونا ملا اِس لئے گوشت اور حلوا تیّار کیا گیا، میں تھوڑی دیر کے لئے سو گیا، آنکھیں تو کیا سوئیں، سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لیکر جاگ اُٹھی! مجھے خواب میں جنابِ رسالتِ مآب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا جلوۂ زیبا نظر آ گیا، میں نظّارہ محبوب میں گم تھا کہ لبہائے مبارَکہ کو جُنبِش ہوئی، رَحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، ''تمہاری مسجد میں ایک ولی موجود ہے جو گوشت اور حلوا چاہتا ہے، تم یہ گوشت اور حلوا پہلے اِسے کِھلاؤ وہ اپنی خواہش کے مطابق کھا کر واپَس کر دیگا اور بَقِیّہ میں اللہ تعالٰی بَرَکت عطا فرمائے گا اِس کے عِوَض میں تمہیں جنّت میں لے چلوں گا۔'' چُنانچہ میں فوراً یہ کھانا لے کر یہاں حاضِر ہو گیا۔ یہ سُن کر تاجر کہنے لگا، اِس کھانے پر تمہارا کیا خرچ آیا ہے؟ کہا، ایک مثقال سونا۔ تاجر نے کہا، مجھ سے دس مِثقال سونا لے لو اور اپنے اس عمَلِ خیر سے مجھے ایک قیراط کا حصہ دار بنالو۔ وہ بولا، ہرگز نہیں۔ تاجر نے کہا، بیس مثقال سونا لے لو۔ وہ بولا، نہیں۔ تاجر نے کہا، پچاس مثقال سونا لے لو۔ اُس نے کہا، ساری دُنیا کے خزانے بھی دے دو تو رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم سے کئے ہوئے سَودے میں تمہیں شریک نہیں کروں گا، تمہاری قسمت میں یہ چیز ہوتی تو تم مجھ سے پہل کر سکتے تھے، لیکن اللہ تعالٰی اپنی رَحمت کے ساتھ خاص کرتا ہے جسے چاہے۔

(روض الریاحین ص ۱۵۳)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ وہ اپنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مرضی پر چلتے ہیں اور اللہعز وجل ان کی عرض پوری فرما دیتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی فانی دولت کے نشہ میں مست رہ کر اللہ ربّ العزّت کے نیک بندوں کو نظرِ حقارت سے دیکھنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل اور رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّو صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّمکے کرم سے محروم رہ جاتے ہیں۔ نیز یہ بھی جاننے کو ملا کہ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے دانائے غُیُوب (یعنی غیبوں پر خبردار) ہیں جبھی تو فقیر کو جان لیا اور اپنے ایک غلام کی

قسمت جگا کر اُسے جنّت کی بشارت سُنا کر خدمت کیلئے بھیج دیا۔

سرِ عرش پر ہے تِری گزر دلِ فرش پر ہے تِری نظر
مَلَکُوت ومُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بھی جاننے کو ملا کہ کسی مسلمان پر بدگمانی بسا اوقات دنیا میں بھی پشیمانی کا باعِث بنتی ہے اور شرعاً بھی مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام ہے۔

﴿۹۰﴾ معذور بچّہ چلنے پھرنے لگا!

ڈاکوؤں کی ایک جماعت لُوٹ مار کیلئے نکلی، دَرایں اَثناء رات ایک مسافر خانہ میں قیام کیا اور وہاں یہ ظاہر کیا کہ ہم لوگ راہِ خدا کے مسافر ہیں اور جہاد کیلئے نکلے ہیں۔ مسافر خانہ کا مالِک نیک آدمی تھا اُس نے رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ پانے کی نیّت سے ان کی خوب خدمت کی۔ صُبح وہ ڈاکو کسی طرف روانہ ہوگئے اور لوٹ مار کرکے شام کو واپَس وہیں آگئے۔ گزشتہ شب مسافِر خانہ والے کے جس لڑکے کو چلنے پھرنے سے معذور دیکھا تھا وہ آج بلا تکلُّف چل پھر رہا تھا! اُنہوں نے تعجُّب کے ساتھ مسافِر خانہ والے سے اِستِفسار کیا، کیا یہ وُہی کل والا معذور لڑکا نہیں؟ اُس نے بڑے اِحترام سے جوابدیا، جی ہاں، یہ وُہی ہے۔ پوچھا، یہ کیسے صحّت یاب ہوگیا؟ جوابدیا، یہ سب آپ جیسے راہِ خدا کے مسافِروں کی بَرَکت ہے، بات یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جو کھایا تھا اُس میں سے کچھ بچ رہا تھا، ہم نے آپ حضرات کا جُوٹھا کھانا بہ نیّتِ شِفا اپنے معذور بچّے کو کھلایا اور جھوٹے پانی سے اُس کے بدَن پر مالِش کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ جیسے نیک بندوں کے جھوٹے کھانے اور پانی کی بَرَکت سے ہمارے معذور بچّے کو شِفاء عطا فرمائی۔ جب ڈاکوؤں نے یہ سُنا تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، روتے ہوئے انہوں نے کہا، یہ سب آپ کے حُسنِ ظن کا نتیجہ ہے ورنہ ہم تو سخت گنہگار لوگ ہیں، سنو ہم راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے مسافِر نہیں ڈاکو ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اِس کرم نوازی نے ہمارے دلوں کی دنیا زیر و زبر کردی، ہم آپ کو گواہ رکھ کر توبہ کرتے ہیں۔ چُنانچہ تائب ہو کر ان لوگوں نے نیکی کا راستہ لیا اور مرتے دم تک توبہ پر ثابت قدم رہے (کتابُ القَلْیُوبی ص ۲۰ بابُ المدینہ کراچی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مسلمان کے جھوٹے میں شفاء ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کی کیسی بہاریں ہیں! یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان پر حُسنِ ظن کی بھی بَرَکتیں ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان کے جھوٹے میں شِفاء ہے۔ یہ بھی پتا چلا فیض پانے کیلئے اِعتِقاد پکّا ہونا چاہیے، ڈِھل مِل یقین (یعنی کچّے یقین) والا نہ ہو، مَثَلاً سوچتا ہو کہ فُلاں بُزُرگ سے یا فُلاں ولیُّ اللہ کے مزار پر

حاضِری دینے سے نہ جانے فائدہ ہوگا یا نہیں ہوگا وغیرہ۔ ایسا شخص فیض نہیں پا سکتا۔ نیز فیض ملنے میں وقت کی کوئی قید نہیں ہوگی اپنا اپنا ظرف ہوتا ہے کسی کو فوراً فیض مل جاتا ہے کسی کا برسوں تک کام نہیں ہوتا۔ کام ہو یا نہ ہو" یک در گیر و مُحکم گیر" یعنی ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی کے ساتھ پکڑ" کے مِصداق پڑے رَہنا چاہئے۔

کوئی آیا پا کے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا

مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۹۱﴾ مَفلوج کی ہاتھوں ہاتھ شِفا یابی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ صلوٰۃ وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رَمَضانُ المبارَک کے آخِری عشرہ میں مساجِد کے اندر اجتماعی اعتِکاف کا بھی سلسلہ ہوتا ہے جس میں مُعتَکِف کی سنّتوں بھری تربیَت کی جاتی ہے۔ مُعاشَرہ کے کئی بگڑے ہوئے اَفراد دَورانِ اعتِکاف گناہوں سے تائب ہو کر زندَگی کے نئے دَور کا آغاز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ربِّ کائنات عَزَّ وَجَلَّ کی عنایات سے ایمان افروز کرِشمات کا بھی ظُہُور ہوتا ہے چُنانچِہ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۵ھ کے اجتِماعی اعتِکاف میں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں جہاں کم و بیش **2000** مُعتَکِفین تھے، اُن میں ضِلع چکوال (پنجاب، پاکستان) کے **77** سالہ مُعمَّر بُزُرگ حافِظ محمد اشرف صاحِب بھی مُعتَکِف ہوگئے۔ قِبلہ حافِظ صاحِب کا ہاتھ اور زَبان مَفلوج تھے اور قوّتِ سَماعت بھی جواب دے چکی تھی۔ وہ بڑے خوش عقیدہ تھے۔ اُنہوں نے ایک بار اِفطار کے کھانے میں بقصدِ حُسنِ ظن ایک مُبلِّغ سے جُھوٹا کھانا لیکر کھایا، اُسی سے دَم بھی کروایا، بس اُن کے حسنِ ظن نے کام کر دکھایا، رَحمتِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ کو جوش آیا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کو شِفا یاب فرمایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اُن کا فالِج کا مرض جاتا رہا۔ انہوں نے ہزاروں اسلامی بھائیوں کی موجودگی میں فیضانِ مدینہ کے مَنچ پر چڑھ کر بقصدِ عقیدت اپنے رُوبصِحّت ہونے کی بِشارت سُنائی، یہ نویدِ جانفزا سُن کر فضاء" اللّٰہ اللّٰہ، اللّٰہ اللّٰہ" کی پُر کیف صداؤں سے گونج اُٹھی۔ اُن دنوں کئی مقامی اَخبارات نے اِس خبرِ فرحت اثر کو شائع کیا۔

دعوتِ اسلامی کی قَیُّوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم

اس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یااللہ مری جھولی بھر دے

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

سیِّد کو نوکر رکھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ عاشِقانِ رسول کی صُحبت بھی بابَرَکت اور اُن کا پَس خوردہ یعنی جھوٹا کھانا بھی باعِث شِفاء وصِحّت۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سیِّد زادوں کی عظمت

اور مسلمان کا جُھوٹا کھانے کی بَرَکت سے مُتَعلِّق فرماتے ہیں، ''سَیِّد زادے سے ذلیل خدمت لینا جائز نہیں اور ایسی خدمت پر اُس کو ملازِم رکھنا بھی ناجائز۔'' جس خدمت میں ذِلّت نہیں اُس پر مُلازِم رکھ سکتا ہے۔ سَیِّد زادے کو مارنے سے اُستاذ مُطْلَق اِحتِراز (یعنی مکمَّل پرہیز) کرے۔ باقی رہا مسلمان کا جُھوٹا، وہ کھانا کوئی ذِلّت نہیں۔ حدیثِ پاک میں اُسے شِفاء فرمایا (کشف الخفاء ج ۱ ص ۳۸۴ رقم ۱۴۰۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)، وہ اگر سیِّد زادہ مانگے تو اُسے اُسی (یعنی مسلمان کے جھوٹے میں شِفا ہے اس) نیَّت سے دیا جائے، اپنا اُلُش (یعنی جُھوٹا) دے رہا ہوں اِس نیَّت سے نہ دے۔
(ازافادات: فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۵۶۸)

﴿۹۲﴾ خُدا رکھے اُسے کون چکھے

حضرتِ سیِّدُنا علی بن حَرب علیہ رحمۃ الرَّب نے بیان فرمایا کہ میں اور کچھ نوجوان مَوصِل کے کَنارے ایک کَشتی میں بیٹھے کَشتی جب درمیان میں پہنچی تو ایک مچھلی دریا سے کُود کر کَشتی میں آگئی۔ باہم مشورہ کر کے بھون کر کھانے کے لئے ناوٴ جب ایک کَنارے پر لگائی اور آگ جلانے کے لئے لکڑیاں جمع کی جانے لگیں، اِسی دَوران ہم نے ویرانہ میں ایک لرزہ خیز منظر دیکھا، کیا دیکھتے ہیں کہ پُرانے کھنڈرات اور قدیم مکانات کے نشانات ہیں اور ایک شخص لیٹا ہے جس کے دونوں ہاتھ پیٹھ کے پیچھے بندھے ہوئے ہیں اور وَہیں پر ایک دوسرا شخص ذَبح شُدہ پڑا ہے۔ نیز نزدیک ہی سامان سے لدا ہوا ایک خچر کھڑا ہے۔ ہم لوگوں نے بندھے ہوئے شخص سے ماجرا دریافت کیا۔ اُس نے کہا، میں نے اِس ذَبح شُدہ شخص کا خچر کرایہ پر لیا تھا، یہ مجھے راستے سے یہاں بھٹکا لایا اور میری مُشکیں کس دیں (بازو باندھ دیئے) اور کہا کہ میں تجھے قتل کردوں گا۔ میں نے اس کو خدا کا واسِطہ دیا اور کہا، ''میرے قتل کا گناہ اپنی گردن پر نہ لے، بے شک یہ سارا سامان تُو لے لے میں نے یہ تیرے لئے مُباح کیا، میں اِس کی کسی سے بھی شکایت نہیں کروں گا۔'' مگر وہ اپنے ارادے پر اَڑا رہا۔ اور مجھے مارنے کے لئے اس نے اپنی کمر میں ٹُھونسا ہوا چُھرا کھینچا مگر وہ نہ نکلا اس پر اُس نے جب ایک خوب زور لگایا تو وہ چُھرا نکل کر ایک دم جھٹکے کے ساتھ اس کے حَلْق پر آلگا اور یوں وہ خود بخود ذَبح ہوگیا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ یہ سننے کے بعد ہم نے اس کے بندھن کھول دیئے اور وہ شخص خچر اور اپنا سامان لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ پھر ہم لوگ کَشتی میں آئے تا کہ بھوننے کیلئے مچھلی نکالیں تو وہ کود کر دریا میں جاچکی تھی۔ (رَوضُ الرِّیاحین ص ۱۳۹ المیمنیہ مصر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً خدا رکھے اُسے کون چکھے! اللہ عزوجل کی شانِ بے نیازی اور کرم نوازی بھی کیا خوب ہے! ظالم لٹیرا خود اپنے ہی ہاتھوں ذَبح ہو کر کیفَرِ کردار (یعنی اپنی سزا) کو پہنچا اور بندھے ہوئے شخص کو چُھڑانے کیلئے دریا سے کود کر مچھلی کَشتی میں پہنچی اور بُھون کر کھانے کی خواہش کے سبب قافِلہ کَنارے پر اُترا مگر مچھلی کھانا اُن کے مقدّر میں کہاں! وہ تو بندھے ہوئے مظلوم بندے کی امداد کو آنے، اُس کے بندھن چُھڑانے کا ثواب کمانے اور کرِشمہ قدرت کے ڈنکے بجانے کے بہانے تھے۔

جلوے ترے گلشن گلشن، سَطوَت تری صحرا صحرا
رحمت تری دریا دریا، سُبحٰن اللہ سُبحٰن اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۹۳﴾ روزی کا وسیلہ

مسجدُالحرام شریف (مکۂ مکرمہ) میں ایک عابِد (یعنی عبادت گزار شخص) رات بھر عبادت میں مشغول رہا کرتا، دن کو روزہ رکھتا، روزانہ شام کو ایک شخص اسے دو روٹیاں دے جاتا، اُس سے افطار کر لیتا اور پھر دوسرے دن تک کیلئے عبادت میں لگ جاتا۔ ایک روز اس کے دل میں خیال آیا کہ یہ کیسا توکُّل ہے کہ میں تو ایک انسان کی دی ہوئی روٹی پر تکیہ (یعنی بھروسہ) کر کے بیٹھا ہوں! اور مخلوق کے رازِق عزوجل پر بھروسہ نہیں کیا، شام کو جب روٹیاں لے کر آنے والا آیا تو عابِد نے واپَس کر دیں۔ اِسی طرح تین روز گُزار دیئے۔ جب بھوک کا غلَبہ ہوا تو اپنے ربّ عزوجل سے فریاد کی۔ شب کو خواب میں دیکھا، کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں اپنے بندے کے ذَرِیعے جو کچھ بھیجتا تھا تُو نے اُسے کیوں لوٹا دیا؟ عابِد نے عرض کی، مولا! میرے دل میں خیال آیا کہ تیرے سوا دوسرے پر تکیہ (یعنی بھروسہ) کر بیٹھا ہوں۔ ربّ تعالیٰ نے فرمایا، وہ روٹیاں کون بھیجا کرتا تھا؟ عابِد نے عرض کی، یا اللہ! تُو ہی بھیجنے والا ہے۔ حکم ہوا! اب میں بھیجوں تو واپَس نہ لوٹانا۔ اُسی خواب کے دَوران یہ بھی دیکھا کہ روٹیاں لانے والا شخص ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کے دربار میں حاضِر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس سے پوچھا، تُو نے اس عابِد کو روٹیاں دینی کیوں بند کر دیں؟ اُس نے عرض کی، اے مالِک و مولا! تجھے خوب معلوم ہے۔ پھر پوچھا، اے بندے! وہ روٹیاں تُو کسے دیتا تھا؟ عرض کی، میں تو تجھے (یعنی تیری ہی راہ میں دیتا تھا) ارشاد ہوا، تو اپنا عمل جاری رکھ، میری طرف سے تیرے لئے اِس کے عِوَض میں جنّت ہے۔ (روضُ الرِّیاحین ص ۶۷ المیمنیۃ مصر)

بے مانگے ملے تو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کا انداز بھی خوب ہوتا ہے! اللہ ربُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ عبادت گزار بندوں پر خوب نوازِشات فرماتا ہے اور ان کے لئے عالَمِ غیب سے اَسباب مُہیّا فرماتا ہے۔ جب دوسروں کے مال کی حرص و طمع نہ ہو، دینے والا اِحسان جتانے والا نہ ہو، جس سے لیا اُس کا دل خوش ہونے کی اُمّید ہو، جس نے دیا اُس کے دل میں لینے والے کی عزّت میں کمی آنے کا امکان نہ ہو۔ لینے کی صورت میں دینے والے یا دیکھنے والے کی نظر میں کسی قسم کی تذلیل کا شائبہ نہ ہو۔ اَلغرض کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو تو بغیر مانگے جو ملے اُس کو قبول کر لینا چاہئے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا خالِد بن عدی جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، میں نے تاجدارِ رِسالت، ماہِ نُبُوَّت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سُنا، جسے اس کے بھائی کے ذَرِیعہ کوئی چیز بغیر مانگے اور بغیر حرص کے پہنچے تو اُسے قَبول کر لینا چاہئے اور لوٹانا نہیں چاہئے کہ وہ تو رزق ہے جو اس کو اللہ عزوجل نے (بذریعۂ غیر) بھیجا۔ (مسند امام احمد ج ۶ ص ۲۷۶ الحدیث ۱۷۹۵۸ دارالفکر)

بیروت) معلوم ہوا بغیر سُوال کے ملنے والی چیز کے لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس چیز کی طرف اُسے حرص وطمع نہ ہو البتہ اگر غنی ہے کہ دینے والے کی دل جوئی کے لئے لے تو لیا لیکن لینے کے بعد اگر اس چیز کی اسے ضَرورت نہ ہو تو کسی کو تحفۃً دیدے یا صدقہ کردے، چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عائذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبیِّ کریم، رءُوفٌ رحیم، محبوبِ ربِّ عظیم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظیم الشان ہے، جسے اس رِزق سے بغیر مانگے یا بغیر حرص کے کچھ ملے تو اسے تو دل سے قَبول کرنا چاہئے اور اگر غنی ہو تو (قَبول کرکے) اپنے سے زیادہ حاجت مند کو بھیج دے۔
(مسند امام احمد ج ۷ ص ۳۶۲ الحدیث ۲۶۷۳ دارالفکر بیروت)

تُحفہ یا رِشوت؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ تحفہ قَبول کرنا سنّت ہے مگر یادرہے کہ تحفہ لینے دینے کی مختلف صُورَتیں ہیں، ہر تُحفہ قَبول کرنا ہرگز سنّت نہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام بُخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے اپنی "صحیح بخاری" میں باقاعِدہ ایک باب باندھا ہے جس کا نام ہے، "بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ" یعنی "اُس شخص کے بارے میں باب، جس نے کسی وجہ سے تُحفہ قَبول نہ کیا۔" اس باب میں سیِّدُنا امام بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے تعلیق (حاشیہ میں لینا ہے) (یعنی ابتدائے سَنَد سے راوی کو ساقط کرکے حدیث بیان) کی حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی ظاہری حیاتِ طیِّبہ میں تو تُحفہ، تُحفہ ہی تھا مگر آج کل رِشوت ہے۔"
(صحیح البخاری ج ۲ ص ۱۷۴ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿۹۴﴾ سیبوں کے طباق

اِس روایت کی شرح کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ بدرُ الدّین عَینی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرتِ سیِّدُنا فُرات بن مسلِم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سند سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی مگر گھر میں کوئی ایسی چیز نہ ملی جس کے بدلے سیب خرید سکیں۔ چُنانچِہ ہم ان کے ساتھ سُوار ہو کر نکلے۔ دیہات کی جانب کچھ لڑکے ملے جنھوں نے سَیبوں کے طَباق (تحفۃً پیش کرنے کیلئے) اُٹھائے ہوئے تھے۔ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طَباق اٹھا کر سُونگھا اور پھر واپَس کردیا۔ میں نے ان سے اس بارے میں عَرض کی تو فرمایا، مجھے اِس کی حاجت نہیں۔ میں نے عرض کی، کیا سیِّدُنا رسولُ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم، سیِّدُنا ابوبکر صِدّیقِ اکبر اور سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما تُحفہ قَبول نہیں فرمایا کرتے تھے؟ ارشاد فرمایا، بلاشُبہ یہ اُن کے لئے تحائف ہی تھے مگر ان کے بعد کے عُمّال (یعنی حُکّام یا ان کے نُمائندوں) کے لئے رِشوت ہیں۔
(عمدۃُ القاری ج ۹ ص ۴۱۸ دارالفکر بیروت)

کون کس کا تُحفہ نہ لے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدُالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تُحفے کے سبب قَبول فرمانے سے اِنکار کر دیا۔ کیوں کہ آپ جانتے تھے کہ یہ تُحفہ بحیثیتِ خلیفہ وَقت دیا جا رہا ہے اگر میں خلیفہ نہ ہوتا تو کوئی کیوں دیتا؟ اور یہ بات تو ہر ذی شُعُور آدمی سمجھ سکتا ہے کہ وُزَراء، قومی وصُوبائی اِسمبلی کے ممبران یا دیگر حُکومَتی افسران و مُنتخب نُمائندگان نیز جج صاحِبان حتّٰی کہ پولیس وغیرہ کو لوگ کیوں تُحفہ دیتے ہیں اور ان کی کس سبب سے خصوصی دعوتیں کرتے ہیں۔ ظاہِر ہے یا ''تو کام'' نکلوانا مقصود ہوتا ہے یا یہ ذِہن ہوتا کہ آئندہ اس کی ضَرورت پڑنے کی صُورت میں آسانی سے ترکیب بن جائے گی۔ ان دونوں وُجوہات کی بنا پر ایسے لوگوں کو تُحفہ دینا اور ان کی خُصُوصی دعوت کرنا رِشوت کے حکم میں ہے اور رِشوت دینے اور لینے والا جہنَّم کا حقدار ہے۔ ایسے موقع پر عیدی، مٹھائی، چائے پانی یا خوشی سے پیش کر رہا ہوں، مَحَبَّت میں دے رہا ہوں وغیرہ خوبصورت الفاظ رِشوت کے گناہ سے نہیں بچا سکتے۔ اگرچہ واقِعی اخلاص کے ساتھ پیش کیا گیا ہو اور رِشوت کی کوئی صورت نہ بنتی ہو تب بھی ایسوں کا اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قَبول کرنا ''مَظِنّۂ تُہمت'' یعنی تُہمت کی جگہ کھڑا ہونا ہے، جبکہ سردارِ مکّہ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ منوّرہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے، جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ تہمت کی جگہ کھڑا نہ ہو (کشف الخفاء ج ۲ ص ۲۲۷ تحت الحدیث ۲۴۹۹ دارالکتب العلمیہ بیروت) لہٰذا یہاں مَظِنّۂ تُہمت سے بچنا واجِب ہے لہٰذا دینا بھی ناجائز اور لینا بھی ناجائز۔ ہاں اگر عُہدہ ملنے سے قَبل ہی آپس میں تُحفوں کے لین دین اور خُصُوصی دعوت کی ترکیب تھی تو اب حرج نہیں مگر پہلے کم تھا اور اب مِقدار بڑھا دی تو زائد حصّہ ناجائز ہو جائیگا۔ اگر دینے والا پہلے کی نسبت مالدار ہو گیا ہے اور اُس نے اس وجہ سے بڑھایا ہے تو لینے میں حرج نہیں۔ اسی طرح پہلے کے مقابلے میں اب جلدی جلدی خُصُوصی دعوت ہونے لگی ہے تب بھی ناجائز ہے۔ اگر دینے والا ذَوِالْاَرحام یعنی خونی رِشتے والوں میں سے ہے تو دینے لینے میں حرج نہیں۔ (والِدَین، بھائی، بہن، نانا، نانی، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی، وغیرہ مُحَرم رشتے دار ہیں جبکہ پھوپھا، بہنوئی، چچی، تائی، مُمانی، بھابھی، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد ماموں زاد وغیرہ ذی رِحم یعنی مَحرم رشتہ داروں سے خارِج ہیں) مَثَلاً بیٹا یا بھتیجا جج ہے اس کو والِد یا چچا نے تُحفہ دیا یا خُصُوصی دعوت دی تو قَبول کرنا جائز ہے۔ ہاں بالفرض باپ کا مقدّمہ جج بیٹے کے یہاں چل رہا ہو تو اب مَظِنّۂ تُہمت کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بیان کردہ اَحکام صِرف حُکومَتی افراد کیلئے ہی نہیں ہر سماجی، سیاسی اور مذہبی لیڈر و قائد کیلئے بھی ہیں۔ حتّٰی کے دعوتِ اسلامی کی تمام تنظیمی مجالس کے جملہ نگران و ذمّہ داران بھی اپنے اپنے ماتحتوں سے تُحفہ یا خُصُوصی دعوت قَبول نہیں کر سکتے۔ چھوٹا ذمّہ دار اپنے سے بڑے ذمّہ دار سے قَبول کر سکتا ہے۔ مَثَلاً دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کا رکن، نگرانِ شوریٰ سے قَبول سکتا ہے مگر دیگر دعوتِ اسلامی والوں سے قَبول نہیں کر سکتا اور نگرانِ شوریٰ اپنے کسی بھی ماتحت دعوتِ اسلامی والے کا تحفہ نہیں لے سکتا۔ مدرِّس اپنے شاگردوں یا اُس کے سرپرست کا بلا اجازتِ شرعی تحفہ نہیں لے سکتا۔ ہاں تعلیم سے فراغت کے بعد اگر شاگرد تُحفہ یا خُصُوصی دعوت دے تو قَبول کر سکتا ہے۔ وہ عُلَماء و مشائخ جن کو لوگ علم و فضل کی تعظیم کے سبب نذرانے پیش کرتے ہیں

اور وہ قبول بھی کرتے ہیں اور لوگ ان پر رشوت کی تُہمت بھی نہیں لگاتے چُنانچہ ایسے حضرات کا تُحفہ قبول کرنا مَظِنّۂ تُہمت سے خارج ہونے کی وجہ سے جائز ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تحفے اور رشوت کے متعلق اہم سوالات وجوابات حاضر ہیں۔ ہوسکے تو ان کو کم از کم تین مرتبہ غور سے پڑھ یا سُن لیجئے۔

سوال: کیا تحفہ قبول کرنا سنّت نہیں؟

جواب: بے شک تحفہ قبول کرنا سنّت ہے مگر اس کی صورتیں ہیں چُنانچہ حضرت علّامہ بدرُ الدین عَینی حَنَفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت، مالکِ جنّت، قاسِمِ نعمت، مُصْطَفٰے جانِ رَحمت، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ الفت نشان، ''تُحفے کا آپَس میں تَبَادُلہ کرو محبّت بڑھے گی'' (مجمع الزوائد ج ۴ ص ۲۶۰ الحدیث ۶۷۱۶ دار الفکر بیروت) اُس کے حق میں ہے جسے مُسلمانوں پر عُہدہ دار نہ بنادیا گیا ہو اور جسے مسلمانوں پر عُہدہ دیدیا گیا ہو جیسے قاضی یا والی تو اب اسے تُحفہ قبول کرنے سے بچنا ضروری ہے خُصُوصاً اُسے جسے پہلے تُحفے نہ پیش کیے جاتے ہوں کیونکہ اس کے لیے اب یہ تُحفہ رِشوت و ناپاکی کی قِسم سے ہے۔ (اَلْبِنایہ شَرحُ الْھِدَایہ ج ۸ ص ۲۴۴)

عارِضی طور پر اسکوٹر لینا

سوال: عہدیدار اپنے ماتحت سے بطورِ قرض کوئی رقم یا عارِضی طور پر استعمال کیلئے کار، اسکوٹر یا سائیکل وغیرہ لے سکتا ہے یا نہیں؟ نیز یہ بھی ارشاد فرمایئے کہ اپنے ماتحت سے کوئی چیز کسی حیلے سے سستی خرید سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: عُہدیدار اپنے ماتحت سے نہ قرض لے سکتا ہے، نہ عُرف و عادت سے ہٹ کر خرید و فروخت کرسکتا ہے، نہ ہی عارِضی طور پر استعمال کیلئے چیزیں لے سکتا ہے، ماتحت خود آفر کرے تب بھی نہیں لے سکتا۔ چُنانچہ حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''عُہدہ دار کو جس جس کا تُحفہ قبول کرنا حرام ہے اُس سے قَرض اور کوئی چیز عارِیۃً طلب کرنا (یعنی کچھ مدّت کیلئے کوئی چیز مانگنا) بھی حرام ہے۔'' (ردُّ المحتار علی الدُّرِّ المختار ج ۸ ص ۴۸)

سوال: کیا تحفوں کے بارے میں اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی کچھ رہنمائی فرمائی ہے؟

جواب: میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیم البَرَکت، عظیم المَرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین و ملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں ''میں کہتا ہوں ان کی مثال دیہاتوں اور اَہلِ حِرفت وغیرھم کے چودھریوں کی سی ہے جن کو اپنے ماتحتوں پر تَسلُّط اور غلبہ ہوتا ہے کیونکہ ان چودھریوں کے شَر کے خوف یا رَواج کی وجہ سے ان کو ہدیئے (یعنی تحائف) ملتے ہیں'' (فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۴۶ رضا فاؤنڈیشن لاہور) معلوم ہوا تحائف قبول کرنے کی مُمانَعت صِرف حُکُومَتی عُہدے داروں کے لئے ہی نہیں ہر اُس شخص کے لئے بھی ہے جو اپنے عُہدے یا دبدبے کی وجہ سے لوگوں کو نَفْع یا نُقصان پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہو۔

دعوتوں کی دو قسمیں

سوال: ''خُصوصی دعوت'' کسے کہتے ہیں؟

جواب: خُصوصی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے رکھی جائے کہ اگر وہ آنے سے انکار کر دے تو وہ دعوت مُنعَقِد ہی نہ ہو۔

سوال: اور ''عُمومی دعوت'' کا مطلب بھی ارشاد فرما دیجئے!

جواب: عُمومی دعوت یعنی وہ دعوت جو کسی خاص فرد کیلئے نہ ہو کہ فُلاں نہ آتا ہو تو وہ دعوت ہی نہ رکھی جاتی۔

سوال: اگر ماتَحت نے عُہدیدار کو خُصوصی دعوت دی اور گیارھویں شریف کی نیّت کر لی تو کیا اب بھی ناجائز ہے؟

جواب: جی ہاں۔ کیوں کہ یہ طے ہے کہ عُہدیدار شرکت کی حامی نہ بھرے تو گیارھویں شریف کی نیاز نہیں کی جائے گی۔ ہاں اگر نیاز رکھی ہے اور اُس میں عُہدیدار کو بھی دعوت دی ہے اور یہ طے ہے کہ وہ آئے یا نہ آئے نیاز کا سلسلہ رہے گا تو ایسی دعوت جائز ہے کیوں کہ یہ ''عُمومی دعوت'' کہلاتی ہے۔ البتّہ عمومی دعوت میں بھی عُہدیدار کو اگر دوسروں کے مقابلے میں عمدہ غذائیں دیں تو ناجائز ہے مَثَلاً عام مہمانوں کو تندوری روٹی اور گائے کا سالن دیا جائے مگر عُہدیدار کی خدمت میں شیر مال اور بکرے کا قورمہ حاضِر کیا جائے تو ایسا کرنا ناجائز ہے۔

سوال: افسر سے اُس کا ماتَحت تُحفہ قَبول کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: قَبول کر سکتا ہے۔

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂِ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین وملّت، حامیِ سنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشاہ امام اَحمد رَضا خانعلیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے جاری کردہ اس مبارَک فتوے کو اگر کم از کم تین بار غور سے پڑھ یا سُن لیں گے تو ان شاءَ اللہ عزوجل تحفے اور رشوت کا فرق سمجھ میں آ جائیگا کہ کون کس کس سے تحفہ قَبول کر سکتا ہے اور کس کس سے نہیں۔ چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ''جو شخص بذاتِ خُود خواہ از جانِب حاکِم کسی طرح کا قَہر وتَسَلُّط (یعنی غلَبہ) رکھتا ہو جس کے سبب لوگوں پر اِسکا کچھ دَباؤ ہو اگرچِہ وہ فِی نَفْسِہٖ (یعنی ذاتی طور پر) ان پر جبر وتَعَدِّی (یعنی زیادَتی) نہ کرے، دباؤ نہ ڈالے اگرچہ وہ کسی فیصلۂِ قَطعی بلکہ غیرِ قَطعی کا بھی مجاز (یعنی بااختیار) نہ ہو جیسے کوتوال، تھانہ دار، جَمعدار یا دَہقانوں کے لئے زَمیندار، مُقَدَّم یعنی (گاؤں کا نمبردار) پٹواری یہاں تک کہ پنچایتی قَوموں یا پیشوں کے لئے انکے چودھری، ان سب کو کسی قِسم کے تُحفے لینے یا دَعوتِ خاصّہ (یعنی خصوصی دعوت جو کہ اِسی کے لئے رکھی گئی ہو اور اگر یہ شریک نہ ہو تو دعوت ہی نہ ہو) قَبول کرنے کی اَصلاً (یعنی بالکل) اِجازت نہیں مگر تین صُورَتوں میں، اوّل اَفسر (یعنی اپنے سے بڑے عُہدیدار) سے جس پر اِسکا دباؤ نہیں، نہ وَہاں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اِسکی طَرَف سے یہ ہدِیّہ ودعوت اپنے مُعامَلات میں رِعایت کرانے کے لئے ہے۔ دُوُم ایسے شخص سے جو اِسکے مَنصَب (عُہدے) سے پہلے بھی اسے ہدِیّہ (یعنی تحفہ) دیتا ہو یا دعوت کرتا تھا بشرطیکہ اب سے اُسی مِقدار پر ہے، ورنہ

زِیادَت (یعنی اِضافہ) رَوا (جائز) نہ ہوگی مَثَلاً پہلے ہَدِیّہ ودعوت میں جس قیمت کی چیز ہوتی تھی اب اس سے گراں (قیمتی) پُر تکلُّف ہوتی ہے یا تعداد میں بڑھ گئی یا جلد جلد ہونے لگی کہ ان سب صُورَتوں میں زِیادَت (اِضافہ) مَوجُود اور جَواز مَفقُود (یعنی جائز ہونے کی صورت نہیں) مگر جبکہ اِس شخص کا مال پہلے سے اس زِیادَت کے مُناسِب زائد ہوگیا ہو (یعنی دینے والا اب مزید مالدار ہوگیا ہو) جس سے سمجھا جائے کہ یہ زِیادَت اُس شخص کے مَنصَب (یعنی عہدہ) کے سبب نہیں بلکہ اپنی ثَروَت (دولت) بڑھنے کے باعِث ہے۔ سِوُم اپنے قریبی مَحارِم سے، جیسے ماں باپ، اولاد، بہن بھائی (مگر) نہ چچا ماموں خالہ پھوپھی کے بیٹے کہ یہ مَحارِم نہیں اگرچہ عُرفاً انہیں بھی بھائی کہیں۔" مزید فرماتے ہیں "پھر جہاں جہاں مُمانَعت ہے اسکی بِنا (بنیاد) صِرف تُہمَت واندیشۂ رِعایت پر ہے، حقیقۃً وُجُودِ رِعایت ضَرُور (یعنی لازمی) نہیں کہ اُسکا اپنے عَمَل میں کُچھ تغیُّر (رَدّوبدل) نہ کرنا یا اسکا عادتِ بے لَوثی (یعنی مخلصانہ عادتوں) سے آگاہ ہونا مُفِید جواز ہوسکے۔ دُنیا کے کام اُمّید ہی پر چلتے ہیں، جب یہ دَعوت وہَدایا قَبول کیا کرے گا تو ضَرور خیال جائیگا کہ شاید اب کی بار کُچھ اَثَر پڑے کہ مُفت مال دینے کی تاثیر مُجَرَّب ومُشاہَد (یعنی دیکھی بھالی) ہے اُس بار نہ ہوئی اِس بار ہوگی، اِس بار نہ ہوئی پھر کبھی ہوگی۔ اور یہ حِیلہ کہ اِسکا ہَدِیّہ ودعوت بَربِنائے اَخلاقِ اِنسانیّت ہے نہ بلِحاظِ مَنصَب، اِسکا رَدّ خُود حُضُورِ اَقدس سَیِّدُ الْمُرسَلِین صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم فرما چکے ہیں، جب ایک صاحِب کو تحصیلِ زکوٰۃ (زکوٰۃ وُصول کرنے) پر مُقرّر فرما کر بھیجا تھا، اُنہوں نے اَموالِ زکوٰۃ حاضِر کیے اور کُچھ مال جُدا رکھے کہ یہ مجھے مِلے ہیں۔ فرمایا، اپنی ماں کے گھر بیٹھ کر دیکھا ہوتا کہ اب کتنے تُحفے ملتے ہیں! یعنی یہ ہَدایا صِرف اِسی مَنصَب کی بِنا پر ہیں اگر گھر بیٹھا ہوتا تو کون آکر دے جاتا؟" (صحیح مسلم ص۱۰۱۹ الحدیث ۱۸۳۲ دار ابن حزم بیروت) (فتاوٰی رضویہ ج۱۸ ص۱۷۰-۱۷۱ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سوال: اگر شاگرد اپنے اُستاد کو تُحفہ پیش کرے تو قَبول کرے یا نہیں؟

جواب: قُرآنِ پاک یا دَرسِ نِظامی یا دیگر عُلُوم پڑھانے والوں کو بھی طالِبِ عِلم کی طرف سے دیئے جانے والے تحائِف قَبول کرنے میں نِہایَت اِحتِیاط کی ضَرُورت ہے کیونکہ مُدرِّس بھی بعض مُسلمانوں (مَثَلاً طَلَباء) کے اُمُور پر" والی "(یعنی حکمران) ہوتے ہیں۔ عُہدہ دار کی وَضاحت کرتے ہوئے حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، "اور عُہدہ داروں میں بازاروں اور شہروں کے عُہدہ دار، اَوقاف کے مُعامَلات چلانے والے اور ہر وہ شخص شامِل ہے جو کسی ایسے مُعامَلے میں عُہدہ دار ہو جو مُسلمانوں سے مُتَعلِّق ہو۔" (رَدُّ الْمُحتار ج۸ ص۵۰)

مذکورہ عبارت کی روشنی میں اُستاذ بھی ایک طرح سے عُہدہ دار ہے کیونکہ طَلَباء کا مَدرَسے میں داخِلہ برقرار رہنا اَکثر اُستاذ ہی کے رَحم وکَرم پر ہوتا ہے، اُستاذ اس کی بے قاعِدَگیوں پر دَرَجہ سے نِکال سکتا ہے، بلکہ بعض اَوقات داخِلہ بھی مَنسُوخ کرواسکتا ہے یا مَنسُوخ کردینے کی سِفارِش کرسکتا ہے۔ یُونہی اِمتِحانات میں کیے جانے والے سُوالات کے پرچوں کو قَبل اَز وَقت ظاہر کرنا، اِمتِحانات کے نَتائِج میں اچھے نَمبر دینا یا ناکام (FAIL) کردینا بھی اُستاذ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ کئی طَلَباء ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں حُصُولِ عِلم کا شوق کم ہوتا ہے جبکہ وہ بداَخلاقیوں اور بے قاعِدَگیوں میں

پیش پیش ہوتے ہیں، چُونکہ اپنی تعلیمی صَلاحیّتوں سے استاذ کو خُوش نہیں کر پاتے لہٰذا وَقتاً فوقتاً تحفے پیش کرتے اور دعوتیں کِھلاتے ہیں تاکہ نہ انہیں مَدرَسے سے نِکالا جائے اور نہ ہی ناکام (FAIL) کیا جائے۔ لہٰذا اَساتِذہ کو چاہیے کہ اس قِسم کے طَلَباء کے تحائف اور دعوتیں قَبول نہ کریں اور اگر معلوم ہو جائے کہ یہ تُحفہ یا دعوت خاص اِسی لیے کی گئی ہے کہ مذکورہ قسم کے طَلَباء کا کام بنے اور یہ واقِعی اس کا کام بنا سکتے ہیں یا کام بنانے کا ذَرِیعہ بن سکتے ہیں تو اب قَبول کرنا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے۔ ''شامی'' میں ہے ''اسی طرح عالم کو جب سِفارش یا ظُلم کو دُور کرنے کے لیے ھَدِیّہ دیا جائے تو وہ رشوت ہے۔ جو حُکم مُدَرِّس کا بیان ہوا وُ ہی ہر مُنتَظِم کا ہے خواہ کسی ادارے کا ہو یا جماعت کا، خواہ خالِصتاً مذہبی جماعت ہو یا سیاسی کہ کسی نہ کسی اِعتِبار سے یہ بھی مسلمانوں کے کئی اُمُور پر عُہدہ دار ہوتے ہیں اور ان کی جُنبِشِ قلم یا زَبان چلا دینے سے بہتیرے لوگوں کو فائِدہ و نُقصان پہنچتا ہے لہٰذا ان لوگوں کو بھی قَبولِ ہدِیّہ و دَعوت میں نہایت اِحتِیاط کی ضَرُورت ہے''۔ (رَدُّالْمُحتار ج۹ص ۶۰۷)

تحفہ لوٹانے کی دو حکایات

﴿۱﴾ حُجّۃُ الاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی سے منقول ہے، حضرت سیِّدُنا شقیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بطورِ تحفہ کپڑا پیش کیا تو اُنہوں نے مجھے واپس لوٹا دیا، میں نے عرض کی، یاسیِّدی! میں آپ کا شاگرد نہیں ہوں، فرمایا، مجھے معلوم ہے مگر آپ کے بھائی نے تو مجھ سے حدیثِ پاک سنی ہے، مجھے خوف ہے کہیں میرا دل تمھارے بھائی کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ نرم نہ ہو جائے۔

(حلیۃ الاولیاء ج ۷ص ۳ رقم ۹۳۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿۲﴾ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوست کے فرزند نے حاضِر ہو کر کچھ نَذرانہ پیش کیا، قَبول کر لیا۔ مگر کچھ ہی دیر کے بعد اُس کو بُلا بھیجا اور بِاصرار اُس کا وہ تحفہ لوٹا دیا۔ یہ اِس لئے کیا کہ آپ کی دوستی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے تھی لھٰذا آپ کو خوف لاحِق ہوا کہ یہ تحفہ کہیں فی سبیلِ اللہ دوستی کا مُعاوَضہ نہ ہو جائے! آپ کے شہزادے سیِّدُنا مبارَک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، بابا جان! آپ کو کیا ہو گیا ہے! آپ نے جب لے ہی لیا تھا تو ہماری خاطر رکھ بھی لیتے! فرمایا، اے مبارَک! تم تو خوشی خوشی اِس کو استِعمال کرو گے مگر قیامت کے روز سُوال مجھ سے ہوگا۔ (اِحیاءُ عُلُوم ِالدین ج ۳ص ۲۰۸ دار صادر بیروت)

سُوال: عہدیدار کو اگر کسی ماتحت نے مدینے شریف کی کھجوریں یا آبِ زم زم شریف پیش کیا تو لے یا نہ لے؟

جواب: قَبول کر لے کہ اِس میں رشوت کی تہمت کا امکان نہیں نیز رسائل، بیانات کی کیسیٹیں وغیرہ تبلیغی مواد یا نعلِ پاک کے کارڈز، بہت ہی کم قیمت تسبیح یا سستے دام والا مثلاً دو یا تین روپے والا قلم وغیرہ قَبول کرنے میں حَرَج نہیں کہ یہ اس طرح کے تحائف نہیں جو مَظِنّۂ تُہمت بنیں۔ نیز حج یا سفرِ مدینہ یا شادی یا بچہ کی ولادت کے مواقع پر تحائف دینے کا رَواج ہے، ایسے تحائف بھی عہدیدار اپنے ماتحتوں سے لے سکتا ہے۔ ہاں اگر عُرف سے زائد کا تحفہ دیا تو نہیں لے سکتا

مَثَلاً 100 روپے دینے کا عُرف ہے اور 500 یا 1200 روپے کا تحفہ دے دیا یا اسی قدر نوٹوں کا ہار پہنایا تو مَظِنّۂ تُہمت کے باعِث ناجائز ہو جائے گا۔ (یہ حاشیہ میں ڈالنا ہے)(ان احکامات کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کیطرف سے جاری کردہ مَدَنی مذاکرہ نمبر ا تا نمبر ۴ کی کیسیٹیں سماعت فرمائیے۔ مجلس مکتبۃ المدینہ)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ رہیں گے اور سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں عاشِقانِ رسول کے ہمراہ سفر کی سعادت حاصِل کرتے رہیں گے تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ وہ بہُت سارے احکامِ شریعت سیکھنے کو ملتے رہیں گے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی جذبہ افزائی کیلئے ایک مَدَنی قافِلے کی مَدَنی بہار مُلاحظہ ہو چُنانچِہ

﴿۹۵﴾ زِندہ در گور ہو گئے

ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے، دعوتِ اسلامی کے ۱۲ عاشِقانِ رسول کا سنّتوں کی تربیّت کا مَدَنی قافِلہ کشمیر کے ضِلع ''باغ'' علاقہ ہند رائی کی جامع مسجِد ہند رائی میں مقیم تھا۔ ۳ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ کو جدوَل کے مطابق صبح کے مختصر وقفۂ آرام کے بعد ''مَدَنی مشورہ'' کا وَقت ہو گیا تھا، امیرِ قافِلہ کے حکم پر آٹھ اسلامی بھائی اُٹھ کر تیاری کر رہے تھے جبکہ مجھ سَمیت چار اسلامی بھائی سُستی کی وجہ سے مسجِد سے مُلحِقہ مدرَسہ میں ابھی اپنے سونے کی جگہ پر ہی تھے کہ اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے ہم ریل گاڑی میں سو رہے ہیں اور ہمیں جھٹکے لگ رہے ہیں، ہم ہڑبڑا کر یکدم اُٹھ بیٹھے، سب درو دیوار زَور زَور سے ہل رہے تھے، ہم بے ساختہ دوڑ پڑے مگر آہ! یکا یک فرش پھٹا اور ہم دَھم سے مُنہ کے بل گر پڑے، ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے کہ ایک دھماکے کے ساتھ چھت اور دیواریں ہم پر آ گِریں، ہر طرف گھپ اندھیرا چھا گیا، رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے، آہ! آہ! آہ! ہم چاروں اَنْھیر نِدہ در گور ہو چکے تھے! ہم بے تابانہ بُلند آواز سے کلمہ شریف پڑھنے اور چیخ چیخ کر رونے لگے، بظاہر زندہ بچنے کی کوئی اُمّید نہ رہی، تڑپتے پھڑکتے ہاتھ پیر مارتے ہوئے ایک اسلامی بھائی کے پاؤں کے دھکّے سے دَفْعَۃً ایک پتھر سَرَک گیا اور روشنی ہو گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اُسی سُوراخ سے ایک ایک کر کے ہم باہَر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ امیرِ قافِلہ کی فوری اطاعت کی بَرَکت سے مَدَنی قافِلہ کے آٹھ عاشِقانِ رسول ہم سے پہلے بآسانی صحیح سلامت مسجِد سے باہَر نکل چکے تھے۔

زَلزلے سے اماں، دے گا ربِّ جہاں　　سب دعائیں کریں، قافِلے میں چلو
ہوں بپا زلزلے، گر چہ آندھی چلے　　صبر کرتے رہیں، قافِلے میں چلو

عدمِ اطاعت کا نتیجہ

اس سے یہ بھی پتا چلا کہ مَدَنی قافلے کے جدوَل پر عمل کرنے کی بَرَکت سے اُن آٹھ اسلامی بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی وہ آسانی سے نکل گئے اور وہ چار اسلامی بھائی جو کہ سُستی کے باعِث ''اُونہہ اُونہہ'' کر کے پڑے تھے وہ کچھ دیر کیلئے ، اجتماعی قبر میں زندہ دفن ہو گئے مگر بالآخر وہ بھی مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے باہَر نکلنے میں کامیاب ہو گئے۔ اللّٰہ تبارَک

وَتعالیٰ اِسطرح نشانیاں دکھاتا ہے کہ کوئی تو موت کے مُنہ میں پہنچ کر بھی صاف بچ نکلتا ہے جبکہ کوئی ہزار قلعوں میں چُھپ جائے مگر موت اُسے آدبوچتی ہے،، موت سے کوئی راہِ فرار اختیار کر ہی نہیں سکتا۔
چُنانچِہ اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی پ۲۸ سورۃُ الجُمعہ کی آیت نمبر ۸ میں ارشادفرماتا ہے:۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو وہ توضرور تمہیں ملنی ہے۔

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

﴿۹۶﴾ عقلمَند بادشاہ

مِصر کا عَقلمَند بادشاہ احمد ابنِ طُولون ایک دن کسی ویرانے میں اپنے مُصاحِبِین کے ہمراہ کھانا کھا رہا تھا کہ اُس کی نظر پھٹے پُرانے کپڑوں میں ملبوس ایک فقیر پر پڑی، بادشاہ نے ایک روٹی، ایک تلی ہوئی مُرغی، ایک گوشت کا ٹکڑا اور فالُودہ غلام کی معرِفت اُس کو بھجوایا۔ غلام نے واپَس آکر بتایا، عالی جاہ! کھانا پا کر وہ خوش نہیں ہوا۔ یہ سُن کر بادشاہ نے اُس کو اپنے پاس طلب کیا۔ جب وہ آ گیا تو اُس سے کچھ سُوالات کئے جس کے اُس نے خوش اُسلُوبی کے ساتھ جوابات دیئے اور اُس پر شاہی دبدبے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ عقلمند بادشاہ نے اچانک کہا، تم مُخبِر معلوم ہوتے ہو! یہ کہکر بادشاہ نے سیاط یعنی کوڑے مارنے والے کو طلَب کیا، اس کو دیکھتے ہی اُس فقیر نے فوراً اِعتِراف کر لیا کہ میں واقِعی مُخبِر (یعنی جاسوس) ہوں۔ یہ ماجرا دیکھ کر کسی نے بادشاہ سے کہا، عالی جاہ! آپ نے تو گویا جادو کر دیا! عقلمند بادشاہ بولا، کوئی جادو نہیں کیا، میں نے اُسے اپنے قِیافے سے پکڑا ہے کیوں کہ کھانا اس قَدَر عمدہ تھا کہ جو ڈٹ کر کھا چکا ہو اُس کے منہ میں بھی دیکھ کر پانی بھر آئے اور وہ اُس کی طرف راغِب ہو جائے مگر ظاہری بدحالی کے باوُجُود اِس نے اس کھانے کی جانب کوئی توجُّہ نہ دی۔ مزید عام آدمی شاہی رُعب داب دیکھ کر تھرّا جاتا ہے مگر یہ بے باکی کے ساتھ گفتگو کر رہا تھا اِس لئے اندازہ ہوا کہ یہ جاسوس ہے (کیوں کہ جاسوس کی مخصوص خُطوط پر تربیّت کی جاتی ہے)

(حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ۱ ص ۴۵۹ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿۹۷﴾ ابنِ طُولون کا قَبر میں حال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احمد ابنِ طُولون انتہائی عقلمند، انصاف پسند، شُجاع، مُتواضع، خوش اَخلاق، علم دوست اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافِظِ قراٰن تھا اور نہایت خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کیا کرتا تھا مگر ظالم بھی اوّل دَرَجے کا تھا، اس کی تلوار خون ریزی کیلئے ہر وَقت نِیام سے باہَر رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد اٹھارہ ہزار لگ بھگ تھی! اس کے اِنتِقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قَبر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز

بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا، میری قَبر پر قرآن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابنِ طُولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیت میری طرف سے گزرتی ہے، میرے سر پرضَرب لگا کر پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سُنی تھی؟ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ا ص ۴۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

آہ! آہ! آہ! ظُلم کا انجام کتنا بھیانک ہے! طبقۂ حکمران کا ظُلم وعُدوان سے بچنا انتہائی دشوار ہوتا ہے لہٰذا حکومتوں اور وزارتوں کے خوشنما نظر آنے والے عہدوں وغیرہ سے بِالخصوص فی زمانہ دور رہنے ہی میں عافیت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظِ قرآن کو قرآنِ پاک کے احکام پر عمل بھی کرنا چاہئے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری، عذابِ قبر مبتَلا گنہگار مسلمانوں کی اور تمام اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۹۸﴾ دعائے مغفِرت کرنے والے کی مغفِرت ہو گئی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں سب مسلمانوں کیلئے دعائے مغفِرت کرتے رہنا چاہئے، اِس میں خود ہماری اپنی بھی بھلائی ہے کہ جتنے مسلمانوں کی مغفِرت کیلئے دعاء کریں گے اُتنی تعداد میں ہمیں نیکیاں ملیں گی، جیسا کہ حُضُورِ انور، شافِعِ محشر، مدینے کے تاجور، بِاِذنِ ربِّ اکبر غیبوں سے باخبر، محبوبِ داوَر عَزَّ وَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''جو کوئی تمام مومن مرد اور عورتوں کے لئے مغفِرت طلَب کرتا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اُس کیلئے ہر مومن مرد اور مومِنہ عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے (الجامع الصغیر ص ۵۱۳ حدیث ۸۴۱۹ دارالکتب العلمیہ بیروت) بَہَر حال ہم دوسروں کی بھلائی چاہیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہمارے ساتھ بھی بھلائی کی جائے گی۔ چُنانچِہ حضرتِ علّامہ عبدالرَّحمٰن صَفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نَقل کرتے ہیں، کہ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِنتِقال کے بعد خواب میں دیکھ کر کسی نے پوچھا، مافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُنہوں نے بتایا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے میری مغفِرت فرما دی اور فُلاں صاحِب کے مَحَل کے برابر میں مجھے مَحَل عطا فرمایا ہے حالانکہ میں اُن کے مقابلے میں زیادہ عبادت گزار تھا تاہم وہ مجھ سے سبقت لے گئے کیوں کہ اُن میں ایک خاص عادت تھی جو مجھ میں نہ تھی اور وہ یہ کہ وہ دُعاء مانگا کرتے تھے ''اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ گزشتہ، موجودہ اور آئندہ کے سب مسلمانوں کی مغفِرت فرما۔''

(نزہۃُ المجالس ج ۲ ص ۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

الٰہی واسِطہ پیارے کا سب کی مغفرت فرما

عذابِ نار سے ہم کو خدایا خوف آتا ہے

﴿۹۹﴾ 70 دن پُرانی لاش

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں مسلمانوں کی غمخواری کا جذبہ اور دنیا و آخرت کی بَرَکتیں سمیٹنے کا موقع ملتا ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں لاکھوں کی بگڑیاں بن رہی ہیں، دعوتِ اسلامی اہلِ حق کی اُچھوتی مَدَنی تحریک ہے، آیئے ان تازہ ایمان تازہ کرنے کیلئے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت کی عظیم الشان بہار سناؤں ۳۰ رَمَضانُ المبارَک ۱۴۲۶ھ (8.10.05) بروز ہفتہ پاکستان کے مشرقی حصّے میں خوفناک زلزلہ آیا جس میں لاکھوں افراد فوت ہوئے انہیں میں مُظفّر آباد (کشمیر) کے علاقہ ''میر اتسولیاں'' کی مُقیم 19 سالہ نسرین عطّاریہ بنتِ غلام مُرسلین جو کہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرماتی تھیں، شہید ہو گئیں۔ مرحومہ کے والِد اور دیگر گھر والوں نے ۸ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۲۶ھ (10.12.05) شب پیر را ت تقریباً 10 بجے کسی وجہ سے قبر کو کھول دیا، یکبارگی آنے والی خوشبوؤں کی لپٹوں سے مَشامِ دِماغ مُعطّر ہو گئے! شہادت کو **70** ایام گزر جانے کے باوُجود نسرین عطّاریہ کا کفن سلامت اور بدن بالکل تر و تازہ تھا!

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فیضانِ غوث و رضا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِ بد سے سدا مَدَنی ماحول
اے اسلامی بہنو! تمہارے لئے بھی سُنو! ہے بہُت کام کا مَدَنی ماحول
تمہیں سنّتوں اور پردے کے احکام یہ تعلیم فرمائے گا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت ان شاءَ اللہ
تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

سُوالات و جوابات

دُرُود شریف کی فضیلت

خَلق کے رہبر، شافِعِ محشر، محبوبِ داوَر عَزَّ وَجَلَّ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے، جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لئے اِستِغفار کرتے رہیں گے۔
(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ج ا ص ۴۹۷ حدیث ۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

۱۹ ربیع النُّور شریف ۱۴۲۳ھ جُمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب دعوتِ اسلامی کے مدارِس و جامِعات (بابُ المدینہ کراچی) کے باوَرچیوں اوران کے ناظمین کا مَدَنی مشورہ ہوا۔ کافی طَلَباء نے بھی شرکت کی۔ حسبِ معمول تلاوت ونعت شریف کے بعد امیرِ اہلسنت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے کثیر مَدَنی پھولوں سے نوازا۔ اورحسبِ عادت وقتاً فو قتاً صَلُّوا علَی الْحَبِیب ! کی دلنواز صدا لگا کر حاضِرین کو دُرود شریف پڑھنے کی سعادت بھی عنایت فرماتے رہے۔ آپ نے سب کو مسجِد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولٰی کے ساتھ ہر نَماز کی باجماعت ادائیگی، ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ازابتِداء تا اِنتِہاء شرکت، ہر ماہ مَدَنی قافلے میں تین دن سفر اور ہر ماہ مَدَنی اِنعامات کے کارڈ جمع کروانے کی تاکید فرمائی۔

کھانا ناپ کر لیجئے

سُوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کھانا ناپ کر پکایئے اور ناپ کر ہی تقسیم فرمایئے۔ مَثَلاً 92 طَلَباء کیلئے بریانی بنانی ہے، چُونکہ ایک کِلو چاوَل میں عُموماً 8 اَفراد کھالیتے ہیں تو 12 کِلو چاوَل کی بریانی بنالیجئے۔ سب کو تھال میں اتنا اتنا کھانا دیجئے کہ سَیری بھی ہوجائے اور بچ بھی نہ رہے۔ یوں اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کافی سَہولت رہے گی اور کھانے کا ضِیاع بھی کم ہوگا۔ صحیح اندازہ لگائے بغیر پکانے سے یا تو کم پڑ جاتا ہے یا بَہُت سارا بچ جاتا ہے۔ بچی ہوئی بریانی دوبارہ گرم کر کے کھائی جائے تو اُس میں لذّت کم ہوجاتی ہے۔

چھ لاکھ قیدی !

سُوال: کھانا کب سے خراب ہونا شروع ہوا؟

جواب: بنی اسرائیل کے دور سے۔ اس کا تفصیلی واقِعہ عرض کرتا ہوں۔ فرعون کے دریائے نیل میں غَرَق ہونے کے بعد بحکمِ خداوندی حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلا م چھ لاکھ بنی اسرائیل کو لیکر قومِ عمالقہ سے جہاد کرنے بیتُ المُقدّس کی طرف روانہ ہوئے۔ جب قریب پہنچے تو آپ کی قوم نے نافرمانی کی اور جنگ سے انکار کرتے

ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ آپ اور آپ کا خدا عَزَّ وَجَلَّ اس زبردست قوم سے جنگ کرلیں۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی کلیم اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اِس سے رنجیدہ ہوگئے۔ وہ چھ لاکھ افراد نو کوس (یعنی 27 ہزار گز) چوڑے اور تیس میل لمبے میدان میں چالیس سال کے لئے قید کر لئے گئے۔ دن بھر چلتے شام کو وہیں ہوتے جہاں سے چلے تھے۔ اِس جنگل کا نام تِیہ ہُوا۔ تِیہ یعنی "بھٹکتے پھرنے کی جگہ۔" (ماخوذ از تفسیر نعیمی ج ۶ ص ۳۳۶ تا ۳۵۱)

مَنّ وسَلوٰی

روح البیان میں ہے، جب حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیم اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بنی اسرائیل کے چھ لاکھ اَفراد کے ساتھ میدانِ تِیہ میں مقیم تھے تو اللہ تعالٰی نے ان لوگوں کے کھانے کے لئے آسمان سے دو کھانے اُتارے۔ ایک کا نام "مَنّ" اور دوسرے کا نام "سَلوٰی" تھا۔ مَنّ بالکل سفید شہد کی طرح ایک حلوہ تھا یا سفید رنگ کا شہد ہی تھا جو روزانہ آسمان سے بارِش کی طرح برستا تھا اور سَلوٰی پکی ہوئی بٹیریں (بٹے۔ ریں) تھیں جو جنوبی ہوا کے ساتھ آسمان سے نازِل ہوا کرتی تھیں۔

کھانا خراب ہوجانے کی وجہ

مَنّ وسَلوٰی کے بارے میں حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو حکم تھا کہ تم لوگ اِس کو روزانہ کھالیا کرو کل کے لئے ہرگز ہرگز بچا کر نہ رکھنا۔ مگر ضعیفُ الاِعتِقاد لوگوں کو یہ خوف لاحق ہوا کہ اگر کسی دن مَنّ وسَلوٰی نہ اُترا تو ہم اِس بے آب وگیاہ چٹیل میدان میں بھوکے مرجائیں گے۔ "چُنانچِہ ان لوگوں نے کچھ چُھپا کر کل کے لئے رکھ لیا تو نبی کی نافرمانی سے ایسی نُحُوست پھیل گئی کہ جو کچھ کل کے لئے جَمع کیا تھا وہ سب سڑ گیا اور آیندہ کے لئے اِس کا اُترنا بند ہوگیا۔ (تفسیرِ روح البیان ج ۱ ص ۱۴۲) اِسی لئے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل نہ ہوتے تو نہ کھانا کبھی خراب ہوتا اور نہ گوشت سڑتا۔ کھانے کا خراب ہونا اور گوشت کا سڑنا اُسی تاریخ سے شروع ہوا۔ ورنہ اس سے پہلے نہ کھانا بگڑتا تھا نہ گوشت سڑتا تھا۔

(صحیح البخاری ج ۲ ص ۴۳۹ حدیث ۳۳۹۹)

12 چشمے بہ نکلے

دیکھا آپ نے! نبی علیہ السلام کی نافرمانی نے بنی اسرائیل کو کس قدر ہلاکت میں ڈالا! میدانِ تِیہ میں قید ہوتے وقت جن کی عمر بیس سال سے زائد تھی وہ سب اِس مدّت میں یہیں فوت ہوگئے۔ حضرت سیِّدُنا موسٰی کلیم اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام بھی وَہیں مقیم تھے لہٰذا آپ علیہ السلام کی بَرَکت سے مَنّ وسَلوٰی نازِل ہوا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے پتّھر پر اپنا عصا شریف مارا تو اُس سے 12 چشمے بہ نکلے جس سے بنی اسرائیل پانی پیتے اور نہاتے، اِس قید کے دَوران جو لباس ان لوگوں کے بدن پر تھے وہ نہ مَیلے ہوتے، نہ گلتے نہ پھٹتے، ان کے ناخن وبال بڑھتے نہ تھے لہٰذا حجامت کی ضَرورت نہ پڑتی، رات کو ایک سُتون نُمودار ہوتا جس سے روشنی پھوٹتی یوں سمجھیں وہ "ٹیوب لائٹ" کا کام دیتا تھا۔ دن کو ہلکا بادَل ان پر سایہ کرتا، ان کے یہاں جو بچّہ پیدا ہوتا اس پر قُدرَتی ناخن کا لباس ہوتا جو اُس کے بڑھنے

کے ساتھ بڑھتا جاتا۔ اس قید میں یہ ساری نعمتیں انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی بَرَکت سے حاصل ہوئیں۔ (ماخوذ از روح المعانی فی تفسیر القرآن والسبع المثانی حصہ ۶ ص ۳۸۳)

نوکر کا نَوافِل پڑھنا کیسا ؟

اِس قراٰنی واقِعہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے باعِث دنیا میں بھی تکالیف آتی ہیں۔ برائے کرم! باوَرچی اسلامی بھائی بھی اپنی ذِمّہ داری مکمَّل طور پر نبھایا کریں۔ آج کل بعض ملازِمین مَدَنی ذِہن نہ ہونے کی وجہ سے ڈیُوٹی پوری نہیں دیتے، طے شُدہ کام جان بوجھ کر نامکمَّل رکھتے مگر اُجرت پوری لیتے ہیں اور یوں اپنی روزی خراب کرتے ہیں۔ یاد رکھئے! ملازِم ڈیُوٹی کے اوقات میں سیٹھ کی اجازت کے بغیر نوافل نہیں پڑھ سکتا۔ اگر کمزوری کے باعِث کام میں کوتاہی ہوتی ہو تو بغیر اجازت نَفل روزہ بھی نہیں رکھ سکتا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۹۷) ہاں باجماعت فَرض نَمازوں اور رَمضانُ المبارَک کے روزوں سے سیٹھ روکنے کا مُجاز (یعنی بااختیار) نہیں، وہ روکے جب بھی نہ رُکے۔

آپ دانے دانے کے اَمین ہیں

سُوال: کیا جامِعۃُ المدینہ کے مَطبَخ (یعنی کچن) کا امین باورچی ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔ اگر جان بوجھ کر اَناج کا ایک دانہ بھی بے جا صَرف کیا تو آخِرت میں جواب دینا ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر طرح کی امانت کی حِفاظت نصیب کرے اور خِیانت سے محفوظ فرمائے۔ خِیانت کا عذاب نہایت ہی دردناک ہے۔ چُنانچِہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی ''مُکاشَفَۃُ الْقُلوب'' میں نَقل کرتے ہیں،

خِیانت کا بھیانک عذاب

بروزِ قِیامت ایک شخص کو بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں پیش کیا جائے گا۔ ارشاد ہوگا، تونے فُلاں شخص کی امانت واپَس کی تھی؟ عرض کرے گا، ''نہیں''۔ حکم پا کر فرشتہ جہنَّم کو لے چلے گا۔ وہاں جہنَّم کی گہرائی میں اُس ''امانت'' کو رکھا ہوا دیکھے گا اور وہ شخص اس امانت کی طرف گرنا شروع ہوگا یہاں تک کہ ستّر سال کے بعد وہاں پہنچے گا اور اُس امانت کو اٹھا کر اوپر کی طرف چڑھے گا جب جہنَّم کے کَنارے پر پہنچے گا تو پاؤں پھسل جائے گا اور پھر جہنَّم کی گہرائی میں جا پڑے گا، اِسی طرح وہ گرتا اور چڑھتا رہے گا یہاں تک سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت سے اُسے ربُّ الْعٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی رَحمت حاصِل ہوجائے گی اور امانت کا مالِک اُس سے راضی ہوجائیگا۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۴۴، ۴۵)

مدارِس میں کھانا ضائع ہونے کی وجہ

آپ نے (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے) باوَرچی اسلامی بھائیوں سے اِستِفسار فرمایا، بتائیے! ہوٹلوں میں کھانا زیادہ ضائع ہوتا ہے یا مدارِس میں؟ جواب ملا، مدارِس میں۔ اِس پر فرمایا، دراصل بات یہ ہے کہ ہوٹل والے کی اپنی جیب سے رقم خرچ ہوتی ہے، اُس کو کمائی بھی کرنی ہوتی ہے لہٰذا وہ کھانے پکانے کی سخت نگرانی کرتا اور کِفایت شعاری سے کام لیتا ہے۔ رہے مدارِس، تو یہ چُونکہ لوگوں کے چندوں سے چلتے ہیں، نہ مُنتَظِمین کی جیب سے پیسہ جاتا ہے نہ ہی باورچی کی۔ لہٰذا سخت بے احتیاطیاں برتی جاتی ہیں، بعض اوقات تو صدقے کا آیا ہوا ذَبح شدہ پورے

کا پورا بکرا لاپرواہی سے اِدھر اُدھر رکھا رہ جاتا، خراب ہو جاتا اور بالآخر پھینکوا دیا جاتا ہے! آہ! آہ! آہ! مسلمانوں کے چندہ کا اِس قدر بے دردی کے ساتھ ضیاع کہیں آخرت میں پھنسا کر نہ رکھ دے۔ مدارِس وجامِعات اور تمام مذہبی وسماجی اداروں کے ذمّہ داران یاد رکھیں! بروزِ قیامت ایک ایک ذرّہ کا حساب ہونا ہے۔

اللہ تبارَکَ وَتعالیٰ پارہ ۳۰ سورۃُ الزّلزال آیت نمبر ۷ اور ۸ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ ۝ (پ ۳۰ الزِّلزال ۷،۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

فریزر میں کھانا رکھنے کا طریقہ

سُوال: گوشت اور کھانے کی حفاظت کے کچھ مَدَنی پھول عنایت فرما دیجئے۔

جواب: اس بات کا بھی خیال رکھئے کہ ''ڈیپ فریزر'' برابر کام کررہا ہے یا نہیں، گرمیوں میں بعض اوقات وولٹیج کم ہو جانے کی صورت میں ٹھنڈک (COOLING) کم ہو جاتی اور غِذا خراب ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، ایسے مَواقع پر کھانے پینے کی اشیاء کو پھیلا کر کھلی ہوا میں بھی رکھا جا سکتا ہے، گوشت کو دیوار وغیرہ کی ٹیک کے بغیر کھلی ہوا میں لٹکا دینے سے دیر تک تازہ رہ سکتا ہے۔ جب بھی پکا ہوا کھانا یا سالن فریزر میں رَکھیں تو برتن کا ڈھکّن ضَرور کھول دیا کریں تا کہ ٹھنڈک اندر پہنچ سکے۔ چھوٹے برتنوں، تھالوں یا پلاسٹک کی چھوٹی تھیلیوں میں رکھنا مناسب ہوتا ہے، کھانے سے پُر بڑے پتیلے کے اندرونی حصّے میں ٹھنڈک نہ پہنچنے کے سبب کھانا خراب ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ خُصوصاً کھچڑے اور پکی ہوئی دال میں زِیادہ اِحتِیاط کی ضَرورت ہے ورنہ یہ جلد خراب ہو جاتے ہیں۔ اِسی طرح ایسی غذائیں جن میں ٹماٹر یا کھٹائی زِیادہ مقدار میں ہو ان کے بھی جلد خراب ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے۔

کچّا گوشت کافی دنوں تک خراب نہ ہو

سُوال: کچّا گوشت زیادہ دِنوں تک خراب نہ ہو اس کا کوئی طریقہ بتا دیجئے۔

جواب: کچّا گوشت اگر بڑے پتیلے یا ٹوکرے میں بھر کر ڈیپ فریزر میں رکھیں گے تو اندرونی حصّہ میں ٹھنڈک کم پہنچنے کے باعِث خراب ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے لہٰذا اس کی حفاظت کا طریقہ اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ پہلے ٹوکری کی تہ میں برف بچھائیے اب اس پر گوشت کی تہ جما دیجئے پھر اس پر برف کی تہ بچھائیے، پھر اوپر گوشت کی اور اب ڈیپ فریزر میں رکھ دیجئے۔ اس طرح کرنے سے نیچے اوپر اور اندر ہر طرف ٹھنڈک ہی ٹھنڈک رہے گی اور اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دِنوں تک گوشت خراب نہیں ہو گا۔

بِریانی خراب ہوجائے تو کیا کریں

سُوال: کھانا خراب ہونے کی کیاعلامات ہیں؟

جواب: کھانا اور سالن کے خراب ہونے کی علامت یہ ہے کہ کھٹّی بدبو آئے گی اور اگر شوربے دار غذا ہے تو اوپر جھاگ بھی آجائے گا۔ اگر پلاؤ، بریانی یا قورمہ خراب ہونا شُروع ہوجائے تو چُونکہ اِبتِداءً اس میں کھٹّی اور نرم چیزیں سڑنا شروع ہوتی ہیں لہٰذا بوٹیاں چھانٹ کر دھوکر استِعمال کرلیجئے۔ جس کا گوشت ابھی نہیں سڑا ایسا سالن اور پلاؤ وغیرہ جان بوجھ کر مت پھینکئے۔

سڑا ہوا گوشت کھانا حرام ہے

سُوال: گوشت سڑ جائے تو کیا کرے؟

جواب: اُسے پھینک دیں کہ **"اَلْاَشْبَاہِ وَالنَّظَائِر"** میں ہے، "جوغذا (حدِ ضَرَر تک) سڑ جائے تو ناپاک ہے اور اُس کا کھانا حرام ہے، دودھ اور گھی تیل سڑ جائے تو ان کا کھانا حرام نہیں"۔ (الاشباہ والنظائر مع شرح الحموی ج۱ص ۴۱۸)

پھٹے ہوئے دودھ کا استِعمال

سُوال: پھٹا ہوا دودھ کس طرح کھایا جائے؟

جواب: پھٹے ہوئے دودھ کا استِعمال تو بَہُت ہی آسان ہے، شہد یا چینی ڈال کر چُولھے پر چڑھا دیجئے اِس کا پانی جل جائے گا اور کھویا رہ جائے گا جو انتہائی لذیذ ہوتا ہے۔

ویجِیٹیبل گھی

سُوال: کیا ویجیٹیبل گھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: اِس کا کھانا جائز ہے مگر اکثر مِلاوٹ والا ہونے کے باعِث مُضِرِّ صحّت ہے۔ آج کل عُمُوماً لوگوں کے پَیٹ خراب رہتے ہیں اس کی ایک وجہ غیر مِعیاری ویجیٹیبل گھی بھی ہے۔ اگر اصلی گھی مُیَسَّر نہ ہو تو کُوکنگ آئل استعمال کیجئے۔ کارن آئل اِس سے بہتر اور "زیت" یعنی زَیتون شریف کا تیل بہترین۔

بڑھاپے کی آسانی کیلئے

سُوال: گھی تیل کے استِعمال سے صحّت کو نقصان نہ ہو اِس سلسلے میں کوئی مفید احتیاط ارشاد ہو۔

جواب: گھی، تیل اور ہر طرح کی چکنائی کو ہضم ہونے میں دیر لگتی اور زیادہ استِعمال بیماریوں اور موٹاپے کا باعِث ہوتا ہے۔ لہٰذا جوانی ہی سے گھی تیل، میدہ اور چینی کے استِعمال میں کمی شروع کر دی جائے تو زندہ رہ جانے کی صورت میں بڑھاپے میں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ صحّت اچھی رہے گی۔ میرا مَدَنی مشورہ ہے کہ آپ کھانا پکانے میں جتنا تیل مصالحہ نمک مرچ وغیرہ ڈالتے ہیں بلا جھجک ان سب کی مقدار آدھی کردیجیان شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔ البتّہ مریض کو چاہئے کہ وہ ڈاکٹر کے مشورے پر عمل کرے۔

بغیر تیل کے پکانے کا طریقہ

سُوال: کیا بغیر گھی تیل کے بھی کھانا بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: کیوں نہیں ہے۔ بعض کھانے بغیر تیل گھی کے بھی پکائے جاسکتے ہیں مَثَلاً سادہ چاول، کھچڑی، کڑھی، دال وغیرہ۔ فربہ بکرے اور گائے کے پائے میں تیل ڈالنے کی ضَرورت ہی نہیں ہوتی کیونکہ اس میں موجود چکنائی پگھل کر خود ہی تیل کا کام دے دیتی ہے! بلکہ ہر طرح کا سالن بغیر تیل، گھی کے بنایا جاسکتا ہے، اِس کا طریقہ یہ ہے کہ بہُت سارا ہرا مَصالحہ پیس لیجئے بے شک اپنی پسند کی سبزیاں بھی ساتھ ہی پیس ڈالئے، اب اسی کے گاڑھے سَیّال میں سالن پکا لیجئے، حسبِ ضَرورت پانی، دَہی، مِرچ اور گرم مَصالحے بھی ڈالدیجئے۔ چند بار پکانے کے بعد خود ہی ہاتھ بیٹھ جائے گا۔ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ

گٹر کی نالی کا تحفظ

سُوال: مَطْبَخ کی صفائی کے بارے میں کچھ مدنی پھول عنایت ہوں

جواب: مَطْبَخ (یعنی باورچی خانے) کی صفائی رکھنا بہُت ضَروری ہے۔ فرش اور دیواروں کے دھبّے صاف کر دیا کریں۔ غذاؤں کے اَجزاء اِدھر اُدھر مُنتَشِر رہتے ہیں، پڑے پڑے سڑتے اور جراثیم کی اَفزائش کا باعِث بنتے ہیں لہٰذا پابندی سے جراثیم کُش دوائیں چھڑکنا ضَروری ہے۔ اِس بات کا ہمیشہ خیال رکھئے کہ شوربہ، ہڈّیاں، اور کسی قسم کی چکناہٹ نالی میں نہ جانے پائے ورنہ گٹر بھر سکتا ہے۔ لہٰذا برتن دھونے سے قبل اُس میں موجود مَصالحے اور چکناہٹ بھوسے وغیرہ سے پُونچھ کر علیحدہ ڈبّے میں ڈالدیجئے۔

کنکریاں اور سُرسُریاں

سُوال: چاول میں بعض اوقات سُرسُریاں اور کنکریاں بھی ساتھ ہی پک جاتی ہیں اگر یہ بھول کر کھالی جائیں تو؟

جواب: پکانے سے قَبل چاول اور دالوں وغیرہ میں سے مِٹّی، کنکریاں اور سُرسُریاں (لال رنگ کے باریک کیڑے) صاف کر لیجئے۔ یاد رہے! مِٹّی حدِّ ضَرر تک کھانا حرام اور اگر جان بوجھ کر ایک بھی سُرسُری کھالی تو حرام وگناہ۔ اگر سُرسُریاں کھانے کے ساتھ پک گئیں تو ان کو نکال دیجئے اور کھانا کھا لیجئے۔ اگر پکانے میں سُستی کے سبب قَصداً کنکریاں وغیرہ رَہنے دیں گے جس کی وجہ سے کھانے والوں کو تکلیف ہو تو صفائی کرنا جن کی ذِمّہ داریوں میں شامل ہے وہ باورچی گنہگار ہوں گے۔

ثابِت گُردہ سالن میں مت ڈالئے

سُوال: جانور کٹتے وَقت نکلے ہوئے خون کا کیا حکم ہے؟ نیز کیا ثابت گُردہ سالن میں پکا لینا چاہئے؟

جواب: گوشت پکانے میں بہُت اِحتیاط کی ضَرورت ہے۔ "دَمِ مَسفُوح" یعنی بوقتِ ذَبح نکلا ہوا خون ناپاک اور اس کا کھانا حرام ہے۔ لہٰذا گوشت کو اچھی طرح دھو لیجئے تاکہ اگر ایسا خون ہو تو دُھل جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے۔ سالم گُردے سالن میں نہ ڈالا کریں ان کو چیر کر اچھی طرح دھو لیا کریں۔

سُوال: تِلّی اور گُردے کھانا کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ مگر ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان دونوں چیزوں کو کھانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چُنانچِہ دو احادیثِ مبارَکہ مُلاحظہ فرمایئے ﴿۱﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم گردے (کھانا) ناپسند فرماتے کیوں کہ وہ پیشاب کے قریب ہوتے ہیں (مُلَخَّصاً کنزالعمال ج ۷ ص ۴۱ حدیث ۱۸۲۱۲) ﴿۲﴾ سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو تِلّی (کھانے سے) نفرت تھی مگر اِس کو حرام قرار نہیں دیا۔ (مُلَخَّصاً اتحاف السادۃ المتقین ج ۸ ص ۲۴۳)

سُوال: تو کیا ہمیں تِلّی اور گُردے نہیں کھانے چاہئیں؟

جواب: عِشق تو یِہی ہے کہ نہ کھائے۔ مگر جو کھائے اُس کو ہرگز بُرا بھی نہ کہے کیوں کہ ان کا کھانا حَلال ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت، پیکرِ جُود و سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مُردے مچھلی اور ٹِڈّی اور دو خون کلیجی اور تِلّی ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۴۱۵ حدیث ۵۷۲۷)

سُوال: کیا کوئی سی بھی مچھلی حرام نہیں؟

جواب: مچھلی بِغیر مارے اپنے آپ مر کر پانی کی سطح پر اُلٹ گئی وہ حرام ہے۔ مچھلی کو مارا اور وہ مر کر اُلٹی تیرنے لگی یہ حرام نہیں۔ (درمختار مع ردالمحتار ج ۹ ص ۴۴۵)

فضائی مچھلی

مچھلی کے بارے میں ایک دلچسپ حکایت سماعت فرمایئے ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی معلومات میں اِضافہ ہو گا، چُنانچِہ ایک بار خلیفہ ہارونُ الرَّشید نے اپنا شکاری باز فضاء میں اُڑایا اُڑتے اُڑتے وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا اور کچھ دیر بعد اپنے پنجے میں ایک فضائی مچھلی دبوچے اُتر آیا۔ خلیفہ کو بڑی حیرت ہوئی، اُس نے زبردست عالم حضرتِ سیِّدُنا مقاتل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں فتویٰ پوچھا، فرمایا، آپ کے جدِّ امجد حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں، ''فضاؤں میں طرح طرح کی مخلوق رہتی ہے جن میں بعض سفید رنگ کے جانور بھی ہوتے ہیں جو مچھلی جیسے بچّے جنتے ہیں، ان کے بازو تو ہوتے ہیں مگر پر نہیں ہوتے۔'' اِس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا مقاتل رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس کو کھانے کی اجازت دی تو اُس جانور کا احترام کیا گیا۔ (حیاۃ الحیوان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۵۷)

مچھلی تھوڑی مقدار میں کھانی چاہئے

حضرتِ امام بُرہان الدین ابراھیم زرنوجی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں، حکیم جالینوس کا قول ہے کہ انار میں کثیر منافع ہیں جبکہ مچھلی میں بَہُت زیادہ نقصانات۔ مگر تھوڑی سی مچھلی کھانا ڈھیروں انار سے بہتر ہے۔
(تَعلِیمُ المُتَعلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم ص ۴۲)

جالینوس کون تھا؟

سُوال: جالینوس کون تھا؟

جواب: جالینوس کا اصلی نام ''کلاڈیسن گیلن'' تھا۔ یہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بِعثت سے بھی پہلے گزرا ہے۔ 131ء میں پیدا ہوا 201ء میں فوت ہوا۔ قدیم یونان کا نہایت ہی ماہر طبیب تھا اور فنِّ طِبّ میں تمام اَطِبائے یونان کو اس نے پیچھے چھوڑ دیا۔ یونان کی طِبابت شُہرۂ آفاق ہے یہ شخص اتنا ماہر طبیب مانا جاتا تھا کہ آج اٹھارہ سو سال کے بعد بھی اِس کا دنیا میں نام ہے۔

گوشت کے بَعض اَجزاء جن کا کھانا حرام ہے

سُوال: ذَبیحہ کے حرام اَجزاء کے بارے میں کچھ ارشاد ہو۔

جواب: ذَبیحہ کے وہ اَجزاء جو حرام ہیں اُن کی ہر ایک کو معلومات ہونا ضَروری ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاوٰی رضویہ جلد ۲۰ کے ص ۲۳۴ تا ص ۲۴۱ پر ذبیحہ کی ایسی ۲۲ چیزوں کا ذِکر کیا ہے جن کا کھانا حرام ہے۔ مَثَلاً خون، علاماتِ مادہ ونر، دُبُر، اَوجھڑی، آنتیں، غُدُود، حرام مَغز، گردن کے پٹھے کہ کندھوں تک کھنچے ہوتے ہیں رَگوں اور دل کے اندر کا خون وغیرہا کا کھانا حرام ہے۔

سمجھدار قصاب بَعض حرام چیزیں نِکال دیا کرتے ہیں مگر بَعض میں ان کو بھی معلومات نہیں ہوتیں یا بے اِحتیاطی برتتے ہیں۔ لہٰذا آج کل عُمُوماً لاعلمی کی وجہ سے جو چیزیں سالن میں پکادی جاتی ہیں ان کی نِشاندہی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

خون

ذَبح کے وَقت جو خون نکلتا ہے اُس کو ''دَمِ مَسفُوح '' کہتے ہیں۔ یہ پیشاب کی طرح ناپاک ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے۔ بعدِ ذَبح جو خون گوشت میں رَہ جاتا ہے مَثَلاً گردن کے کٹے ہوئے حصّے پر، دل کے اندر، کلیجی اور تلّی میں اور گوشت کے اندر کی چھوٹی چھوٹی رگوں میں یہ اگرچہ ناپاک نہیں مگر اس خون کا بھی کھانا حرام ہے۔ لہٰذا پکانے سے پہلے صفائی کرلیجئے۔ گوشت میں کئی جگہ چھوٹی چھوٹی رگوں میں خون ہوتا ہے ان کی نگہداشت کافی مشکِل ہے، پکنے کے بعد وہ رگیں کالی ڈوری کی طرح ہوجاتی ہیں۔ خاص کر بھیجے، سری پائے اور مرغی کی ران اور پر کے گوشت وغیرہ میں باریک کالی ڈوریاں دیکھی جاتی ہیں کھاتے وقت ان کو نکالدیا کریں۔ مُرغی کا دل بھی ثابت نہ پکائیے، لمبائی میں چار چیرے کرکے اس کا خون پہلے اچھی طرح صاف کرلیجئے۔

حرام مغز

یہ سفید ڈورے کی طرح ہوتا ہے۔ بھیجے سے شروع ہو کر گردن سے گزرتا ہوا پوری ریڑھ کی ہڈی میں آخر تک جاتا ہے۔ ماہِر قصاب گردن اور ریڑھ کی ہڈی کے بیچ سے دو پر کالے کرکے حرام مغز نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ مگر بارہا بے احتیاطی کی وجہ سے تھوڑا بہت رہ جاتا ہے اور سالن یا بریانی وغیرہ میں پک بھی جاتا ہے۔ چنانچہ گردن، چانپ اور کمر کا گوشت دھوتے وَقت حرام مغز تلاش کرکے نکالدیا کریں۔ یہ مُرغی اور دیگر پرندوں کی گردن اور ریڑھ کی ہڈی میں بھی ہوتا

ہے مگراس کونکالنا بہُت مشکِل ہے لہٰذا کھاتے وَقت نکالدینا چاہئے۔

پٹھے

گردن کی مضبوطی کیلئے اِس کی دونوں طرف پیلے رنگ کے دو لمبے لمبے پٹھے ہوتے ہیں جو کہ کندھوں تک کِھچے ہوئے ہوتے ہیں۔ان پٹھوں کا کھانا حرام ہے۔گائے اور بکری کے تو آسانی سے نظر آجاتے ہیں مگر مُرغی اور پرندوں کی گردن کے پٹھے بآسانی نظر نہیں آتے، کھاتے وقت ڈھونڈ کر یا کسی جاننے والے سے پوچھ کر نکالدیجئے۔

غُدود

گردن پر، حَلْق میں اور بعض جگہ چربی وغیرہ میں چھوٹی بڑی کہیں سُرخ اور کہیں مٹیالے رنگ کی گول گول گانٹھیں ہوتی ہیں ان کو عربی میں غدّہ اور اُردو میں غُدود کہتے ہیں۔ان کا کھانا حرام ہے پکانے سے پہلے ڈھونڈ کر نکا دینا چاہئے۔اگر پکے ہوئے گوشت میں بھی نظر آجائے تو نکالدیجئے۔

کپُورا

کپُورے کو خُصیہ فَوطہ یا بَیضہ بھی کہتے ہیں ان کا کھانا حرام ہے یہ بکرا، بیل وغیرہ نَر (یعنی مُذکّر) میں نُمایاں ہوتے ہیں۔مُرغے کا پیٹ کھولکر آنتیں ہٹائیں گے تو پیٹھ کے اندرونی سطح پر انڈے کی طرح سفید دو چھوٹے چھوٹے بیج نظر آئیں گے یہی کپُورے ہیں۔ان کو نکالدیجئے۔افسوس! مسلمانوں کی بعض ہوٹلوں میں دل، کلیجی کے علاوہ بیل، بکرے کے کپُورے بھی توے پر بھون کر پیش کئے جاتے ہیں غالِباً ہوٹل کی زَبان میں اس ڈِش کو "کٹا کٹ" کہا جاتا ہے۔(شاید اس کو "کٹا کٹ" اِس لئے کہتے ہیں کہ گاہک کے سامنے ہی دِل یا کپُورے وغیرہ ڈال کر تیز آواز سے توے پر کاٹتے اور بُھونتے ہیں اِس سے "کٹا کٹ" کی آواز گونجتی ہے)

اَوجھڑی

اَوجھڑی کے اندر غَلاظت بھری ہوتی ہے اِس کا بھی کھانا حرام ہے مگر مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو آج کل اِس کو شوق سے کھاتی ہے۔

حرام چیزوں کی پہچان کس طرح حاصل ہو؟

سُوال: بیان کردہ حرام اجزاء کی تفصیلات کیسے معلوم ہوں؟

جواب: تمام باورچیوں بلکہ سب اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ذَبیحہ کی حرام چیزوں کی معلومات حاصِل کرنے کیلئے فتاوٰی رضویہ کی ج ۲۰ ص ۲۳۴ تا ۲۴۱ کا ضَرور مُطالعہ کریں، سمجھ میں نہ آئے تو عُلمائے کرام سے پوچھ لیں۔اس کے بعد کسی گوشت بیچنے والے سے ملکر اُن حرام چیزوں کی پہچان حاصِل کریں۔یقیناً پڑھنا مُفید ہوتا ہے مگر ساتھ میں تجرِبہ (تَجْ۔رِبَہ) بھی ہو تو سونے پر سُہاگہ۔

بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی نہیں کھاتے ہمارے بعض باورچی کبھی کبھی نماز میں سُستی کرجاتے ہیں ان کو نصیحت فرمائیے۔

جواب: بے نَمازی کے ہاتھ کی روٹی کھانا جائز ہے۔ تاہم اگر پرہیز گار لوگ بے نَمازی کی اِصلاح کیلئے زَجراً اُس کے ہاتھ کی روٹی نہ کھائیں تو حرج نہیں۔ باقی اس وقت جو باورچی اسلامی بھائی جمع ہوئے ہیں اُن کا تعلُّق تو مدارِسِ اسلامیہ سے ہے اکثر مدرَسے بھی مساجِد سے مُتَّصِل ہیں۔ ان باورچیوں کو تو فرائض کے ساتھ ساتھ اوّابین، تہجُّد، اشراق اور چاشت کے نوافِل بھی ترک نہیں کرنے چاہئیں کیوں کہ ہمارے یہاں دورانِ ڈیوٹی ان نوافل پر کوئی پابندی نہیں۔ یاد رکھئے! نمازِ فرض نہ باورچی کو مُعاف ہے نہ اُس کے مُعاوِن کو نہ ہی روٹی لگانے والے کو۔ جُونہی اذان سے قبل دُرود شریف کی آواز سنیں۔ تاکید ہے کہ فوراً چولھا بند کردیجئے اور تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نَماز ادا کرنے کیلئے مسجِد کی پہلی صَف کا رُخ کیجئے۔ خیر خواہِ اسلامی بھائیوں کی خدمات میں عرض ہے کہ وہ جس طرح دوسرے طَلَباء کو نَماز کیلئے جگاتے اور مسجِد میں پہنچاتے ہیں اسی طرح مَطبَخ (یعنی باروچی خانہ) کا بھی رُخ کرلیا کریں اور چولھا بند کروا کر ان کو نَماز کیلئے روانہ فرمادیا کریں۔

طُلَبائے علمِ دین کی خدمت سعادت ہے

سُوال: کیا باورچی حضرات خوش نصیب نہیں ہیں کہ انہیں طَلَبائے علمِ دین کی خدمت کی سعادت مُیَسَّر ہے؟

جواب: کیوں نہیں، واقعی پیارے باورچیو! آپ حضرات بَہُت ہی خوش نصیب ہیں کہ حفظِ قرٰان اور طلبِ علمِ دین میں مشغول رہنے والے وہ طَلَباء آپ کے ہاتھ کا کھانا تَناوُل فرماتے ہیں جن پر رَحمتیں جھوم جھوم کر برستی ہیں۔ طالبِ علمِ دین کا مقام بَہُت بُلند و بالا اور عظمت والا ہوتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی طالبِ علمِ دین کو دیکھتے تو ''مرحبا خوش آمدید'' کہا کرتے اور فرماتے، رسولُ اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تمہارے بارے میں (نیک سُلوک کرنے کی) خاص وصیّت فرمائی ہے۔ (سُنَن دارِمی حدیث ۳۴۸ ج ۱ ص ۱۱۱) یقیناً بالخصوص نوجوان طَلَباء قابلِ رشک ہیں کہ اِس عمر میں عام طور پر کھیل کود کا مشغلہ ہوتا ہے مگر انہوں نے اپنی جوانی کی بہاریں علمِ دین کیلئے وقف کردی ہیں۔

یااللہ طُلَباء کے صدقے مجھے بخش دے

سُوال: جامعات المدینہ کے طَلَباء کے بارے میں آپ کے کیا جذبات ہیں؟

جواب: میں دعوتِ اسلامی کے جامِعات و مدارِس کے طَلَباء سے بَہُت مَحبَّت کرتا ہوں اور انکے صَدقے سے اپنے لئے دعائے مغفِرت کیا کرتا ہوں۔ اگرچہ ان میں بعض شرارَتی بھی ہوتے ہیں مگر بچّے جو ٹھہرے! بچّے کیسے ہی شرارَتی ہوں مگر ماں باپ کو پیارے ہوتے ہیں۔ کچھ طَلَباء کے شرارت کرلینے سے ہر طالبُ العلم بُرا بھی نہیں ہوجاتا۔ اَلحمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے طَلَباء نَمازِ پنجگانہ کے علاوہ دیگر نوافل بھی پڑھتے ہیں، اَلحمدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے مُتَعَدَّد طَلَباء ملکر

صَلٰوۃُ التَّوبہ، تَہَجُّد، اشراق اور چاشت کی نمازوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ ہزاروں طَلَباء مَدَنی انعامات کے کارڈ بھر کر جمع کرواتے ہیں، بے شمار طَلَباء مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتے ہیں، کئی ایسے ہیں جن کی مَدارِس و جامِعات کے اَطراف میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے کی ذمّہ داریاں ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے بے شمار مساجِد کو سنبھالا اور آباد کیا ہوا ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ثُمَّ زِدْ ۔یعنی اے اللہ بڑھا اور بڑھا پھر بڑھا۔

شکایت کرنے کا طریقہ

سُوال: باوَرچی اسلامی بھائی طَلَباء کی شکایات کو اَہمیّت نہیں دیتے۔

جواب: دیکھئے! باوَرچی کی بھی عزّتِ نَفس ہے، جس کے جی میں آیا وہ وَقت بے وَقت اگر باورچی کی سَمع خَراشی کرتا رہے گا تو ان کو بھی ناگوار گزر سکتا ہے، ظاہر ہے ایک یا دو باوَرچی ایک جامِعہ یامدرسے کے تمام طَلَبا کو مطمئن کر بھی نہیں سکتے۔عزیز طَلَباء! آپ بھی یاد رکھئے کہ بار بار شکایت کرتے رہنے سے شاکی کا وقار جاتا رہتا اور اثر ختم ہوجاتا ہے۔لہٰذا شکایت ایک ہی بار ہو مگر نرمی کے ساتھ اور بھرپور انداز میں ہونی چاہئے بلکہ تحریری ہو تو خوب، تجرِبہ یہی ہے کہ اس طرح کے مُعامَلات میں ''تقریر'' کے مقابلے میں ''تحریر'' زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔چُونکہ طَلَباء کی اکثریت ناپُختہ ذِہن ہوتی ہے اور یہ عُمُوماً بات بنانے کے بجائے بگاڑ بیٹھتے ہوں گے! لہٰذا کوئی طالبِ علم کسی بھی باوَرچی کے پاس شکایت لے کر نہ جائے۔جس کو شکایت ہو وہ تحریری طور پر اپنے جامِعۃُ المدینہ یامدرسۃُ المدینہ کے مَطبخ ذمّہ دار اسلامی بھائی کو پیش کردے۔(امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے اس ارشاد پر باورچیوں نے بَہُت اطمینان کا اظہار کیا)

اگر پکاتے ہوئے کھانا جل جائے تو اس کا ذمّہ دار کون؟

سُوال: اگر باوَرچی کھانا جلا دے تو کیا اِس کو مُعاف ہے؟

جواب: نہیں۔ باوَرچی کہ اُجرت لیکر پکا رہا ہے وہ اِس کا ذمّہ دار ہے۔فُقَہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی فرماتے ہیں، ''باوَرچی نے کھانا خراب کردیا یا جلا دیا یا کچّا ہی اُتار دیا تو اُسے کھانے کا ضَمان (یعنی جو کچھ نقصان ہوا وہ) ادا کرنا ہوگا۔ (دُرِّمُختار مع ردالمحتار ج۹ ص۲۲) یہاں ذمّہ داران غور فرمالیں کہ اگر باوَرچی نے ضَمان ادا نہ کیا تو قوم کے چندے کے مُعامَلہ میں آپ ''آنکھ آڑے کان'' نہیں کرسکتے۔اگر آپ کی ذاتی رقم ہوتی تو شاید ایک ایک پائی وصول کرتے۔لہٰذا اِس وقف کی رقم کے نقصان کا ضَمان بہرحال دینا ہوگا۔یعنی کھانا خراب ہونے کے سبب جتنی رقم کا نقصان ہوا وہ ادا کرنا ہوگا ۔چلئے آئندہ خیال رکھیں گے یہ کہہ دینے سے چھٹکارا نہیں ہوسکتا پچھلا سارا حساب بھی چُکانا ہوگا۔

تندوری روٹی اور کھانے کا سوڈا

سُوال: تندوری روٹی میں بعض اوقات کھانے کا سوڈا زیادہ ہوجاتا ہے، کیا یہ نقصان دِہ نہیں؟

جواب: ہر چیز میں اِعتِدال ضَروری ہے۔ظاہر ہے اگر روٹی میں زیادہ سوڈا ہوگا تو روٹی بدمزہ ہوجائے گی اور سوڈا کا زیادہ استِعمال جسم کو گلاتا ہے۔

سُوال: چنے اُبالنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: چنے اُبالنے ہوں تو بہتر یہی ہے کہ تقریباً 8 گھنٹے کیلئے پانی میں بھگو کر رکھ دیئے جائیں مگر ان کو نرم (نَر۔م) کرنے اور جلد پکانے کیلئے کھانے کا سوڈا بھی ڈالا جاسکتا ہے۔

سخت گوشت گلانے کا طریقہ

سُوال: بوڑھا گوشت گلانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: بوڑھے اور سخت گوشت میں پکاتے وقت اگر کچا پپیتا ڈالدیا جائے تو وہ جلد گل جاتا ہے۔ سیخ پر سینکی جانے والی بوٹیوں کے مصالحے میں بھی کچا پپیتا ڈالا جاتا ہے۔ ہوٹلوں میں لوگ جو مزے لے لیکر نہاری کھاتے ہیں، اس میں عُموماً اونٹ یا بوڑھی گائے یا بابا کھڑی بھینس (یعنی وہ بھینس جو دودھ دینا بند کردے) یا کولھو یا کھیت کے فارِغ شدہ (RETIRED) ڈھانڈے یعنی بوڑھے بَیل کا گوشت ہوتا ہے۔ یہ پپیتے کا کمال ہے کہ اُس کو موم کی طرح مُلائم کرکے کھانے کے قابل بنا دیتا ہے۔ نیز چینی، پودینہ کے ڈَنٹھلا ور چھالیہ بھی گوشت کو گلانے کے کام آتے ہیں۔ زیادہ دیر تک چولہے پر چڑھائے رکھنے سے بھی گوشت گل جاتا ہے۔ جب سالن یا پلاؤ وغیرہ پکائیں تو مُرغی وغیرہ کے گوشت کے چھوٹے ٹکڑے ڈالیں تا کہ اندر تک پک جائیں۔ ہاں بڑی کڑاھی یا دیگ میں بڑے ٹکڑے ڈالے جائیں تو حسبِ ضَرورت تپش مل جانے کی صورت میں پک جاتے ہیں۔ میرا مدنی مشورہ ہے کہ ہر سالن میں تبرُّکاً تھوڑا سا کدُّو شریف ڈالنے کا معمول بنالیا جائے۔ گوشت میں سبزی ڈالنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے گوشت کے بعض مَنفی اثرات دور ہوجاتے ہیں۔

نہ گلنے والا گوشت

سُوال: جو گوشت کسی صورت سے بھی نہ گلتا ہو اُس کا کیا علاج؟

جواب: اُس کا کوئی علاج نہیں۔ میرے آقا اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں، خُنْثٰی کہ نَر و مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو دونوں (جگہوں) سے یکساں پیشاب آتا ہو، کوئی وجہِ تَرجیح نہ رکھتا ہو، اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا۔ ویسے ذَبحِ شرعی سے حلال ہوجائے گا، اگر کوئی کچا گوشت کھائے، کھائے۔ اس کی قربانی جائز نہیں۔

(ملخصاً فتاوٰی رضویہ جدید ج ۲۰ ص ۲۵۵)

عمدہ گوشت کی پہچان

سُوال: عُمدہ گوشت کی پہچان کیا ہے؟

جواب: بوڑھا گوشت لال ہوتا ہے، جبکہ جوان گوشت مِٹیالے (بُھورے) رنگ کا اور اس میں عُموماً چربی کم ہوتی ہے۔ بُھورا گوشت زیادہ اچّھا ہوتا ہے۔ گھر کے لئے آخری بچا ہوا گوشت خریدنا مُفید ہوسکتا ہے کیوں کہ بیچنے والے جلدی جلدی چربی اور ہڈّیاں تول میں چلا دیتے ہیں اور یوں آخر کے بچے ہوئے گوشت میں بوٹی زیادہ ہوتی ہے! سبزیوں اور پھلوں کا مُعاملہ اِس سے اُلٹ ہے کہ تازہ اور عُمدہ جلدی جلدی بِک جاتے اور آخر میں گلے سڑے بچ رہتے ہیں۔ ان معنوں کر یہ مَقُولہ دُرُست ہے کہ "سبزی اور پھل شُروع میں اور گوشت آخر میں خریدو"۔

جانوروں کی مظلومیت

سُوال: کیا کوئی صَحابی بھی گوشت کا کام کرتے تھے؟

جواب: جی ہاں، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عاص اور حضرتِ سیِّدُنا زُبَیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گوشت کا کام کرتے تھے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہر گوشت فُروش کو ان صَحابہ ٔ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آج کل اِس کاروبار میں بَہُت سارے گناہوں کا اِرتِکاب کیا جاتا ہے۔ حُصولِ گوشت کیلئے پرورِش پانے والا بے زَبان جانور عُمُوماً شُروع ہی سے ظُلم سہتا ہوا "مَذبح" تک پہنچتا ہے۔ بے شک ذَبح کرنا جائز ہے مگر آج کل اس جائز کام کے دَوران بے چارے جانوروں کو اسقدر بے جا تکالیف پہنچائی جاتی ہیں کہ دیکھیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

سُوال: جانور ذَبح کرنے کی وہ احتیاطیں ارشاد ہوں جس سے اُس کو کم سے کم تکلیف ہو۔

جواب: گائے وغیرہ کو گرانے سے پہلے ہی قبلہ رُخ کا تعیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے اَذِیّت کا باعِث ہے۔ ذَبح کرنے میں چار رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔ اِس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چُھری گردن کے مُہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہو جائے نہ اُس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، بَہر حال ذَبح کر لینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چُھری بلکہ کٹی ہوئی گردن پر ہاتھ بھی بالکل مَس نہ کریں، غور فرمائیے آپ کے زخم پر کوئی ہاتھ یا انگلیاں ڈالے تو تکلیف ہوگی یا نہیں! بعض لوگ گائے کو جلد "ٹھنڈی" کرنے کیلئے ذَبح کے بعد گردن کی کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کو ذَبح کرنے کے فوراً بعد بے چارے گردن چٹخا دیتے ہیں، بے زَبانوں پر اس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔ جس سے بن پڑے اُس کے لئے ضَروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ ایذا پہنچانے والے کو روکے۔ بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۲۵۹ پر ہے، "جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دنیا میں سب کافر حربی ہیں) ظُلم کرنے سے بُرا ہے اور ذِمّی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعِین و مددگار اللہ عزوجل کے سوا نہیں اُس غریب کو اِس ظُلم سے کون بچائے!"

سُوال: ذَبح ہونے والے جانور کا تماشہ دیکھنا کیسا؟

جواب: بے زَبان جانور کے ذَبح کو تماشہ بنانے کے بجائے اس پر رَحم کھانا چاہئے۔ اور غور کرنا چاہئے کہ اگر اِس کی جگہ مجھے ذَبح کیا جارہا ہوتا تو میری کیا کیفیت ہوتی! بوقتِ ذَبح جانور پر رَحم کھانا کارِ ثواب ہے جیسا کہ ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رَحمۃٌ لِّلعٰلَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں عرض کی، یارسول اللہ عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم "مجھے بکری ذَبح کرنے پر رَحم آتا ہے۔ فرمایا، "اگر اس پر رَحم کروگے تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ بھی تم پر رَحم فرمائے گا۔" (مستدرک للحاکم ج ۵ ص ۳۲۷ حدیث ۷۶۳۶) اِس حدیثِ پاک میں تو جائز طریقے پر ذَبح پر رَحم کھانے کا تذکرہ ہے تو جب بے زَبان جانور پر ظُلم ہو رہا ہو جیسا کہ عرض کی گئی اُس کو تماشہ بنانا کیسا؟ ظاہر ہے اگر ممکن ہو تو ظالم کو سمجھائے اور ظُلم سے باز رکھے اگر یہ نہیں کرسکتا تو دل میں بُرا جانتے ہوئے وَہاں سے ہٹ جائے۔ بلکہ جب جانور ذَبح ہو رہا ہو تو

بلاضرورت اُس کی طرف دیکھنے ہی سے کترائے۔ اُس کی طرف گھیرا ڈالنا، اس کے چلّانے اور تڑپنے پھڑکنے سے لُطف اندوز ہونا، ہنسنا، قہقہ ہے بُلند کرنا اور اُس کا تماشہ بنانا سراسر غفلت کی علامت ہے۔ بکری کا اِحترام کرنا چاہئے کہ حدیثِ پاک میں ہے، بکری کی عزّت کرو، اور اِس سے مٹّی جھاڑو کیوں کہ وہ جنّتی جانور ہے۔ (الجامِعُ الصَّغیر ج ۱ ص ۸۸ حدیث ۱۴۲۱)

اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کرنا کیسا؟

سُوال: آج کل اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کیا جاتا ہے یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: اُونٹ کو تین جگہ سے ذَبح کرنا زِیادَتی ہے ایک ہی جگہ کافی ہے بلکہ اُونٹ کو نَحر کرنا سنّت ہے۔ حَلق کے آخِری حصّے میں نیزہ (یا نوکدار چُھری وغیرہ) گھونپ کر رگیں کاٹ دینے کو نَحر کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۵ ص ۱۱۵ مدینۃ المرشد بریلی شریف) نَحر کرنے کے بعد اب ایکبار بھی گلے پر چُھری پھیرنے یعنی ذَبح کرنے کی ضَرورت نہیں۔

اونٹ کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کی ضَرب!

اللہ عَزَّوَجَلَّ بار بار ہم سب کو حج اور دیدارِ مدینہ نصیب فرمائے۔ اور مِنٰی شریف میں قُربانی کی سعادت بخشے۔ آہ! حج (۱۴۲۲ھ) کے دِنوں میں وہاں اس قَدَر لرزہ خیز مَناظِر دیکھے گئے کہ رَحم دل آدَمی کو غَش آجائے! آہ! بے چارے غریب اونٹ کی مظلومیّت! ایک قدآور کالا حبشی لوہے کا وَزن دار ڈنڈا دونوں ہاتھوں سے تھام کر بڑی پُھرتی کے ساتھ بے خبر کھڑے ہوئے اُونٹ کے سر پر زور سے دے مارتا تھا جس سے وہ غریب چیختا ہوا چکرا کر گر جاتا، پھر چند قصاب حاوی ہو کر اُس کو تین جگہ سے ذَبح کر دیتے۔ کہیں کہیں یہ بھی دیکھا کہ پہلے کھڑے ہوئے اُونٹ کو نَحر کر دیتے، خون کا فوّارہ اُبلتا اور وہ گھبرا کر بھاگنے کی کوشش کرتا تو اُس کے سر پر لوہے کے ڈنڈے کا زوردار وار کیا جاتا جس سے وہ بے چارہ بلبلاتا ہوا زَمین پر ڈھیر ہو جاتا، پھر تین جگہ سے ذَبح کر دیتے۔ یہ دَردناک مناظِر میں نے خود نہیں دیکھے ۱۴۲۲ھ کے قافِلۂ چل مدینہ کی طرف سے قُربانی کرنے کیلئے "مذبح" جانے والے اسلامی بھائیوں نے مجھے آنکھوں دیکھا حال سنایا تھا۔

گوشت فَروشوں کیلئے اِحتِیاطیں

سُوال: گوشت بیچنے والوں کیلئے کچھ مَدَنی پھول دے دیجئے۔

جواب: اکثر گوشت بیچنے والے آج کل بَہُت ساری غَلَطیاں کر کے گناہ کماتے اور اپنی روزی خراب کر ڈالتے ہیں۔ مِنجُملہ برف خانے کے نکالے ہوئے باسی گوشت کو تازہ کہہ کر فروخت کرنا، ڈھانڈے (بوڑھے بیل) یا بوڑھی بھینس یا بوڑھے بھینسے کے گوشت کو بچھیا (یعنی نوعمر گائے) کا گوشت کہہ کر بیچنا یا بڈھی گائے یا بچھڑے کی ران پر کسی اور بچھیا کے چھوٹے چھوٹے تھن لگا کر دھوکہ دے کر فروخت کرنا، جن ہڈّیوں اور چھیچھڑوں کو پھینک دینے کا عُرف (رَواج) ہے اُن کو دھوکے سے وَزن میں چلا دینا، گوشت یا قیمے کو بغیر تولے صرف اندازے سے تول کے نام پر دینا، (مَثَلاً کسی نے آدھ پاؤ قیمہ مانگا تو مٹّھی میں لیکر وزن کئے بغیر ہی بطورِ آدھ پاؤ دے دیا) وغیرہ گناہ وحرام اور جہنّم میں لے جانے

والے کام ہیں۔

اندازے سے تولنے کی مُمانَعت

سُوال: ابھی آپ نے قیمہ اندازے سے تولنے کی مُمانعت فرمائی۔اس میں تو آزمائش ہے کیوں کہ کئی چیزیں آج کل اندازے سے ہی تول کردینے کا عُرف (یعنی رواج) ہے۔تو کیا لینے والا بھی گنہگار ہے؟

جواب: جی ہاں۔ اگر تول کے نام پر اندازے سے خریدا تو لینے والا بھی گنہگار ہے۔ اس سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ جو چیزیں تول کے نام پر بغیر تولے آج کل دی جاتی ہیں وہ آپ تول کے نام پر نہ مانگیں بلکہ اس کی قیمت کہدیں مَثَلاً کہیں، مجھے 5 روپے کی دہی دے دو یا 12 روپے کا قیمہ دیدو۔ اب وہ جس طرح بھی دے، دونوں گناہ سے بچ گئے۔

قیمے کے بازاری سموسے

سُوال: کیا بغیر دھوئے قیمہ کھایا جاسکتا ہے؟

جواب: جب تک نجاست کا علم نہ ہو بغیر دھوئے کھانے میں حرج نہیں مگر اِحتیاط اِسی میں ہے کہ دھولیا جائے۔ بازار اور دعوتوں کے چٹ پٹے سموسے کھانے والے توجُّہ سے سنیں۔ عام طور پر سموسے بنانے والے قیمہ دھوتے نہیں ہیں۔ ان کے بقول قیمہ دھوکر ڈالیں تو کباب سموسے کا ذائقہ مُتأثِّر ہوتا ہے! قیمہ میں بعض اَوقات کیا کیا ہوتا ہے یہ بھی سن لیجئے! گائے کی اوجھڑی کا چھلکا اتار کر اُس کی ''بٹ'' میں تِلّی بلکہ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی تو جَما ہوا خون ڈال کر مشین میں پیستے ہیں اِس طرح سفید بٹ کے قیمے کا رنگ گوشت کی مانند گلابی ہوجاتا ہے۔ کبھی کبھی کباب سموسے والے اُس میں حسبِ ضَرورت ادرک لہسن وغیرہ بھی ساتھ ہی پسوالیتے ہیں اب اس قیمے کے دھونے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اُسی قیمے میں مرچ مَصالحہ ڈال کر بھون کر اُس کے سموسے بنا کر فروخت کرتے ہیں۔ ہوٹلوں میں بھی اسی طرح کے قیمے کے سالن کا اندیشہ رہتا ہے۔ گندے کباب سموسے والوں سے پکوڑے وغیرہ بھی نہ لئے جائیں کہ کڑاہی ایک اور تیل بھی وُہی گندے قیمے والا۔ خیر میں یہ نہیں کہتا کہ مَعاذَ اللہ ہر گوشت بیچنے والا اس طرح کرتا ہے یا خُدانخواستہ ہر کباب، سموسے والا ناپاک قیمہ ہی استِعمال کرتا ہے۔ یقیناً خالِص گوشت کا قیمہ بھی مل سکتا ہے۔ عَرض کرنے کا مَنشاء یہ ہے کہ قیمہ یا کباب سموسے قابلِ اطمینان مسلمان سے لینے چاہئیں اور جو مسلمان ایسی اَوچھی حَرکتیں کرتے ہیں ان کو توبہ کرلینی چاہئے۔

مری ہوئی مُرغیاں

آج کل بددِیانتی کا دَور ہے۔ کہتے ہیں جب مرغیوں میں وباء پھیلتی ہے تو مجرِمانہ ذِہن رکھنے والے لوگ مری ہوئی مُرغیوں کا گوشت بھی سیخ کباب والوں اور ہوٹلوں کو دھوکے سے سپلائی کردیتے ہیں!

قریبُ الموت بکری کے ذَبح کے اَحکام

سُوال: اگر بیمار بکری مرنے کے قریب ہوگئی تو کیا اس کو ذَبح کیا جاسکتا ہے؟

جواب: ہاں۔ مگر اِس سلسلے میں چند باتیں خیال میں رکھیں، بیمار بکری جب ذَبح کی اور صِرف اُس کے مُنہ کو حَرکت ہوئی

اور وہ حرکت یہ ہے کہ منہ کھولدیا تو حرام ہے اور بند کرلیا تو حلال، آنکھیں کھولدیں تو حرام اور بند کرلیں تو حلال، پاؤں پھیلالئے تو حرام اور سمیٹ لئے تو حلال، بال کھڑے نہ ہوئے تو حرام اور کھڑے ہوئے تو حلال۔ یعنی اگر صحیح طور پر اُس کے زِندہ ہونے کا علم نہ ہوتو ان علامات سے کام لیا جائے اور اگر یقینی طور پر زِندہ ہونا معلوم ہے تو ان چیزوں کا خیال نہیں کیا جائے گا۔ بہرحال جانور حلال سمجھا جائیگا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۲۸۶)

بوقتِ ذَبح اللّٰہ کا نام لینا بھول گیا تو

سُوال: مسلمان نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط کہہ کر ذَبح کیا تو کیا جانور حلال ہوگیا؟ اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لینا ہی بھول گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: جی ہاں حلال ہوگیا۔ ذَبح کرتے وَقت اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لینا ضَروری ہے۔ مگر بہتر یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکبر کہے۔ ''عَرَبی کے علاوہ کسی اور زَبان میں بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لیا جب بھی جانور حلال ہوجائیگا۔'' (فتاوٰی عالمگیری ج۵ص۲۸۶) اگر ذَبح کے وَقت اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا نام لینا بھول گیا تب بھی جانور حلال ہے۔ ہاں اگر جان بوجھ کر نہ لیا تو حرام ہوجائے گا۔ تفصیلی احکام بہارِ شریعت حصّہ ۱۵ میں ملاحظہ فرمالیجئے۔

ہَڈّی کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: کیا ذَبیحہ کی ہڈّی بھی کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ سیِّدی اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جانور حلال مذبوح (ذَبح شدہ) کی ہڈّی کسی قسم کی منع نہیں جب تک اس کے کھانے میں مُضَرَّت (نقصان) نہ ہو۔'' (فتاوٰی رضویہ جدید ج ۲۰ ص ۳۴۰) بالخصوص سفید ہڈّی جو کہ پلاسٹک کی طرح لچکدار ہوتی ہے وہ اکثر نرم ولذیذ ہوتی ہے۔ چوپایوں کے پیٹ کے پردے کے قریب کی نرم ہڈّی کی پسلیاں، ہاتھ کی چپٹی ہڈی سے متَّصِل سفید چوڑی ہڈی بھی نرم ہوتی ہے، سانس کی نلی جسے عربی میں ''حُلقُوم'' اور اُردو میں ''نَرخَرا'' کہتے ہیں اور یہ پھیپھڑے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے اس کو لمبائی میں چیر کر صاف کرلینا چاہئے۔ سینے کا گوشت پکنے کے بعد اس میں جو سفید ہڈی ہوتی ہے وہ بھی کھائی جاتی ہے۔ ساتھ ہی کالی ہڈّی ہوتی ہے جو کُرکُری، لذیذ اور غذائیت سے بھرپور ہوتی ہے۔ تقریباً تمام جوان جانوروں کی کالی ہڈّی کُرکُری ہوتی ہے اُس کو خوب اچھی طرح چبایئے آخر میں منہ کے اندر جو خشک چُورا رہ جائے وہ پھینک دیں۔ جو ہڈّیاں کھائی یا چبائی نہیں جاتیں اُن کے ٹوٹے ہوئے حصّے کو چوسنے سے لذّت بھی ملتی ہے اور غذائیت بھی۔ لہٰذا جب تک لذّت آتی رہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمت سے تَمَتُّع (تَ۔مَت۔تُع) کریں یعنی نَفع اٹھائیں اس کے بعد دسترخوان پر ڈالدیں۔

سُوال: کچے گوشت میں کالی ہڈّی تو کبھی نہیں دیکھی!

جواب: کچے گوشت میں جو ہڈّی ایک دم سُرخ ہوتی ہے وُہی پک کر کالی ہوجاتی ہے بلکہ خون بھی جب اچھی طرح پک جائے تو کالا ہوجاتا ہے!

ہڈیوں سے علاج کے مَدَنی پھول

سُوال: ہڈّیوں کے کچھ فوائد بھی بیان کردیجئے۔

جواب: ہڈّیاں بھی اللہ عزّ وجل کی نعمت ہیں اوران میں بھی غذائیت رکھی گئی ہے جولوگ گھر میں پکانے کیلئے بِغیر ہڈّی کا گوشت خریدتے ہیں وہ اپنے ساتھ ساتھ اہلِ خانہ کو بھی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ایک نعمت سے محروم کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے کوئی چیز بیکار نہیں بنائی۔ ہڈّیاں غذا کے ساتھ ساتھ دواء کا کام بھی دیتی ہیں۔ اَطِبّاء بعض مریضوں کو ہڈّیوں کی یخنی پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ بلکہ آپ میں سے شاید اکثریت نے پیا بھی ہوگا۔ البتّہ خالِص بوٹی کا سوپ کسی نے بھی نہیں پیا ہوگا! ہڈّیاں بَہُت اہَم ہیں، طِبّی طریقے پر ہڈّیوں سے حاصِل شدہ عَرَق کے انجکشن بھی مریضوں کو لگائے جاتے ہیں۔ گائے کے سینگ پیس کر کھانے میں ملا کر چوتھیا والے (یعنی جس کو ہر چوتھے دِن بخار آتا ہو) کو کِھلانے سے بِاِذنِ اللہ شِفاء حاصِل ہوجاتی ہے، گائے کے بال جلا کر پانی میں گھول کر پی لینے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے (حَیٰوۃُ حیوان الکبریٰ ج ا ص ۲۱۹) کبوتر جو کہ حلال پرندہ ہے اُس کی ہڈّی جلا کر زخم پر لگانے سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فضل سے زخم ٹھیک ہوجاتا ہے۔ (عجائب الحیوانات ص ۱۴۷)

مُرغی کے گوشت کے فوائد

سُوال: مُرغی کے گوشت کے بھی کچھ فوائد بیان کردیجئے۔

جواب: مرغی کا گوشت کھانے سے حافِظہ مضبوط ہوتا ہے۔ نیز یہ پیٹ کے درد کے لئے بھی مُفید ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دیسی مُرغی کھائی جائے۔ دیسی مُرغی اب خریدنا آسان نہیں کیوں کہ پولٹری فارم ہی کی چھوٹی سائز کی مرغی اور چھوٹے انڈوں کو رنگ لگا کر آج کل ''دیسی'' میں کھپا دیا جاتا ہے۔ دیسی مُرغی کی شناخت یہ ہے کہ دُبلی پتلی ہوتی اور اُس کا پیٹ چھوٹا ہوتا ہے۔ جبکہ پولٹری فارم والی موٹی تازی اور پُر گوشت ہوتی ہیں۔

مُرغی کی ھڈّیاں کھانا کیسا؟

سُوال: کیا مُرغی کی ہڈّیاں کھانا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں۔ میرا قریباً بچپن سے معمول ہے کہ جب بھی مرغی کھاتا ہوں تو اُس کی سفید نرم ہڈّی بھی کھالیتا ہوں۔ البتّہ عوام میں مشہور ہے کہ مُرغی کی ہڈّی کھانے سے نقصان ہوتا ہے۔ میں نے ایک غِذائیات کے ماہر طبیب سے جنہوں نے غذاؤں کے خواص سے متعلّق کتاب بھی تالیف کی ہے مرغی کی ہڈّیوں کے نقصانات دریافت کئے تو اُنہوں نے یہی جواب دیا کہ ان کے کھانے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوتا۔

وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم.

مچھلی کی ھڈّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: مچھلی کی ہڈّیاں کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھا سکتے ہیں۔ مچھلی کی ہڈّیاں عُموماً سخت ہوتی ہیں اور کھائی نہیں جاتیں۔ مگر بعض کی کُرکُری اور مُلائم ہوتی ہیں۔ مثلاً

سُمندر کے پاپلیٹ اور سُرمئی مچھلی وغیرہ کی ہڈّیاں نرم اور لذیذ ہوتی ہیں ان کو خوب چبایئے اگر نگلنا نہ چاہیں تو اچھّی طرح چوس کر بچا ہوا پھُوک پھینک دیجئے۔

مچھلی کی کھال کھانا کیسا؟

سُوال: مچھلی کی کھال کھاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کھاسکتے ہیں۔ عُمُوماً لوگ مچھلی کی کھال پہلے ہی سے یا پکنے کے بعد نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو مچھلی کی کھال بھی کھالینی چاہیے، بعض مچھلیوں کی تو بَہُت لذیذ ہوتی ہے۔

کِیکڑا کھانا اور بیچنا

سُوال: کیکڑا کھانا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ مچھلی کے سوا دریا کا ہر جانور کھانا حرام ہے۔ کیکڑا بیچنا بھی ناجائز ہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ تعالیٰ فرماتے ہیں، مچھلی کے سوا پانی کے تمام جانور مینڈک، کیکڑا وغیرہ اور حَشَراتُ الْاَرض (یعنی زمین سے اُٹھنے والے کیڑے مکوڑے مَثَلاً مکّھی، چیُونٹی) چوہا، چھچھوندر، گھونس، چھپکلی، گرگٹ، گوہ، سانپ، بچھو، کی بیع (یعنی بیچنا) ناجائز ہے۔

(فتح القدیر ج۶ ص۵۸)

اگر سالَن جل جائے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر سالن جل جائے تو اس کا کوئی حل؟

جواب: اُوپر اُوپر سے بوٹیاں اور مَصالحہ نکال لیجئے، دوسری پتیلی میں تیل ڈال کر پیاز سُرخ کرنے کے بعد یہ بوٹیاں اور مَصالحہ وغیرہ ڈال کر آدھا کپ دودھ ڈال دیجئے۔ دودھ سے ان شاءاللہ عزوجل جلنے کی بو ختم ہوجائے گی۔

ہاضِمہ کیسے دُرُست ہو؟

سُوال: ہاضِمہ کی دُرُستی کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کھانے پینے میں اِحتِیاط۔ ہر وَقت کھاتے پیتے رہنے سے مِعدہ خراب اور ہاضِمہ تباہ ہوجاتا ہے۔ جب تک بھوک نہ لگے اُس وقت تک کھانا سنّت نہیں۔ جب بھی کھائے تو بُھوک کے تین حصّے کرلے، ایک حصّہ کھانا، ایک حصّہ پانی اور ایک حِصّہ ہوا۔ کھانے کے بعد ڈیڑھ دو گھنٹے تک نہ سوئے، گوشت کم اور سبزی اور پھلوں کا استعمال زیادہ کرے، حتّی الامکان روزانہ ایک گھنٹہ ورنہ کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلے۔ رات کا کھانا کھا کر کم از کم 150 قدم چلے۔ بدہضمی کی وہ بیماریاں جو کسی دواء کو جواب نہیں دیتیں اِن شاءَ اللہ عزوجل دُرُست ہوجائیں گی۔ اِن شاءَ اللہ عزوجل آپ کو 80% (اسّی فیصد) امراض سے تحفّظ حاصِل ہوگا جن میں ہارٹ اٹیک، فالج اور لقوہ، دماغی امراض، ہاتھ پاؤں اور بدن کا درد، زبان اور گلے کی بیماریاں، مُنہ کے چھالے، سینے اور پھیپھڑے کے امراض، سینے کی جلن، شوگر، ہائی بلڈ پریشر، جگر اور پِتّے کے امراض وغیرہ شامل ہیں۔

بد ہضمی کے دو مَدنی علاج

﴿۱﴾ جس شخص کو بدہضمی کی شکایت ہو اور وہ اِس آیتِ کریمہ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اُسے اپنے پیٹ پر پھیرے اور کھانے وغیرہ پر دم کر کے کھانا کھایا کرے ان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ بدہضمی کی شکایت دُور ہوجائے گی۔

اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی پارہ ۲۹ سورۃُ المرسلٰت کی ۴۳ اور ۴۴ ویں آیتِ مُبارَکہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔ ترجَمۂ کنزُ الایمان:۔ کھاؤ اور پیو رَچتا ہوا اور اپنے اَعمال کا صِلہ بے شک نیکوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام کمالُ الدِّین دَمِیری رضی اللہ تعالٰی عنہ بعض عُلَمائے کِرام سے نقل فرماتے ہیں، جس نے کھانا زِیادہ کھالیا اور بدہضمی کا خوف ہو وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتا ہوا تین مرتبہ یہ کہے:

اَللَّیْلَۃُ لَیْلَۃُ عِیْدِی یَا کَرِشِیْ وَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْ سَیِّدِی اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْقَرَشِی.	ترجمہ: اے میرے معدے آج کی رات میری عید کی رات ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ راضی ہو ہمارے سردار حضرتِ ابوعبداللہ قرشی سے۔

اور اگر دِن کا وَقت ہو تو اَللَّیْلَۃُ لَیْلَۃُ عِیْدِی کی جگہ اَلْیَوْمُ یَوْمُ عِیْدِی کہے۔ (حیاۃُ الحیوان الکبری ج ۱ ص ۴۶۰)

قبض کے طِبّی علاج

بدہضمی کے کئی علاج ہیں مِنجملہ یہ کہ (۱) قبض ہو تو دو ایک وقت کا فاقہ کرلے ان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ پیٹ کا بوجھ کم ہوجائیگا اور مِعدے کو آرام بھی ملیگا (۲) مناسب مقدار میں پپیتا کھالے (۳) اِسپغول کا چھلکا ایک یا تین چمچ پانی سے پھانک لے اگر اِس سے کام نہ چلے تو حسبِ ضَرورت اس کی مِقدار بڑھالے۔ اگر اکثر قبض رَہتی ہو تو ہفتے میں دو ایک بار اِسی طرح کرے (۴) پسی ہوئی ہَڑ چائے کا آدھا چمچ سوتے وقت پانی سے لیجئے ہوسکے تو کم از کم چار ماہ تک روزانہ استِعمال کیجئے ان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ قبض کے ساتھ ساتھ بہت ساری بیماریوں بلکہ حافِظہ کیلئے بھی مفید پائیں گے۔

طُلَباء کھانا نہ گِرائیں اِس کا حل

سُوال: طَلَباء اکثر کھاتے ہوئے کھانے کے اجزاء کافی گرادیتے ہیں اِس کا حل ارشاد فرمایئے۔

جواب: صرف طَلَباء ہی نہیں یہ بلا آج کل عام ہے۔ ہزاروں لاکھوں میں کوئی خوش نصیب مسلمان ایسا ہوگا جو کھانے کے اجزاء ضائع کرنے سے بچتا ہوگا! طَلَباء کو کھانے میں یہ احتیاط کرنی چاہئے کہ کوئی بھی ذرّہ ضائع نہ ہو، مُنتظمین بھی اِس بات کو ذِہن میں رکھیں کہ مدارِس وَقف کی رقم سے چلتے ہیں، غِذا کا ایک ایک ذرّہ طَلَباء کے شکم میں جائے اس کا خیال فرمائیں۔ کھانے کے اوقات میں کچھ طَلَباء چل پھر کر باقاعِدہ ''خیر خواہی'' فرماتے رہیں یا، طَلَباء کو کھانے کے دَوران کھانے پینے کی سُنّتیں بتاتے رہیں، کھانے کی نیّتیں بھی کروائیں، کھانے کی دُعائیں بھی پڑھائیں، چاول اور روٹی کے جو اَجزاء دسترخوان پر گرے ہوں وہ نرمی کے ساتھ انہیں سے اُٹھوا کر انہیں کھلوائیں۔

روٹی توڑنے کا طریقہ

سُوال: روٹی توڑنے کا طریقہ بتادیجئے۔

جواب: روٹی الٹے ہاتھ میں پکڑ کر سیدھے ہاتھ سے توڑنا سنّت ہے۔ روٹی کے اَجزاء دسترخوان پر نہ گریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ رِکابی یا سالن کے برتن کے اوپر وَسْط تک ہاتھ بڑھا کر روٹی اور ڈبل روٹی توڑنے کی عادت بنائیے اس طرح تمام اَجزاء برتن ہی میں گریں گے۔ یہی اِحتِیاط سَمو سے، پیٹیس، بسکٹ، نان خَتائی اور ہر اُس غذا میں کیجئے جن کے ذرّات توڑنے سے گرتے ہیں۔ مُناسِب یہ ہے کہ جب تک ایک روٹی کے ٹکڑے کھانہ لئے جائیں اُس وقت تک دوسری نہ توڑی جائے۔

بچی ہوئی روٹیوں کے استِعمال کا طریقہ

سُوال: جو روٹیاں یا ان کے ٹکڑے بچ جاتے ہیں ان کا کیا کریں؟

جواب: مدارِس کے چندے کے پیسے مدرَسوں کی مَصارِف ہی میں خرچ ہونے چاہئیں لہٰذا بچی ہوئی روٹیاں اور ان کے ٹکڑے بِلا اجازتِ شَرعی کسی اور مَصرَف میں استِعمال نہ کئے جائیں ان کو فریزر میں رکھ دیجئے یا کُھلی ہوا میں پھیلا دیجئے اور دوسرے یا تیسرے دِن سالن کے ساتھ پکا لیجئے۔ ان شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کافی لذیذ کھانا بن جائیگا، کھانے کے وقت تھوڑا تھوڑا تقسیم کردیجئے، ان شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ طَلَباء شوق سے کھالیں گے۔

دسترخوان پر گرے ہوئے دانے

سُوال: دسترخوان پر گرے ہوئے دانے وغیرہ کا کیا کریں؟

جواب: ان کو چن کر کھا لیجئے۔ گھروں میں بچے ہوئے غذائی اَجزاء پھینکنے کے بجائے گایوں، بکریوں، چڑیوں، مُرغیوں یا بلّیوں کو کھلا کر بے ادبی اور اِسراف کے جُرم سے بچا جاسکتا ہے۔

کھانے کی نیّت کیسے کریں؟

سُوال: آپ نے کھانے کی نیّت کے بارے میں بتایا تو کھانے کی نیّت کس طرح کی جاتی ہے؟

جواب: مسلمان کو ہر مُباح کام میں اچھی اچھی نیّتیں کرلینی چاہیں۔ ان شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ہر نیّتِ خیر پر ثواب ملے گا۔ اسی طرح کھانے کے لئے یہ نیّت دل میں حاضر ہو کہ میں عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لئے کھانا کھا رہا ہوں۔ مگر یہ نیّت اِسی صورت میں دُرُست ہوگی جبکہ بھوک سے کم کھائے۔ ڈٹ کر کھانے سے عبادت سے قوت حاصل ہونا کجا مزید سُستی آتی ہے۔ (کھانے کی دیگر نیّتوں کی فہرس آدابِ طعام ص 6 پر ملاحظہ فرمائیے)

چائے کی احتِیاطیں

سُوال: چائے کی احتیاطیں ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: چائے گُردوں اور پیشاب کے مریض کیلئے مُضِر ہے۔ اس کا استِعمال کم ہی ہونا چاہئے۔ چائے کے چاؤ چوچلے بہت ہیں ورنہ یہ دُرُست نہیں بنتی۔ اِس کے لئے عمدہ دودھ اور بہترین چائے پتّی چاہئے۔ پتّی، چینی، اس کے برتن

پیالے، چھلنی وغیرہ سب ''مطبخ (یعنی باورچی خانے) سے اتنی دور رکھے جائیں کہ کھانے کا دھواں بھی ان کو نہ پہنچے، ایک بار جس برتن میں چائے پکالی دوبارہ اُسی میں اگر فوراً بھی پکانی ہو تو دھو کر پکائی جائے، چائے کے برتن بھی سب سے الگ تھلگ دھوئے جائیں، چائے پتّی کا ڈبّا اچھی طرح بند رکھا جائے ورنہ اس کی خوشبو ضائع ہوتی رہے گی، پکنے کے بعد جلد پی لی جائے، دوبارہ گرم کرنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے۔ چائے کے اوپر جو بالائی جمتی ہے وہ نکالدینی چاہئے۔ کہتے ہیں، ''اگر چائے کے 100 کپ کی بالائی بلّی کو کھلادی جائے تو وہ اس کے زہر سے مرجائے۔''

چائے پکانے کا طریقہ

سُوال: چائے پکانے کا طریقہ بھی بتادیجئے۔

جواب: ''دودھ پتّی'' چائے پینی ہو تو دُودھ کو خوب گرم کیجئے اِسی دَوران چینی بھی ڈالدیجئے۔ اب کھولتے ہوئے دودھ میں اتنی پتّی ڈالئے کہ زَعفرانی رنگ آجائے۔ دو تین اُبال آنے تک چمچ سے ہلائیے اس کے بعد اُتار لیجئے اور چھان کر استِعمال کیجئے۔ اگر پانی کی چائے بنانی ہو تب بھی پانی میں حسبِ ضَرورت دودھ اور چینی پہلے ہی سے ڈال کر خوب پکا لیجئے اس کے بعد پتّی ڈال کر مذکورہ طریقہ پر عمل کیجئے۔ طبیعت پسند کرتی ہو تو چھوٹی اِلائچی بھی ڈالی جاسکتی ہے۔

چائے میں شہد ڈال سکتے ہیں یا نہیں؟

سُوال: کیا چائے میں شہد ڈال سکتے ہیں؟

جواب: ڈال سکتے ہیں بلکہ جس کو وُسعت ہو وہ چینی کے بجائے شہد ہی ڈالے۔ عام طور پر لوگ بہُت زیادہ چینی ڈال کر خوب میٹھی چائے پیتے ہیں، ایسی چائے زیادہ مقدار میں پینا سخت نقصان دہ ہے اور اس سے خون میں شُوگر کی مقدار بڑھنے کے مرض کا اِمکان رَہتا ہے۔ ٹھنڈی بوتلوں اور آئیس کریم کے شائقین بھی عام طور پر شوگر کے مریض بن جاتے ہیں۔ ایک ٹھنڈی بوتل میں تقریباً سات چمچ چینی ہوتی ہے جبکہ آئیس کریم تو اچھا خاصا ''شوگر بم'' ہے! وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم۔

آپ چائے میں اگر شہد نہیں ڈال سکتے تو معمول سے آدھی مقدار میں چینی ڈالئے۔

دانتوں کی صفائی کا عمل

سُوال: چائے پینے سے دانت پیلے پڑجاتے ہیں، اس کا کوئی حل؟

جواب: چائے پینے کے چند مِنَٹ بعد کپ میں تھوڑا سا پانی ڈال کر اچھی طرح ہلا کر اس کی کلّی بھر لیجئے، منہ میں تھوڑی دیر پھرا کر پی جائیے۔ اسی طرح دو تین بار کیجئے۔ یہاں تک کہ کپ میں چائے کا اثر جاتا رہے۔ یہ اس لئے کرنا ہے کہ چائے کا کوئی قطرہ ضائع بھی نہ ہو، کپ بھی دُھل جائے اور دانت بھی پیلے نہ ہوں۔ اگر کلّی کا پانی پینا نہ چاہیں تو اُگل دیجئے۔ چند منٹ کے بعد کی اس لئے عرض کی ہے کہ گرم چائے کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی کا استعمال دانتوں کیلئے نقصان دہ ہے۔ چائے کے فوراً بعد کپ دھو کر جو پانی پئیں اُس کی مِقدار قلیل ہونی چاہئے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد یہ عمل کریں تو ان شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صفائی بھی رہے گی اور مسوڑھوں کے اَمراض سے حفاظت بھی۔ آج کل دانتوں میں خون آنے کی

شکایت عام ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ غذا کے اُجزا مَسُوڑھوں کے اندر جمع ہو کر پتھر کی طرح سخت ہو جاتے ہیں اور اس طرح مسواک کرنے، کھانے، چبانے وغیرہ سے خون نکلتا رہتا ہے۔ اگر ہر غذا کھانے کے بعد منہ میں پانی پھرانے والا عمل کرلیا کریں گے توان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ دانتوں میں خون کی شکایت وغیرہ اَمراض سے بھی حفاظت ہوگی۔ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے عام طور پر پیٹ خراب ہوتا ہے اور مختلف امراض کے ساتھ ساتھ بعض لوگوں کو مسوڑھوں میں خون آنے کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ اگر آپ اپنی غذا اِعتِدال پر لے آئیں گے توان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ حیرت انگیز طور پر برسوں پُرانی بیماریاں دور ہونے کے ساتھ ساتھ مسوڑھوں میں آنیوالا خون بھی بند ہو جائے گا۔ ورنہ تجربہ یہی ہے کہ دواؤں سے صرف عارضی طور پر فائدہ ہو جاتا ہے اور پھر مرض عود کر آتا ہے!

پیلے دانتوں کی صفائی

سُوال: جس کے دانت پیلے پڑ چکے ہوں وہ کیا کرے؟

جواب: خوب اچھی طرح مسواک کیا کرے۔ نمک اور کھانے کا سوڈا ہم وزن لیکر مِلا لیجئے اور دانتوں پر اِس اِحتیاط کے ساتھ ملئے کہ مُسوڑھوں پر نہ لگے۔ ان شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ دانت حیرت انگیز طور پر صاف ہو جائیں گے۔ مگر یہ عمل زِیادہ دن لگاتار مت کیجئے۔ جن کے مُسوڑھے کمزور ہوں ان میں خون آتا ہو وہ یہ عمل نہ کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ہر کھانے، سالن میں تیل مصالحہ معمول سے آدھا اور چائے میں چینی بھی آدھی ڈالنے کی تاکید ہے۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِس سے صحت بہتر اور اسلامی تعلیم کے مَدَنی مقصد کے حُصُول میں سَہولت رہے گی۔ گھروں میں بھی طعام لئے اِس جَدوَل سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے جامِعات المدینہ کیلئے جَدول برائے طَعام

یوم	صبح	دوپہر	شام
جمعہ	چائے پاپے	دال گوشت اور روٹی	دال پالک، روٹی اور چائے
ہفتہ	کابلی چنے، چائے اور روٹی	سفید چاول/گوشت پلاؤ	مخلوط سبزی (آلو، لوکی اور میٹھا کدو، شلجم)
اتوار	کابلی چنے، چائے اور روٹی	لوکی شریف، دال اور روٹی	سبزی، روٹی اور چائے
پیر شریف	کابلی چنے، چائے اور روٹی	دال اور روٹی	بریانی اور چائے
منگل	چائے پاپے/ چائے اور روٹی	مخلوط سبزی اور روٹی	لوکی شریف، دال اور چائے
بدھ	کابلی چنے چائے اور روٹی	کڑھی چاول/ دال چاول	کدو شریف آلو، روٹی اور چائے
جمعرات	آلو کی ترکاری، روٹی	جو شریف کا دلیہ/ آلو گوشت	لوبیا کے بیج روٹی اور چائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

بسم اللہ الرحمٰن الرّحیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے مُبلّغِ دعوتِ اسلامی میرے میٹھے میٹھے بیٹے الحاج ابواُسید احمد عُبَید رضا عطاری مَدَّظِلُّہ الْعَنی کی خدمتِ عالی میں کربلائے معلّٰی کی گلیوں سے گھومتا ہوا ،مزارِامامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گنبد و مینار کو چومتا ہوا، جھومتا ہوا، ماہِ محرم الحرام کی بَرَکتوں سے مالامال خوشگوار وخوشبودار سلام،

السّلامُ علیکم ورحمةُ اللّٰہ و بَرَکاتُہ، الحمدُ لِلّٰہِ ربِّ العٰلمین علیٰ کُلِّ حال.

حدیثِ پاک میں ہے، حضرتِ سیّدُ ناجَرِیر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے حُضُور تاجدارِرسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے اِس بات پر بیعت کی کہ نَماز قائم کروں گا اورزکوٰۃ ادا کروں گا اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا (یعنی بھلائی چاہوں گا) (صحیح المسلم ص ۴۸ حدیث ۹۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ خودکو مسلمانوں کے خیر خواہوں میں کھپانے اورثواب کمانے کے مقدّس جذبہ کے تحت دعاء کے ساتھ ساتھ صحت مند رہنے کیلئے چندمَدَنی پھول نذر حاضِر کئے ہیں۔ اگر محض دُنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کیلئے تندرست رہنے کی آرزو ہے تو مکتوب پڑھنا یہیں موقوف کردیجئے اور اگر عُمدہ صحت کے ذَریعے عبادت اور سنّتوں کی خدمت پر قوت حاصل کرنے کا ذہن ہے تو ثواب کمانے کی غرض سے اچھی اچھی نیّتیں کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر آگے بڑھئے اورمکتوب مکمل پڑھئے:۔

صَلُّوا علَی الحبیب ! صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمد

اللہ ربُّ العزّت عَزَّ وَجَلَّ میری، آپکی ، جملہ اہلِ خاندان اور ساری اُمّت کی مغفِرت فرمائے۔ ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ اوردعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں رہتے ہوئے اسلام کی خدمت پر اِستِقامت عنایت فرمائے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ہماری جسمانی بیماریاں دور کرکے ہمیں بیمارِمدینہ بنائے۔

امین بِجاهِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیه واٰلهٖ وسلم

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کیلئے مجھے آپکی ضَرورت ہے۔ برائے کرم! صحت کے معاملے میں غفلت نہ فرمایئے کہ بسا اوقات معمولی سی خَراش بھی بڑھتے بڑھتے گہرے زخم پھرناسُور اور بِالآخر موت کا سبب بن سکتی ہے۔

مُشاہدہ ہے کہ جہاں دوائیں کام نہیں کرتیں وہاں پرہیز کرنے سے حیرت انگیز نتائج برآمد ہوجاتے ہیں! نیا کپڑا اگر ایک بار بھی دُھل جائے تو پھر اُس کی پہلے جیسی چمک دمک باقی رہتی ہے نہ ہی قیمت ۔ دواؤں کے ذَرِیعے علاج سے صحت پانے کے بعد بدنِ انسانی بھی گویا ''دُھلے ہوئے کپڑے'' کی مانند ہوجاتا ہے۔ لٰہذا ممکِنہ صورت میں اَدوِیہ کے بجائے عِلاج بِالغذا نیز پرھیز کے ذَرِیعے کام چلانا ہی دانشمندی ہے کہ دواؤں کے مَنفی اثرات بھی ہوتے ہیں۔ ؎

نا سمجھ بیمار کو اَمرُت بھی زَہر آمیز ہے
سچ یہی ہے سو دوا کی اِک دوا پرہیز ہے

کھانے کے بارے میں سبھی کیلئے مشورہ

ہر کھانے میں تیل، نمک، مرچ اور گرم مصالحہ کی مقدار اندازے سے نہیں بلکہ ماپ کر اپنے گھر کے معمول سے آدھی کر لیجئے، غذا میں سبزیوں کا استعمال بڑھا دیجئے، گوشت کا سالن ہفتہ میں صرف دو بار ہو اور وہ بھی کم مقدار میں کھائیے، اگر گھر میں اکثر دن گوشت پکتا ہو تو حتّی الامکان صِرف ایک بوٹی کھانے کی عادت بنائیے، جب تک خوب بھوک نہ لگے اُس وَقت تک مت کھائیے، خوب چبا کر کھائیے دانتوں کا کام آنتوں سے مت لیجئے اور کچھ بھوک باقی ہونے کی صورت میں ہاتھ کھینچ لیجئے، پیٹ بھر کر کھانے کی عادت نکال دیجئے، چینی والے فروٹ جوس مت استعمال فرمائیے، میدہ، چکناہٹ اور چینی والی غذائیں کم سے کم کھائیے، آئسکریموں، ٹھنڈی بوتلوں، تلی ہوئی غذاؤں، دیگوں اور بازاری کچن میں پکے ہوئے کھانوں، ٹافیوں، کوکو چاکلیٹ، سگرٹ نوشی، پان، چھالیہ، گٹکا، خوشبودار سُپاری، تمباکو، مین پوڑی، پان پراگ وغیرہ سے بچئے۔ چائے پینا چاہیں تو دن رات میں دو یا تین بار آدھا کپ اور اِس میں چینی کی جگہ شہد ڈالئے، بامرِ مجبوری چینی ضَرورت سے آدھی مقدار میں ڈالئے۔ میٹھی غذائیں شہد میں بنائیں اگر اِس کی حیثیت نہ ہو تو چینی گھر کے معمول سے فقط چوتھائی حصّہ ڈالئے۔ خوب میٹھی چائے، میٹھے میں میٹھی ڈِشیں اور کولڈ ڈرنکس کے شائقین کا شوگر کی بیماری سے محفوظ رہنا انتہائی دشوار ہوتا ہے۔ (شوگر اور B.P کی کمی بیشی یا دیگر امراض والے ڈاکٹر کی ھدایات پر عمل کریں) روزانہ ایک گھنٹہ اور نہ ہو سکے تو کم از کم آدھا گھنٹہ پیدل چلئے۔ اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کا lipid profile نارمل ہونے کیساتھ ساتھ بدن کا وزن بھی مُعتدِل رہے گا، تَوند نہیں نکلے گی، مِعدہ دُرُست ہوگا، کئی امراض دور رہیں گے اور جو موجود ہوں گے ان میں سے اکثر اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ۔ آپ عبادت اور دین کی خدمت کے مَدَنی کاموں میں چُستی محسوس فرمائیں گے۔ اگرچہ یہ باتیں نَفس پر گراں بار ہیں مگر عادت بن جانے کی صورت میں اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ آسانی ہو جائے گی۔ یہ یاد رہے! کہ غذا کی لذّت فَقَط حلق کی جڑ تک ہوتی ہے جوں ہی لقمہ نیچے اُترا جو شریف کی سوکھی روٹی اور گھی سے تر بتر بریانی سب ایک ہو گئے اب جو شریف کی سوکھی روٹی زندگی خوشگوار بنائے گی اور گھی والی بریانی ڈاکٹروں کے پاس دھکّے کھلائے گی! (موٹاپا ہونے کی صورت میں جب وزن گھٹنے کا عمل شُروع ہوتا ہے تو بعضوں کا عارِضی طور پر uric acid بڑھنے لگتا ہے۔ آخر کار خود ہی نارمل ہو جاتا ہے پھر بھی احتیاطاً اُن دنوں میں ہر ڈیڑھ ماہ بعد اِس کا ٹیسٹ کرواتے رہئے۔ پانی بکثرت پینے سے غیر ضَروری uric acid خارِج ہوتا رہتا ہے)

دن میں دو بار کھائیے

ممکن ہو تو دن میں تین بار کے بجائے دو بار کھانا کھائیے، بہ نیّتِ ثواب پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے دونوں بار خوب

بھوک لگنے کی صورت ہی میں کھایئے ،اور ابھی بھوک باقی ہو کہ ہاتھ کھینچ لیجئے ۔بیچ میں کسی قسم کی بازاری چیز نہ کھایئے ، بھوک لگے تو ایک سیب یا تھوڑے سے پھل کھالیجئے اگر چہ عُمُوماً پھل بدن کا وزن بڑھاتے ہیں مگر اس کے فوائد بے شمار ہیں ۔ہاں جس کے خون میں شُوگر یا ٹرائیگلیسر ائڈز کی مقدار زیادہ ہے وہ میٹھے پھل ،خشک میوے اور بادی سبزیاں یعنی وہ سبزیاں جو زمین کے اندر پیدا ہوتی ہیں مَثَلاً گاجر ، مولی ، آلو ، شکر قند ، چقندر وغیرہ سے پرہیز کرے اور ڈاکٹر کی ھدایات پر عمل کرے ۔زہے نصیب !صومِ داؤدی (یعنی ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ) یا صومِ عیسیٰ (یعنی دو دن چھوڑ کر ایک دن روزہ) کی رِضائے الٰہیَّ وَجلَّ کیلئے عادت بن جائے تو ضمناً کھانے پینے کے کئی مسائل بھی حل ہو جائیں ۔

خون TEST کروالیجئے

اگر چہ ایک حد تک ان چیزوں کی جسمِ انسانی کو ضَرورت ہوتی ہے تاہم ان کی زیادت نقصان دہ ہے لہٰذا تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنوں کیلئے خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسب ہیں

1) LIPID PROFILE (اس میں CHOLESTROL بھی شامل ہے اِس کے ٹیسٹ کیلئے 12 تا 14 گھنٹہ خالی پیٹ ہونا ضَروری ہے)

2) GLUCOSE ۔(خالی پیٹ میں نارمل سے زیادہ ہو تو بھرے پیٹ میں بھی کروایئے)

3) URIC ACID

4) serum creatinine (اس سے گردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل ہونے کا خطرہ شروع ہوا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے اور بروقت علاج کی ترکیب بن سکتی ہے اِس پر نظر رکھنا بہُت ضروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گردے فیل ہونے کے واقعات بڑھتے چلے جا رہے ہیں)

اللہ کی رِضا کیلئے روزہ رکھ کر نمازِ عصر کے بعد مذکورہ بالا تمام test کروائے جا سکتے ہیں ۔ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے ۔

نوٹ پورٹ ڈاکٹر کو دکھا دیجئے ۔صحت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی ھدایات کے مطابق یہ ٹیسٹ اور ان کے علاوہ جن کا وہ مشورہ دیں ضَرور ضَرور ضَرور کرواتے رَہنا چاہئیں ۔یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر '' کچھ نکلا '' تو علاج و پرہیزی کی پریشانیاں ہوں گی دانشمندی نہیں کہ بیماری کی طرف سے لاپرواہی مسئلے کا حل نہیں ۔یاد رکھئے ! بظاہر صحت مند نظر آنے والے نوجوانوں وغیرہ کا جو ہارٹ فیل کے سبب انتقال ہو جاتا ہے اس کا ایک بڑا سبب ''لپڈ پروفائل'' بڑھ جانا بھی ہوتا ہے ۔

کولیسٹرول کا مَریض ان غِذاؤں سے پرہیز کرے

﴿۱﴾ ہرطرح کی چِکناہٹ ﴿۲﴾ گھی اور کوکنگ آئل کی بناوٹیں ﴿۳﴾ اَنڈہ کی زَردی ﴿۴﴾ نمکواور ﴿۵﴾ بیکری کی اکثر چیز یں ﴿۶﴾ گائے کا گوشت ﴿۷﴾ بڑا ﴿۸﴾ پراٹھا ﴿۹﴾ تلی ہوئی غذائیں مَثَلاً انڈہ آملیٹ ، کباب ، سموسے، پکوڑے وغیرہ ﴿۱۰﴾ ملائی ﴿۱۱﴾ مکھن ﴿۱۲﴾ آئسکریم وغیرہ۔(زائد کولیسٹرول براہِ راست دل کونقصان پہنچاتا ہےلہٰذا مزیدڈاکٹر سے مشورہ کرلیجئے)

مُرغی یا مچھلی نیز کم مقدار میں کارن آئل کھانے میں مُضایقہ نہیں، ڈاکٹر مشورہ دے توچَربی نکال کربکرے کا گوشت بھی کھاسکتے ہیں۔ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق ''زیت'' یعنی زَیتون شریف کا تیل کولیسٹرول کے مریض کیلئے مفید ہے کیوں کہ وہ زائدگندے کولیسٹرول کوخون سے خارج کرتا ہے۔خون میں ٹرائی گلیسرائڈز(TRIGLYCERIDES) زِیادہ ہونے کی صورت میں مذکورہ پرہیز یوں کے عِلاوہ مٹھاس اور جھینگے کھانے سے بھی اِجتِناب کرنا ہوگا۔

یورِک اَیسِڈ

uric acid اِعتِدال سے زِیادہ ہوتو جلدی اَمراض اور جوڑوں کے درد کے علاوہ گردے اور دِماغ کونقصان پہنچ سکتا ہے حتّٰی کہ بہُت آگے چل کر مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگر کا کینسر بھی ہوسکتا ہے۔ایک طِبّی تحقیق کے مطابِق خون میں یورِک اِیسِڈ اُن غِذاؤں سے بڑھتا ہےجن میں purine کی مقدار زِیادہ ہو۔الکوحل (والی دواؤں) اور پیشاب آوَر اَدوِیہ کا استعمال نیز موٹاپا بھی uric acid بڑھنے کے اَسباب ہیں ۔

یورِک اِیسِڈ کے مریض کیلئے پرھیز: تمام اَقسام کا گوشت اوران سے بنی ہوئی چیزیں، گوشت کی یخنی، مچھلی، جھینگا، مَسور اوراس کی دال ،پھلی ،مٹر، پالک ، گوبھی وغیرہ سے پرھیز کرے کہ ان میں پیورین(purine) کی مقدار زِیادہ ہوتی ہے۔

کم پیورین والی غذائیں دودھ اوراس کی بناوٹیں، انڈہ، چینی، گندُم اوراس کی مصنوعات، اَرارُوٹ، ساگودانہ، گھی، مارجرین (مکھن جیسی چیزیں)، پھل اوران کا جُوس، سَلادبعض کے علاوہ تمام سبزیاں، ٹماٹر، ٹھنڈی بوتلیں وغیرہ۔بعض ڈاکٹروں کے بقول uric acid کے مریض کیلئے گائے کا گوشت زِیادہ نقصان دِہ ہوتا ہے، پھراس سے کم بکرا پھر مرغی ومچھلی۔

یورِک ایسِڈ کا پانی سے علاج

ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پی لیجئے۔بے شک پانی گلے تک آجائے اور پیٹ خوب بھرجائے گھبرائیں نہیں جلد ہی مَثَلاً uric acid کی پیشاب کے ذَرِیعے خارِج ہوجائے گا اور اِن شاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ایک ہی دن میں فائِدہ ہوجائیگا۔

نارمل ریَنج 7 تا 3 ہو اور آپ کا بڑھ کر 8 تک پہنچ جائے تو پورے ایک دن رات میں 40 گلاس پانی پینے سے اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ 7 ہو جائے گا۔ مزید ایک یا دو دن تک پئیں گے تو یومیہ "1" کے حساب سے اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کمی آتی رہے گی۔ زِیادہ پانی پینے سے عارِضی طور پر پیشاب زِیادہ آئے گا۔ اِس سے معدے، آنتوں اور گردے، مثانے وغیرہ کی خوب صفائی ہو جائے گی اور اِن شاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ضمناً کئی فاسِد مادّے خارِج ہو جائیں گے۔ پانی کے علاج والے دن کھانا وغیرہ کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر یہ طِبّی اُصول یاد رکھئے کہ کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے بدن پھولتا (یعنی موٹاپا) آتا ہے! لہٰذا کھانے کے ایک یا دو گھنٹے کے بعد پانی پینا چاہئے۔ (کسی ماہر ڈاکٹر سے مشورہ کر لیجئے)

مَدَنی مشورہ: اپنی ڈائری میں چسپاں کر لیجئے، اپنے اہلِ خانہ اور دیگر اسلامی بھائیوں کو جمع کر کے یہ مکتوب پڑھ کر سنایئے، مذکورہ ٹیسٹ کروانے کا مشورہ دیجئے نیز حسبِ ضرورت اِس مکتوب کی copy پیش کر کے ثواب کمایئے۔ اگر پڑھ لیا ہو تب بھی تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ایک بار پھر فیضانِ سنّت کا باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" ص 68 تا 116 کا مطالَعہ فرمالیں۔

وَالسّلام مَعَ الاِکرام

۲۲ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّابَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

حاجی مشتاق عطاری

دُرودشریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، شافعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشادفرمایا، جوشخص بروزِجُمعہ مجھ پرسوباردُرُودِپاک پڑھے، جب وہ قِیامت کے روزآئے گاتواُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کردیا جائے توسب کو کِفایت کرے۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ۸ ص ۴۹ حدیث ۱۱۳۴۱)

صَلُّو ا عَلَی الۡحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ثناخوانِ رسولِ مقبول، بُلبُلِ روضۂ رسول، مدّاحِ صحابہ وآلِ بتول، گلزارِ عطّار کے مُشکبار پھول، مبلّغِ دعوتِ اسلامی الحاج ابوعُبید قاری محمد مشتاق احمد عطاری علیہ رحمۃُ الباری بن مولیٰنا اَخلاق اَحمد کی وِلادت غالِباً بروزاتوار ۱۸ رَمَضانُ المبارَک ۱۳۸۶ھ (بمطابق 67-1-1) کوبنّوں (سرحد، پاکستان) میں ہوئی، کچھ عرصہ بعدسردار آباد (فیصل آباد، پاکستان) میں بھی قِیام رہااور بعد میں بابُ المدینہ کراچی میں مُستَقِل بُودوباش اِختیار کرلی مدینہ مسجد (اورنگی ٹاؤن بابُ المدینہ) میں کئی سال تک اِمامت فرماتے رہے 1995 تاوفات جامع مسجد کنزُ الایمان (بابری چوک بابُ المدینہ کراچی) میں امامت وخِطابت کے مَنصب پرفائز رہے۔ ٭قرانِ پاک کے 8پارے حِفظ تھے٭ بہُت اچّھے قاری تھے٭درسِ نظامی کے چاردَرَجے پڑھے تھےمگر دینی مَعلومات کسی اچّھے خاصے عالم سے کم نہیں تھی٭اکاؤنٹ ڈِپارٹمنٹ میں سینئرآڈیٹرکی حیثیت سے سالہاسال گورنمنٹ جاب رہی٭جامِعۃُ المدینہ (سبزمارکیٹ بابُ المدینہ کراچی) میں انگلش کا دَرَجہ بھی پڑھاتے رہے اَلحمدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ انہیں چارمرتبہ حج وزیارتِ مدینۂ منوّرہ کی سعادتیں نصیب ہوئیں۔

اگرچہ دولتِ دنیا مِری سب چھین لی جائے
مِرے دل سے نہ ہرگز یا نبی تیری وِلا نکلے

حاجی مشتاق عطاری مدنی ماحول میں

دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تشریف لانے سے قَبل بھی حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرَّزّاق کاالحمدُ لِلّٰہ مذہبی ذہن تھا، باریش نوجوان اورخوش اِلحان نعت خواں تھے۔ دعوتِ اسلامی میں اپنی شُمولیت کا واقِعہ اُنہوں نے مجھے (یعنی سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ کو) کچھ اِس طرح بتایا تھا کہ "میں جب پہلی بار ہفتہ وارسنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری کیلئے دعوتِ اسلامی کے اوّلین مرکز جامع مسجد گلزارِ حبیب آیا، اجتماع کے بعدسب لوگ مُنتشر ہونے لگےتو میں بھی چل پڑا، اتنے میں ایک باریش باعمامہ اسلامی بھائی نے خود آگے بڑھ کرمجھ سے مُصافَحہ کیا، اُن کے ملنے کا انداز مجھے بہُت بھلا لگا۔ بڑی مَحَبَّت کے ساتھ انفِرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے آپ (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ) سے میری ملاقات کروائی۔ میں بہُت

مُتأثِّر ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حاجی مشتاق عطاری نگرانِ شوریٰ بن گئے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ حاجی محمد مشتاق کو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آواز بہُت ہی سُریلی بخشی تھی، بڑے بڑے اجتماعاتِ ذکر و نعت میں آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نعتیں سنانے اور عاشِقانِ رسول کو تڑپانے لگے، مبلِّغ بھی بہُت اچّھے تھے، مَدَنی کام کا جذبہ بھی خوب تھا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ان کو بہُت ترقّی عطا فرمائی، جنوری 2000 میں شہر بھر کے نگرانوں کی منظوری سے بابُ المدینہ کراچی کے نگران بنے اور اسی برس اکتوبر میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران کے منصب پر مُتَمَکِّن ہو گئے۔

رضا پر رب کی راضی ہیں تمہارے ہم بھکاری ہیں
ہماری آخرت بہتر بنا دو یا رسول اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مشتاق کو سینے سے لگالیا

حاجی محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی وفات سے چند ماہ قَبل مجھے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) کسی اسلامی بھائی نے ایک مکتوب اِرسال کیا تھا، اُس میں انہوں نے بقسم اپنا واقِعہ کچھ یوں تحریر کیا تھا، ”میں نے خواب میں اپنے آپ کو سُنہری جالیوں کے رُوبرو پایا۔ جالی مبارک میں بنے ہوئے تین سوراخ میں ایک سوراخ میں جب جھانکا تو ایک دلربا منظر نظر آیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف فرما ہیں اور ساتھ ہی شَیخَینِ کریمین یعنی حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی حاضِرِ خدمت ہیں۔ اتنے میں حاجی محمد مُشتاق عطّاری علیہ رحمۃ الباری بارگاہِ محبوب عَزَّ وَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں حاضِر ہوئے سرکارِ عالی وقار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حاجی مُشتاق عطّاری کو سینے سے لگالیا اور پھر کچھ ارشاد فرمایا مگر وہ مجھے یاد نہیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

آپ کے قدموں سے لگ کر موت کی یا مصطفٰے
آرزو کب آئیگی بر بیکس و مجبور کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حاجی مشتاق کا سرکار ﷺ کے دربار میں انتظار

حاجی مشتاق چونکہ ان دنوں سخت علیل تھے، میں نے ان کے بارے میں دیکھے جانے والے ایمان افروز خواب والا مکتوب ان کی دلجوئی کی خاطر انہیں کو پیش کر دیا۔ میرا حُسنِ ظن ہے کہ حاجی مشتاق عطاری سلمہ الباری پر رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خصوصی نظرِ کرم تھی چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے مجھے کچھ اس طرح لکھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ پیر اور منگل کی درمیانی شب میں نے یہ ایمان افروز خواب دیکھا کہ مسجدُ النَّبَوِیِ الشَّریف علٰی صاحِبِہا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، قرارِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ مُعَطَّر پسینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم رونق افروز ہیں اور ارد گرد انبیائے کرام علیہم السلام، خُلَفائے راشِدین، حسنین کریمین اور بے شمار اولیائے کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حاضِر ہیں۔ ہر طرف سُکوت (یعنی خاموشی) طاری ہے، اتنے میں میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہوئے، لبہائے مبارَکہ کو جُنبش ہوئی، رحمت کے پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے، (اے ابوبکر!) محمد مشتاق عطاری آنے والے ہیں میں ان سے مُصافَحہ کروں گا، تم بھی مُصافَحہ کرنا، وہ یہاں آکر ہمیں نعتیں سنائیں گے۔'' پھر میری آنکھ کُھل گئی۔ جب دن نکلا تو خبر آئی کہ آج ۲۹ شعبانُ المُعَظَّم ۱۴۲۳ھ (بمطابق 5.11.2002) صبح سوا آٹھ اور ساڑھے آٹھ بجے کے درمیان حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کی وفات ہوگئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

لب پر نعتِ نبی کا نغمہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے
پیارے نبی سے میرا رِشتہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! اس ایمان افروز خواب سے یہ حسنِ ظن قائم ہو رہا ہے کہ مرحوم حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرَّزّاق بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مقبول ثنا خوان تھے۔ جبھی تو وفات سے کچھ گھنٹے پہلے آمد کا انتظار کرنے اور نعتیں سننے کی بِشارت سنائی گئی۔

یہی آرزو ہو جو سُرخرو، ملے دو جہان کی آبرو
میں کہوں غلام ہوں آپ کا، وہ کہیں کہ ہم کو قبول ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

حاجی مشتاق کا جنازہ

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے
محبوب کی گلیوں سے ذرا گھوم کے نکلے

نِشتر پارک (بابُ المدینہ کراچی) میں مرحوم کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی۔ میں (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ) نے بڑے بڑے

حضرات کے جنازوں میں حاضِری دی ہے لیکن اِس سے پہلے کبھی کسی کے جنازے میں لوگوں کا اتنا اِزدِحام نہیں دیکھا تھا جتنا حاجی محمد مشتاق علیہ رحمۃ الرَّزّاق کے جنازے میں تھا۔ بَہُت رِقّت انگیز مناظر دیکھنے میں آرہے تھے، غمِ مُشتاق میں دیوانے بلک بلک کر رو رہے تھے۔ آہوں اور ہچکیوں کی جگر پاش صداؤں اور نمناک آنکھوں کے ساتھ انتہائی پُر سوز ماحول میں مرحوم کو صَحرائے مدینہ (ٹول پلازہ بابُ المدینہ کراچی) کے اندر سپردِ خاک کیا گیا۔

شہا عطّار کا پیارا ہے یہ مشتاق عطاری
یہی مُودہ اسے تم بھی سنادو یا رسولَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

ایصالِ ثواب کا انبار

دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ (بابُ المدینہ کراچی) میں مرحوم کا تیجہ ہوا جس میں کثیر اسلامی بھائیوں نے شرکت فرمائی۔ حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کے تیجے میں مختلف شہروں سے ایصالِ ثواب کی جو سوغاتیں آئیں۔ ان کی اجمالی فہرس یہ ہے:۔ ﴿۱﴾ قراٰنِ پاک 13919 ﴿۲﴾ متفرّق پارے 5613 ﴿۳﴾ سورۂ یاسین 1038 ﴿۴﴾ سورۂ الملک 1140 ﴿۵﴾ سورۂ رحمٰن 165 ﴿۶﴾ سورۂ مُزّمّل 10 ﴿۷﴾ آیۃُ الکرسی 33592 ﴿۸﴾ الگ الگ سورتیں 93186 ﴿۹﴾ دُرُود شریف 13888087 ﴿۱۰﴾ کلمۂ طیّبہ 348400 ﴿۱۱﴾ مختلف تسبیحات 357200

الٰہی! موت آئے گنبدِ خضرا کے سائے میں
مدینے میں جنازہ دھوم سے عطّار کا نکلے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

حاجی مشتاق کے کردار کی جھلکیاں

ایک اسلامی بھائی نے تجربات ومُشاھَدات کی روشنی میں الحاج قاری ابوعُبید محمد مشتاق عطاری علیہ رحمۃ الباری کے بارے میں تأثُرات لکھ کر دیئے تھے جو کچھ یوں ہیں: جن دِنوں حاجی مشتاق علیہ رحمۃ الرزّاق اورنگی ٹاؤن (بابُ المدینہ کراچی) میں مقیم اور دعوتِ اسلامی کے علاقائی نگران تھے، میرا بھی تقریباً 6 برس وَہیں قیام رہا۔ میں نے انہیں غیبت کرتے یا غصّے میں آکر کسی کو جھاڑتے لتاڑتے کبھی نہیں دیکھا بڑے سے بڑا آپسی تنازُعہ یا تنظیمی مسئلہ درپیش آتا حکمتِ عملی کے ساتھ ہنس بول کر حل فرما دیتے، کوئی کتنی ہی دل آزار بات کہہ گزرتا سُن کر غضبناک ہونا تو ایک طرف کبھی ان کے ماتھے پر شِکنیں تک نہیں دیکھیں عجب کسی کو وَقت دیتے تو حتَّی الامکان اس کی پابندی فرماتے بارہا دیکھا کہ جب اجتماعِ ذِکر ونعت میں نعت شریف پڑھنے کیلئے شرکت کیلئے یا نکاح پڑھانے کیلئے سُواری کی آفر کی جاتی تو یہ کہہ کر انکار فرما دیتے کہ میرے

پاس بائک (bike) موجود ہے اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اِسی پر حاضِر ہو جاؤں گا بس مجھے پتا بتا دیجئے۔ آنے جانے کا کرایہ وغیرہ مانگنا تو ایک طرف رہا کوئی از خود پیش کرتا تب بھی اکثر مُسکرا کرٹال دیتے 19.12.1996 کو میرا نکاح تھا میری درخواست پر بارات کے ساتھ لانڈھی قائدآباد تشریف لے آئے، نکاح بھی پڑھایا اور سہرا بھی پڑھا۔ واپسی پر گھر والوں نے کافی اصرار کیا کہ آپ کو دولھا کی گاڑی میں گھر پہنچا دیتے ہیں یا ٹیکسی کروا دیتے ہیں مگر نہ مانے اور بکمالِ انکسار لانڈھی قائدآباد تا اورنگی ٹاؤن کا طویل سفر عام روٹ کی بس میں اِختیار فرمایا۔

حضرتِ مشتاق عطاری سے ہم کو پیار ہے

ان شاء اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

دربارِ مشتاق میں مراد پوری ہوئی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ صحرائے مدینہ بابُ المدینہ کراچی میں دربارِ مشتاق مَرجَعِ خَلائق ہے، اسلامی بھائی دور دور سے آتے اور فیض پاتے ہیں۔ چُنانچہ ایک اسلامی بھائی نے کچھ اِس طرح تحریر پیش کی، میرے گھر میں ''اُمّید'' سے تھیں۔ میڈیکل رپورٹ کے مطابق بیٹی کی آمد ہونے والی تھی مگر مجھے ''بیٹے'' کی آرزو تھی کیوں کہ ایک بیٹی پہلے ہی گھر میں موجود تھی۔ میں نے صحرائے مدینہ میں آکر دربارِ مشتاق علیہ رحمۃ الرَّزّاق میں حاضِری دی اور بارگاہِ الٰہی عَزَّ وَجَلَّ میں دعا مانگی۔ میڈیکل رپورٹ غلط ثابت ہوگئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے گھر میں چاند سا چہرہ چمکاتا خوشبوؤں کے پھول لٹاتا مدنی مُنا تشریف لے آیا۔

مصطفٰے کا ہے جو بھی دیوانہ

اُس پہ رحمت مُدام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

گندے اثرات دور ہو گئے

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے، مجھ پر گندے اثرات تھے۔ اپنے حلقے کے اِسلامی بھائیوں کے ساتھ صَحرائے مدینہ میں دربارِ مشتاق پر میں نے حاضِری دی اور دُعا مانگی، ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے کسی نے پکڑ لیا ہے کچھ دیر کے بعد وہ کیفیّت جاتی رہی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ میری طبیعت بہتر ہو گئی۔

سُن لو ہر ایک نیک شخصیّت
قابلِ اِحترام ہوتی ہے

یاربِّ مصطَفٰے عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم، مجھے حاجی محمد مشتاق عطاری سلمہ الباری، ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی اور تمام امتِ مسلمہ کی مغفِرت فرما۔ اٰمین بجاہِ النَّبیِّ الاُمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّو ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

علاج بِالغِذا کے منظوم مَدنی پھول

جہاں تک کام چلتا ہو غذا سے — وہاں تک چاہئے بچنا دوا سے
اگر تجھ کو لگے جاڑوں میں سردی — تو استعمال کر انڈے کی زردی
جو ہو محسوس معدے میں گرانی — تو چکھ لے سونف یا ادرک کا پانی
اگر خوں کم بنے بلغم زیادہ — تو کھا گاجر، چنے، شلغم زیادہ
جو بدہضمی میں تو چاہے افاقہ — تو کر لے ایک یا دو وقت فاقہ
جو پیچش ہے تو پیچ اِس طرح کس لے — ملا کر دودھ میں لیموں کا رس لے
جگر کے بل پہ ہے انسان جیتا — اگر ضُعفِ جگر ہے، کھا پپیتا
جگر میں ہو اگر گرمی، دَہی کھا — اگر آنتوں میں خشکی ہے، تو گھی کھا
تھکن سے ہوں اگر عَضلات ڈھیلے — تو فوراً دودھ گرما گرم پی لے
جو طاقت میں کمی ہوتی ہے محسوس — تو پھر ملتانی مِصری کی ڈلی چوس
زیادہ گر دماغی ہے ترا کام — تو کھایا کر ملا کر شہد بادام
اگر ہو دل کی کمزوری کا اِحساس — مُرَبّہ آملہ کھا، اور اَنَنّاس
جو دُکھتا ہے گلا، نزلے کے مارے — تو کر نمکین پانی سے غرارے
اگر ہے درد سے دانتوں کے بے کل — تو انگلی سے مسوڑوں پر نمک مل
شِفاء چاہے اگر کھانسی سے جلدی — تو پی لے دودھ میں تھوڑی سی ہلدی
جو کانوں میں اگر تکلیف ہووے — تو سرسوں تیل پھاہے سے نچوڑے
جو بالی فائدہ سے چاہے رِہائی — بدل پانی کے گنا چوس بھائی
ذیابیطس اگر تجھ کو جو مارے — تو جامن تازہ کھا، اور لے نظارے
تو چشتی، نقشبندی، قادری ہے — تو حنفی، شافعی یا مالکی ہے
تجھے آجا سنتوں کے اِجتماع میں — ہو نفعِ دین و دنیا کی متاع میں
اگر ہو تیرے دل پہ غم کی یلغار — تو مَدَنی قافلوں میں کر سفر یار
جو ہے دل فکرِ دنیا سے پریشاں — تو کر یادِ خدا سے دل کو شاداں
اگر آفت کوئی آجائے تجھ پر — تو دل سے یا رسول اللہ کہا کر
دُرُودِ پاک تو ہر دم پڑھا کر — تو بھی امراض کی اِس سے دوا کر
تو حُبِّ آل و اصحابِ نبی سے — دل آباد کر مت ڈر کسی سے

(یہ کلام سگِ مدینہ کا نہیں البتہ آخری سات اَشعار میں تصرُّف و اضافہ کیا ہے)